معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر چھوڑ دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

جی ہاں! یہ ہنگو کے علاقے ابراہیم زئی گاؤں کے سکول میں شہید ہونے والا نویں جماعت کا طالب علم اعتزاز حسن ہے۔ ہر والدین کی طرح اعتزاز کے والدین کی بھی یہ خواہش تھی کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر خوب علم حاصل کرے، اسے اچھا روزگار ملے اور وہ ان کے بڑھاپے کا سہارا بنے۔ یہی خواب لیے اعتزاز کے والدین اسے روزانہ سکول بھیجتے۔

اُنھوں نے تو کبھی یہ سوچا ہی نہ تھا کہ ان کا بیٹا اتنی چھوٹی عمر میں اتنا بڑا کام کر جائے گا کہ ان کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا اور ملکی تاریخ میں ان کا ننھا سا بیٹا شجاعت کی ایسی داستان چھوڑ جائے گا جو تمام بچوں کے لیے ہمت اور بہادری کا نشان ہو گی۔

1. اعتزاز حسن رہنے والا تھا۔
(a) ہنگو کا (b) پشاور کا (c) بنوں کا (d) کوہاٹ کا

2. ہنگو میں اعتزاز حسن کا علاقہ تھا۔
(a) یوسف زئی (b) ابراہیم زئی (c) اسماعیل زئی (d) خان زئی

3. اعتزاز حسن کون سی جماعت کا طالب علم تھا؟
(a) آٹھویں (b) دسویں (c) نویں (d) ساتویں

4. اعتزاز کے والدین کی خواہش تھی کہ۔
(a) ان کا بیٹا تمغا حاصل کرے (b) ان کے بیٹے کو اچھا روزگار ملے
(c) ان کا بیٹا نشان حیدر حاصل کرے
(d) وہ اچھے سے گھر کے مالک بن جائیں

5. اعتزاز حسن کا کام تمام بچوں کے لیے ہے۔
(a) ہمت کا نشان (b) بہادری کا نشان
(c) ہمت اور بہادری کا نشان (d) شجاعت کا نشان

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر چھوڑ دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

6 جنوری 2014ء کو اعتزاز کے والدین نے اپنے بچے کو معمول کے مطابق سکول بھیجا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ سکول جا رہا تھا کہ سکول کی وردی پہنے ہوئے ایک مشکوک لڑکے نے اس سے سکول کا پتہ پوچھا، وہ بھی ٹھیک سکول کے سامنے، تو اعتزاز کو شک ہوا کہ یہ لڑکا سکول پڑھنے نہیں بلکہ کسی اور ہی ارادے سے آیا ہے۔ اعتزاز نے اس مشکوک لڑکے کا پیچھا کیا اور اُسے للکار کر رُک جانے کو کہا۔ اس مشکوک لڑکے نے رکنے کی بجائے سکول میں گھسنے کی کوشش کی تو اعتزاز نے قریب پڑا پتھر اس کو دے مارا اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے پکڑ لیا۔ اس سے مشکوک لڑکا گھبرا گیا اور اُس نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا۔ اس دھماکے سے وہ خودکش حملہ آور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور اس کو پکڑنے والا ننھا طالب علم اعتزاز حسن بھی شہید ہو گیا۔ اعتزاز حسن کی بہادری کی وجہ سے خودکش حملہ آور کو مجبوراً سکول کے گیٹ پر ہی دھماکہ کرنا پڑا، اگر وہ سکول کے اندر ایسا کرتا تو بہت سے دیگر معصوم بچے اور اساتذہ بھی شہید ہو جاتے کیونکہ اس وقت سکول میں اسمبلی ہو رہی تھی اور سارا سکول اسمبلی گراؤنڈ میں جمع تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس وقت اسمبلی میں تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ اساتذہ اور طلبا موجود تھے۔

1. اعتزاز حسن کی شہادت کس دن ہوئی۔
(a) 10 جنوری 2014 (b) 14 جنوری 2014
(c) 6 جنوری 2014 (d) 10 جنوری 2015

2. اعتزاز حسن نے سکول کے باہر دیکھا۔
(a) ایک مشکوک بوڑھے کو (b) ایک باوردی لڑکے کو
(c) ایک باوردی مشکوک لڑکے کو (d) ایک خودکش بمبار کو

3. اعتزاز کے نزدیک خودکش بمبار مشکوک کیسے ٹھہرا۔
(a) لڑکے نے بم دکھایا تھا
(b) لڑکے نے سکول کے قریب سکول کا پتا پوچھا تھا
(c) اعتزاز اسے پہلے ہی سے جانتا تھا
(d) وہ لڑکا بغیر وردی کے تھا

4. خودکش حملہ آور نے اپنے آپ کو اڑا لیا۔
(a) اسمبلی کے اندر (b) گیٹ کے قریب
(c) گراؤنڈ میں (d) سکول کی قریبی سڑک پر

5. سکول میں دھماکے کے وقت اسمبلی میں اساتذہ اور طلبا تھے تقریباً۔
(a) ایک ہزار (b) بارہ سو (c) پندرہ سو (d) دو ہزار

3. اعراب لگائیں۔
ان گنت، بہادر، اعتزاز، فخر، مشکوک
جواب: اِنْ گِنَتْ، بَہَادُرْ، اِعْتِزَازْ، فَخْرْ، مَشْکُوْکْ

4. "مجبوراً" کی طرح کے اور الفاظ تحریر کریں۔
جواب: غالباً، جملاً، سہواً، تقریباً

حصہ زبان شناسی

(گرامر)

وانشاپردازی

https://infoplus.mysiteed.com/
downloaded from
Scanned with CamScanner

اردو قواعد و انشا پردازی

حصہ قواعد

حرف، لفظ، جملہ

حروف:۔ منہ سے نکلنے والی آوازوں کو لکھ کر ظاہر کرنے کو حروف کہتے ہیں۔ مثلاً اب ج د وغیرہ حروف ہیں۔

لفظ:۔ حرفوں کے مجموعے کو لفظ کہتے ہیں۔ مثلاً دن، رات، وغیرہ۔ یہ سب لفظ ہیں یعنی 'دا' اور 'ن' کو ملانے سے دن بنتا ہے۔ 'را' اور 'ت' کو ملانے سے رات بنتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حرفوں کے مجموعے کو لفظ کہتے ہیں۔

لفظ:۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) کلمہ (2) مہمل

کلمہ:۔ ایسے الفاظ جن کے کچھ معنی ہوں کلمہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً پانی، روٹی، چائے وغیرہ۔

مہمل:۔ ایسے الفاظ جن کے کچھ معنی نہ ہوں مہمل کہلاتے ہیں۔ مثلاً روٹی، روٹی کھالو، ٹاٹ واٹ صاف کرلو، چائے وائے پی لو۔ روٹی، ٹاٹ اور وائے مہمل ہیں۔

جملہ:۔ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آ جائے جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اللہ ایک ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے آخری نبی ہیں۔

جملے کے حصے:۔ جملے کے دو حصے ہوتے ہیں۔ (1) مسند (2) مسند الیہ

مسند:۔ جملے کا وہ حصہ جو کسی شخص یا چیز کے متعلق یہ ظاہر کرے کہ اس کے متعلق کچھ کہا گیا ہے۔ مثلاً اسلم سبق یاد کرتا ہے۔ اس جملے میں 'سبق یاد کرتا ہے' مسند ہے۔

مسند الیہ:۔ جملے کا وہ حصہ جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس کے متعلق کچھ کہا گیا ہو۔ مثلاً خالد لکھتا ہے۔ اس فقرہ میں خالد مسند الیہ ہے اور باقی فقرہ مسند ہے۔

کلمہ کی اقسام

کلمے کی تین اقسام ہیں۔ (1) اسم (2) فعل (3) حرف

اسم:۔ وہ کلمہ ہے جو کسی شخص جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے۔ مثلاً اسلم، کتاب، لاہور وغیرہ۔

فعل:۔ وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے یا ظاہر کرے۔ مثلاً آتا ہے، پڑھتی ہے، روتا ہے۔

حرف:۔ وہ الفاظ جو نہ اسم ہوں اور نہ فعل بلکہ جو اسموں اور فعلوں کو ملائیں حروف کہلاتے ہیں۔ مثلاً 'کے' کی، میں، سے، پر، تک وغیرہ حرف ہیں۔

اسم کی اقسام بلحاظ جنس

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔ (1) مذکر (2) مونث

مذکر: ایسا اسم ہے جو نر کے لیے بولا جائے مثلاً مرد، استاد، گھوڑا وغیرہ

مونث: ایسا اسم ہے جو مادہ کے لیے بولا جائے مثلاً عورت، استانی، گھوڑی وغیرہ۔

اسم کی اقسام بلحاظ تعداد

تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔ (1) واحد (2) جمع

واحد:۔ ایسا اسم ہے جو ایک چیز کو ظاہر کرے مثلاً لڑکا، قلم، گھوڑا وغیرہ۔

جمع:۔ ایسا اسم ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کو ظاہر کرے مثلاً لڑکے، قلمیں، گھوڑے وغیرہ۔ اب تک آپ نے جو پڑھا اسے ایک چارٹ کی شکل میں یوں سمجھ سکتے ہیں۔

اسم کی تعداد بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔ اسم جامد، اسم مصدر، اسم مشتق

اسم مصدر:۔ مصدر نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اسم مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنے مگر اس سے بہت سے الفاظ بنائے جا سکتے ہوں۔ مصدر کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرتا ہے مگر اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ اس میں وقت کی قید نہیں ہوتی۔ مثلاً پڑھنا، دوڑنا، لکھنا، ہنسنا، کھیلنا وغیرہ۔

اسم جامد:۔ ایسا اسم جو نہ کسی کلمہ سے بنے اور نہ اس سے کوئی اور کلمہ بن سکے اسم جامد کہلاتا ہے۔ مثلاً میز، کرسی، قلم وغیرہ۔

اسم مشتق:۔ ایسا اسم ہے جو خود مصدر سے بنے مگر اس سے کوئی کلمہ نہ بن سکے مثلاً کھانے والا، آنے والا، پینے والا وغیرہ

اسم کی اقسام بلحاظ معنی

معنوں کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔

(1) اسم نکرہ (2) اسم معرفہ

اسم نکرہ:۔ کسی عام جگہ، شخص یا چیز کے نام کو اسم نکرہ کہتے ہیں مثلاً:۔ آدمی۔ دریا۔ کتاب۔ شہر وغیرہ۔

اسم معرفہ:۔ ایسا اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے اسم معرفہ کہلاتا ہے۔ مثلاً قائداعظم، بانگ درا، فیصل مسجد وغیرہ۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "اس نے گیند پھینکی" اس فقرے میں فعل ہے:
(a) اس (b) نے (c) پھینکی (d) گیند

2. "سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے" اس جملے میں اسم، فعل اور حرف کے اشارات کی فہرست ہے:
(a) سلطان محمود غزنوی، نے، ہندوستان، سترہ
(b) سلطان محمود غزنوی، نے، کیے، ہندوستان
(c) سلطان محمود غزنوی، ہندوستان، پر، سترہ
(d) سلطان محمود غزنوی، ہندوستان، حملے کیے، نے، پر

3. "کیا آپ کبھی اسلام آباد گئے ہیں" اس فقرے میں اسم معرفہ ہے:
(a) آپ (b) اسلام آباد (c) کبھی (d) گئے

4. "قرآن مجید" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) اسم نکرہ (b) اسم معرفہ (c) اسم صفت (d) اسم ضمیر

5. اسم نکرہ والی لسٹ کا انتخاب کیجیے:
(a) سمندر، دریا، شہر (b) اسلام آباد، دریائے جہلم
(c) بادشاہی مسجد، جناح باغ (d) کتاب، کاپی، احمد

6. کون سی فہرست اسم نکرہ پر مشتمل ہے:
(a) کتاب، مدرسہ، آدمی (b) جماعت، اوکاڑا، میز
(c) امتیاز، پنکھا، کمزور (d) وہ، سر سید احمد خاں، خوب صورت

7. درج ذیل میں سے اسم معرفہ والی فہرست کی نشاندہی کریں:
(a) میز، کرسی، پنکھا (b) ملتان، کراچی، فیصل آباد
(c) پھول، تازہ، خوبصورت (d) مدرسہ، کتاب، میز

8. مندرجہ ذیل میں سے اسم معرفہ والی لسٹ کون سی ہے:
(a) کرم، امتیاز، سکول (b) قلم، کرسی، کلاس
(c) احمد، لاہور، قرآن (d) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ، کراچی، ہزار

9. کون سی فہرست اسم معرفہ پر مشتمل ہے:
(a) ملتان، لیفان، سکول (b) اوکاڑا، کاشف، میز
(c) اسلام آباد، راشد، قلم (d) لاہور، مینار پاکستان، فاطمہ

10. کون سی فہرست میں اسم نکرہ، اسم معرفہ اور اسم صفت تینوں موجود ہیں:
(a) آدمی، جماعت، پنکھا (b) خوبصورت، قائداعظم، مدرسہ
(c) نیک، بد، کمزور (d) لاہور، میز، مسجد

11. درج ذیل میں سے اسم نکرہ ہے:
(a) قرآن (b) لاہور (c) پاکستان (d) کرسی

12. درج ذیل میں سے اسم معرفہ ہے:
(a) کرسی (b) کتاب (c) قرآن (d) شہر

13. اسم معرفہ والی لسٹ کا انتخاب کریں:
(a) لاہور، قائداعظم، دریائے راوی (b) کراچی، ہزار قائد، وطن
(c) جھنڈا، پاکستانی، ملک (d) اسلام آباد، دارالخلافہ، خوبصورت

14. درج ذیل میں اسم معرفہ والی فہرست ہے۔
(a) کتاب، میز، مدرسہ (b) پھول، خوبصورت، تازہ
(c) پنکھا، کرسی، میز (d) فیصل آباد، کراچی، لاہور

اسم معرفہ کی قسمیں

1- اسم علم 2- اسم ضمیر 3- اسم اشارہ 4- اسم موصول

1- اسم علم:۔ علم کے معنی پہچاننے کے ہیں۔ اس طرح اسم علم ایسا اسم معرفہ ہے جس سے فوراً اس کی پہچان ہو جائے۔ مثلاً علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، دریائے راوی، بادشاہی مسجد، وغیرہ۔

2- اسم ضمیر:۔ ایسا لفظ جو کسی اسم کی بجائے استعمال ہو۔ اسے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً میں، ہم، تم، وہ۔

3- اسم اشارہ:۔ اسم اشارہ وہ اسم ہے جو کسی شخص، جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہو۔ مثلاً:۔ یہ کتاب، وہ آدمی، یہ لڑکیاں، وہ میزیں وغیرہ۔

مشار الیہ:۔ جس شخص، جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ مثلاً اوپر کی مثالوں میں کتاب، آدمی، لڑکیاں اور میزیں مشار الیہ ہیں۔

اسم اشارہ کی قسمیں:۔ اسم اشارہ قریب:۔ جو اسم قریب کی چیز یا چیزوں کی طرف اشارہ کرے۔ "یہ"۔

اسم اشارہ بعید:۔ جو اسم دور کی چیز یا چیزوں کی طرف اشارہ کرے "وہ"۔

4- اسم موصول:۔ اسم موصول ایسا اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی اور جملہ نہ ملایا جائے وہ پورا مطلب ادا نہ کرے۔ مثلاً جنہوں نے محنت کی وہی کامیاب ہوئے۔ جو بوؤ گے سو کاٹو گے۔ مندرجہ بالا جملوں میں، جنہوں نے۔ جو۔ اسم موصول ہیں۔ ان کے علاوہ جیسے جنہیں۔ جو کچھ۔ جو چیز۔ جب۔ جہاں جو جو۔ جوں جوں وغیرہ بھی اسم موصول ہیں۔

اسم نکرہ کی قسمیں

اسم نکرہ کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔ 1- اسم ذات 2- اسم استفہام 3- اسم صفت

اسم ذات:۔ اسم ذات سے مراد وہ اسم ہے جو اپنی شکل و صورت، اپنی خوبیوں، اپنی ماہیت اپنی حقیقت اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے دوسرے اسموں سے الگ نظر آئے اور الگ سمجھی جائے۔ مثلاً:۔ اونٹ، گھوڑا، چاقو، پنسل، سورج، کبوتر وغیرہ۔ ان اسموں میں سے ہر اسم دوسرے اسم سے الگ ہے۔ یہ اس کی ذات ہے۔

اسم استفہام:۔ اسم استفہام سے مراد وہ اسم ہے جو کوئی سوال پوچھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ جیسے:۔ کیا۔ کیوں۔ کہاں۔ کب۔ کس نے۔ کدھر۔ کتنا۔ کتنی۔ کتنے کس کا۔ کونسا وغیرہ۔

اسم صفت:

صفت اصلی:۔ اسم صفت سے مراد وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی اچھائی یا برائی بیان کرے۔

مثالیں:۔ نیک لڑکا، بُرا آدمی، ذہین طالب علم، کند ذہن لڑکی، تیز گھوڑا، اونچا درخت، صاف ستھرا کپڑا، گندا لباس وغیرہ۔

اسم موصوف:۔ جس اسم کی صفت بیان کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں اوپر والے جملوں میں لڑکا، آدمی، طالب علم، لڑکی۔ گھوڑا، درخت۔ کپڑا اور لباس اسم موصوف ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "میری ایک خوبصورت مقام ہے۔" اس جملے میں صفت کا درجہ ہے۔
(a) تفضیل بعض (b) صفت کل (c) صفت نسبی (d) صفت بعض

2. "عامر اپنے خاندان میں سب سے خوبصورت ہے" اس جملے میں صفت کا درجہ ہے:
(a) تفضیل بعض (b) صفت نسبی (c) تفضیل کل (d) تفضیل نسبی

3. "ذہین طلباء" میں "ذہین" گرامر کی رو سے کیا ہے:
(a) اسم اشارہ (b) اسم معرفہ (c) اسم صفت (d) اسم نکرہ

4. "خوبصورت پھول" میں "خوبصورت" گرامر کی رو سے ہے:
(a) اسم نکرہ (b) اسم ضمیر (c) اسم معرفہ (d) اسم صفت

5. "اس منہ بہت ذہین بچی ہے" اس جملہ میں "ذہین" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) اسم (b) فعل (c) صفت (d) ضمیر

Scanned with CamScanner

6. "کسی" گرامر کی رو سے ہے:
(a) کُل (b) صفت (c) فاعل (d) مفعول

7. بتایئے کس لسٹ میں اسم اشارہ لکھے گئے ہیں۔
(a) اب، جب، کب، تب (b) تھا، تھی، تھے، گا
(c) تم، وہ، ہم، اس (d) تک، پر، کو، سے

8. "مثالی طالب علم" میں 'مثالی' ہے:
(a) اسم صفت (b) اسم موصوف (c) اسم مبالغہ (d) اسم نکرہ

9. مندرجہ ذیل میں کون سی مثبوت اسم صفت کو ظاہر کرتی ہے:
(a) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحیف بزرگ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(b) گھونگریالے بال، نحیف بزرگ، لمبا عرصہ
(c) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(d) اذان، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ موذنِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَلَکَ تَابِعٍ وَسَلَّمْ

10. "اسلم کا رنگ ہلدی کی طرح پیلا ہو گیا" اس جملے میں اسلم کو کس رنگ سے تشبیہ دی گئی ہے؟
(a) سفید (b) زرد (c) نیلا (d) سرخ

11. درج ذیل جملے میں "صفت" اور موصوف ہیں:
(a) ذہین لڑکا (b) ذوالفقار، ہم جماعت
(c) ذوالفقار، ذہین (d) ذوالفقار، میرا

12. درج ذیل میں سے اسم صفت والی مثبوت ہے:
(a) سرخ پھول، نیلا آسمان، ذہین طالب علم (b) گرم پانی، گلاب کا پھول، طالبات
(c) میرا سکول، لائق طلبہ، برے لڑکے (d) سرخ قالین ٹوپی، میرا سکول

13. درج ذیل میں سے اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) ٹھنڈا پانی، گرم توا، طالب علم (b) پیلے پھول، نیلا آسمان، کالی ٹوپی
(c) شاہی قلعہ، پیلے پھول، ذہین طالب علم (d) مینار پاکستان، بادشاہی مسجد، نیلا آسمان

14. درج ذیل میں سے اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) بہادر لڑکا، کسان، بزدل لڑکی (b) طالب علم، مالدار تاجر، غریب لڑکا
(c) مالدار تاجر، غریب لڑکا، بزدل لڑکی (d) کسان، مال دار تاجر، بزدل لڑکی

15. درج ذیل میں سے اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) کالی ٹوپی، لڑکا، نیلا قالین (b) موٹا لڑکا، نیلا قالین
(c) موٹا لڑکا، قالین، کالی ٹوپی (d) نیلا قالین، ٹوپی، کمزور لڑکا

16. درج ذیل میں سے اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) اوپلی دکان، گاہک، پکوان
(b) خوبصورت لڑکا، معصوم بچہ، کالی چادر
(c) سفید کپڑا، موٹر سائیکل، گرم پانی (d) نیک لڑکی، بادشاہی مسجد، لڑکا

17. درج ذیل میں سے اسم صفت والی مثبوت ہے:
(a) روشن آسمان، سیاہ بادل، بارش (b) موسلا دھار بارش، بادل، سورج
(c) گرم سورج، ٹھنڈی ہوا، چمکتے تارے (d) سیاہ رات، بادل، روشن دن

18. اسم صفت والی لسٹ کا انتخاب کیجیے:
(a) خوبصورت لڑکی، مینار پاکستان (b) ذہین لڑکا، بوڑھا شخص
(c) تیز دوڑ، موٹر سائیکل (d) اوپلی دکان، انارکلی بازار

19. مندرجہ ذیل میں درست اسم صفت ہے۔
(a) بادل، روشن دن، سیاہ رات (b) بادل، موسلا دھار بارش، سورج
(c) ٹھنڈی ہوا، چمکتے تارے، گرم سورج (d) بارش، سیاہ بادل، روشن دن

20. اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) نیک، بد، خوبصورت (b) بد، بدنام، شخص
(c) خوبصورت، ایماندار، آدمی (d) بھلا، برا، لڑکا

اسم علم کی قسمیں

اسم علم کی قسمیں:۔ 1-خطاب 2-لقب 3-تخلص 4 کنیت 5-عرف

1- خطاب:۔ ایسا اسم معرفہ جو اعزاز کے طور پر کسی شخص کو اس کی علمی، ادبی، سیاسی یا قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت کی طرف سے عطا کیا جائے۔ مثلاً۔ سر، شمس العلماء، بہادر، رستم زمان وغیرہ آج کل پاکستان میں یہ خطابات نشان کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ تمغۂ اعلیٰ خدمات، تمغۂ جرأت، ستارۂ امتیاز۔

2- لقب:۔ ایسا وصفی نام جو کسی وصف (خوبی) کی وجہ سے عوام الناس میں مشہور ہو جائے اور اصلی نام کی بجائے لوگ اسے وصفی نام سے زیادہ جانیں۔ مثلاً

اصل نام	لقب
سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ	قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ

3- تخلص:۔ وہ مختصر سا نام جو شعراء اپنے اشعار میں اصل نام کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ مثالیں:۔

اصل نام	تخلص
ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ	اقبال
میر تقی میر	میر

4- کنیت:۔ ایسا نام جو ماں باپ یا بیٹے بیٹی کے تعلق سے پکارا جائے۔ مثالیں:۔

کنیت	تعلق
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ کنیت ان کی بیٹی سلمہ کی وجہ سے پڑی۔
ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کنیت ان کے باپ خطاب کے سبب پڑی۔

5- عرف:۔ وہ نام جو پیار، حقارت یا شرارت سے پکارا جائے وہ اصل نام کی بجائے مشہور ہو جائے۔ مثالیں:۔

اصل نام	عرف
رضیہ بی بی	رضو
خیر دین	خیرا

اسم ضمیر کی قسمیں

شخصی ضمیریں:۔ ایسی ضمیریں جو اشخاص کے ناموں کی بجائے استعمال ہوں۔ شخصی ضمیریں کہلاتی ہیں۔

شخصی ضمیروں کی قسمیں:۔ 1-غائب 2- حاضر یا مخاطب 3- متکلم

ضمیر غائب:۔ یہ اس شخص کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو موجود نہ ہو۔ غائب شخص ایک ہو تو اسے "واحد غائب" ایک سے زیادہ ہوں تو "جمع غائب" کہتے ہیں مثلاً وہ، اس، اسے، انہیں وغیرہ۔

ضمیر حاضر یا مخاطب:۔ ایسا شخص جو حاضر ہو اس کی ضمیر کو ضمیر حاضر کہتے ہیں۔ اگر وہ ایک ہو تو "واحد حاضر" اور ایک سے زیادہ ہوں تو "جمع حاضر" کہتے ہیں۔ مثلاً تو، تجھے، تم، تمہیں، تیرا، تمہارا وغیرہ۔

ضمیر متکلم:۔ متکلم، کلام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اگر وہ ایک ہے تو "واحد متکلم" اور اگر کلام کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں "جمع متکلم" کہتے ہیں۔ مثلاً میں، ہم، میرا، ہمارا وغیرہ۔

شخصی ضمیروں کی گرامر کی زبان میں صیغے کہتے ہیں اور یہ صیغے چھ ہیں جو ذیل کے چارٹ سے ظاہر ہیں۔

غائب		حاضر یا مخاطب		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ، اس	وہ، انہوں	تُو	تم۔آپ	میں	ہم

شخصی ضمیر کی حالتیں:۔ 1- حالت فاعلی 2- حالت مفعولی 3- حالت اضافی

حالت فاعلی:۔ جب کوئی ضمیر فاعل (کام کرنے والے) کے طور پر استعمال ہو تو حالت فاعلی کی ضمیر ہوتی ہے۔

حالتِ فاعلی کی ضمیریں (صیغے)

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ، اس نے	وہ، انہوں نے	تُو نے	تم۔آپ۔تم نے۔آپ نے	میں۔میں نے	ہم۔ہم نے

حالت مفعولی:۔ جب کوئی ضمیر مفعول کے طور پر استعمال ہو تو اسے اس کی حالت مفعولی کہا جاتا ہے۔

حالتِ مفعولی کی ضمیریں (صیغے)

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے۔اس کو	انہیں۔ان کو	تجھے۔تجھ کو	تمہیں۔تم کو۔آپ کو	مجھے۔مجھ کو	ہمیں۔ہم کو

حالت اضافی:۔ اگر کوئی ضمیر کسی اسم یا دوسری ضمیر سے تعلق ظاہر کرے۔ یا کسی ضمیر یا اس کو اپنی ملکیت بتائے وہ اس کی حالت اضافی ہے۔

حالتِ اضافی کی ضمیریں (صیغے)

غائب		حاضر یا مخاطب		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا، اس کی، اس کے	ان کا، ان کی، ان کے	تیرا، تیری، تیرے	تمہارا۔تمہاری۔تمہارے۔آپ کا۔آپ کی۔آپ کے	میرا، میری، میرے	ہمارا، ہماری، ہمارے

اسم مصدر اور اسم ضمیر میں فرق

اسم مصدر: "وہ لفظ جو خود تو کسی اسم سے نہ بنا ہو لیکن قاعدے کے مطابق اس سے کئی الفاظ بنائے جا سکیں جیسے پڑھنا، لکھنا، آنا، جانا، ان الفاظ سے مندرجہ ذیل الفاظ بن سکتے ہیں۔ پڑھنا سے پڑھائی، لکھنا سے لکھائی وغیرہ۔

مصدر وقت کی قید کے بغیر کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ اردو مصادر کے آخر میں ہمیشہ "نا" آتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس لفظ کے آخر میں نا آئے وہ مصدر ہی ہو بلکہ بعض ایسے الفاظ کے آخر میں بھی نا آتا ہے۔ جو مصدر نہیں جیسے زمانہ، گنا اور نانا مصدر کی درست پہچان یہ ہے کہ اگر اس سے علامت "نا" دور کر دی جائے تو فعل امر کا صیغہ واحد حاضر باقی رہ جاتا ہے۔ جیسے سونا سے سو، جانا سے جا، پڑھنا سے پڑھ۔

اسم ضمیر: گرامر کی رو سے ایسے اسم جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں یا جن اسموں کے ذریعے میں کسی شخص، چیز کی طرف اشارہ کیا جائے انہیں "اسم ضمیر" کہتے ہیں۔ جس اسم کی جگہ اسم ضمیر بولا جائے اسے "مرجع" کہا جاتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بر طابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "شیدا" سارا دن لیکٹری میں کام کرتا۔ اس جملے میں "شیدا" گرامر کے لحاظ سے ہے۔
(a) لقب (b) خطاب (c) عرف (d) تخلص

2. درج ذیل میں سے تخلص والا نام منتخب کیجیے:
(a) اسد اللہ خان غالب (b) سر سید احمد خان
(c) حضرت بہاؤ الدین ذکریا (d) حضرت ابوبکر صدیق

3. عرف رکھنے والے جواب کو منتخب کریں:
(a) الطاف حسین حالی (b) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ
(c) منو بھائی (d) مولانا غلام علی اوکاڑوی

4. "اسد اللہ خاں غالب بہت بڑا شاعر تھا" اس جملے میں لفظ "غالب" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) لقب (b) خطاب (c) تخلص (d) کنیت

www.pass4you.pk

Scanned with CamScanner

5. "داتا گنج بخش" اسم علم کی کون سی قسم ہے؟
(a) خلص (b) لقب (c) خطاب (d) عرف

اسم ذات کی اقسام

اسم ذات کی اقسام:۔اسم ذات کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں۔
1- اسم آلہ 2- اسم صوت 3- اسم ظرف
4- اسم مصغر یا تصغیر 5- اسم مکبر۔

اسم آلہ:۔ وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کے طور پر استعمال ہو۔
اوزار:۔چاقو۔چھری۔کف گیر۔آری۔جھاڑو۔پنسل۔رومال۔قلم۔چمچ۔وغیرہ۔
ہتھیار:۔ تلوار۔پستول۔رائفل۔بندوق۔بم۔راکٹ وغیرہ۔
اسم صوت:۔صوت عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "آواز" پس کسی جاندار اور بے جان کی آواز کو اسم صوت کہتے ہیں۔جیسے:۔

نام جاندار	آواز	نام جاندار	آواز
بلی	میاؤں میاؤں	چڑیا	چوں چوں
گدھا	ڈھینچوں ڈھینچوں	کوا	کائیں کائیں

اسم ظرف:۔اسم ظرف وہ اسم ہے جو جگہ یا وقت کو ظاہر کرے۔اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں۔ 1- اسم ظرف زماں 2-اسم ظرف مکاں
اسم ظرف زماں:۔وہ اسم ذات جو کسی وقت کو ظاہر کرے۔مثلاً صبح۔شام۔دن۔رات۔دوپہر۔کل۔پرسوں۔سیکنڈ۔منٹ۔گھنٹہ۔مہینہ۔سال۔تین بجے۔آدھی رات۔سہ پہر وغیرہ۔
اسم ظرف مکاں:۔وہ اسم ذات جو کسی جگہ یا مقام کی نشاندہی کرے۔مثلاً:۔مسجد۔مکتب۔سرائی۔نمکدان۔شفاخانہ۔سبزی منڈی۔ ڈاک خانہ۔عیدگاہ۔باورچی خانہ۔مشرق۔مغرب وغیرہ۔
اسم مصغر یا تصغیر:۔ ایسا اسم جو کسی اسم کے چھوٹے پن کو ظاہر کرے اسم مصغر یا تصغیر کہلاتا ہے۔جیسے:۔

اسم	اسم تصغیر	اسم	اسم تصغیر
دکھ	دکھڑا	صندوق	صندوقچی
ہاتھ	ہتھیلی	چمچ	چمچی

اسم مکبر:۔ایسا اسم ذات جو کسی اسم کے بڑے پن کو ظاہر کرے۔جیسے:۔

اسم	اسم مکبر	اسم	اسم مکبر
ہات	ہتھوڑا	چھڑی	چھڑ
سوار	شہسوار	زور	شہ زور

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

اسم فاعل ہمیشہ مشتق یعنی مصدر سے بنا ہوتا ہے۔یا پھر اس کے ساتھ کوئی فاعلی علامت پائی جاتی ہے۔لیکن ہمیشہ جامد اور کسی کام کرنے والے کا نام ہوتا ہے۔ پڑھنے والا، کھانے والی، سونے والی جلد ساز، کبوتر باز اور توپچی اسم فاعل ہیں جبکہ خالد، ندیم وغیرہ فاعل ہیں۔

مفعول اور اسم مفعول میں فرق

اسم مفعول یا تو مشتق یعنی مصدر سے بنا ہوا ہوتا ہے جیسے کھانا مصدر کھایا ہوا، دیکھنا مصدر سے دیکھا ہوا یا فارسی کے مصادر سے بنتا ہے۔مثلاً دیدن سے دیدہ اور شنیدن سے شنیدہ۔اس کے برعکس مفعول جامد ہوتا ہے۔اور اس اسم کا نام ہوتا ہے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو جیسے خالد نے کھانا کھایا اس فقرے میں کھانا مفعول ہے جو کسی مصدر سے نہیں بنا مگر کھایا فعل کی نسبت سے "کھانا" کو کھایا ہوا کہا جائے گا اس طرح یہ اسم مفعول ہوگا۔

اسم صفت کی اقسام

صفت کے درجے:۔ صفت کے تین درجے ہیں۔
1- تفضیل نفسی 2- تفضیل بعض 3- تفضیل کل
1- تفضیل نفسی:۔ تفضیل کے معنی ہیں افضل یا بہتر قرار دینا اور تفضیل نفسی سے مراد ہے کسی اسم کی ذاتی صفت جبکہ اس کا کسی دوسرے اسم سے اس صفت میں مقابلہ نہ ہو۔مثلاً ایک لڑکا۔اونچا درخت، یہ لڑکے اور درخت کی ذاتی صفت ہے۔
2- تفضیل بعض:۔جب کسی اسم یا اسم ضمیر کے وصف کا دوسرے اسم یا اسم ضمیر کے اسی وصف سے مقابلہ کیا جائے جیسے عمیس خالد سے زیادہ ذہین ہے۔یہ پہاڑ اس پہاڑ سے اونچا ہے۔پہلے جملے میں عمیس اور خالد کی ذہانت اور دوسرے جملے میں پہاڑوں کی اونچائی کا مقابلہ ہے۔
3- تفضیل کل:۔ ایسا اسم صفت ہے جو کسی اسم یا اسم ضمیر کے وصف کا مقابلہ دوسرے چند یا زیادہ اسموں یا ضمیروں کے اسی وصف سے کرے۔جیسے عمیس جماعت میں سب سے زیادہ ذہین ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. مندرجہ ذیل جملوں میں سے کس میں فاعل موجود ہے؟
(a) عائشہ اپنے والد کی لاڈلی ہے (b) تندرستی ہزار نعمت ہے
(c) خالد کتاب پڑھتا ہے (d) پاکستانی کرکٹ ٹیم بہت اچھی ہے
2. اسلم نے خط لکھا اس جملے میں مفعول کی نشاندہی کریں:
(a) اسلم (b) نے (c) خط (d) لکھا
3. "ماجد نے کتاب پڑھی" اس جملے میں فاعل کون سا ہے؟
(a) ماجد (b) نے (c) کتاب (d) پڑھی
4. "اسلم نے خط لکھا" اس جملے میں مفعول کون سا ہے؟
(a) اسلم (b) نے (c) خط (d) لکھا
5. "احمد" کتاب پڑھ رہا ہے۔اس جملے میں "احمد" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) اسم (b) فعل (c) فاعل (d) مفعول

فعل کی اقسام

فعل کی اقسام بلحاظ زمانہ:۔زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں:۔
(1) فعل ماضی (2) فعل حال (3) فعل مستقبل
فعل ماضی:۔وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔ وہ فعل ماضی کہلاتا ہے۔مثلاً احمد نے خط لکھا۔صفدر نے پانی پیا۔علی نے خط لکھا۔وغیرہ
فعل حال:۔وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے وہ فعل حال کہلاتا ہے۔مثلاً احمد خط لکھ رہا ہے۔صفدر پانی پی رہا ہے۔علی کام کرتا ہے۔وغیرہ
فعل مستقبل:۔وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا ہونا آنے والے زمانے میں پایا جائے فعل مستقبل کہلاتا ہے۔مثلاً احمد خط لکھے گا۔صفدر پانی پیے گا۔علی کام کرے گا۔وغیرہ
فعل مضارع:۔ایسا فعل جس میں موجودہ (فعل) اور آئندہ (فعل مستقبل) دونوں زمانے پائے جائیں۔مثلاً وہ آئے، وہ جائے ان مثالوں میں "آئے" اور "جائے" فعل مضارع ہیں۔
فعل امر:۔ایسا فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔مثلاً تو آ، تم آؤ، تم جاؤ۔ان مثالوں میں "آ"، "آؤ"، "جاؤ" فعل امر ہیں۔
فعل نہی:۔ایسا فعل جس میں کسی کام سے منع کیا جائے۔مثلاً تو نہ آ، تم نہ جاؤ ان مثالوں میں "نہ آ"، "نہ آؤ"، "نہ جاؤ" فعل نہی ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. مندرجہ ذیل میں سے "فعل ماضی" کا جملہ کونسا ہے؟
(a) حیدر سکول جاتا ہے (b) حیدر سکول جائے گا
(c) حیدر سکول جا رہا ہے (d) حیدر سکول جاتا تھا
2. ذیل میں "فعل مستقبل" کا جملہ ہے:
(a) میں پڑھتا ہوں (b) نادر نے سبق پڑھا
(c) وہ مدرسہ جائے گا (d) ہم پاکستانی ہیں
3. درج ذیل میں سے "فعل مستقبل" کا جملہ کون سا ہے:
(a) احمد سکول جاتا ہے (b) احمد سکول گیا
(c) احمد سکول جا رہا ہے (d) احمد سکول جائے گا
4. درج ذیل میں "فعل حال" کا جملہ ہے:
(a) حیدر دودھ پیئے گا (b) حیدر دودھ پیتا ہے
(c) حیدر نے دودھ پیا (d) حیدر دودھ پیتا تھا
5. درج ذیل میں سے "فعل مستقبل" کا جملہ ہے:
(a) احمد کھانا کھائے گا (b) احمد کھانا کھاتا ہے
(c) احمد نے کھانا کھایا (d) احمد نے کھانا کھایا تھا
6. فعل ماضی کا جملہ کون سا ہے:
(a) عظمت پڑھتا ہے (b) عظمت پڑھتا ہوگا
(c) عظمت پڑھتا تھا (d) عظمت پڑھ رہا ہوگا
7. فعل مستقبل کا جملہ کون سا ہے:
(a) وہ امتحان پاس کرتا ہے (b) وہ امتحان پاس کر چکا ہے
(c) وہ امتحان پاس کرے گا (d) وہ امتحان میں پاس ہے
8. فعل حال کا جملہ ہے:
(a) ہم ہاکی کھیلتے ہیں (b) ہم ہاکی کھیلیں گے
(c) ہم نے ہاکی کھیلی (d) ہم ہاکی کھیلتے تھے
9. فعل ماضی کا جملہ ہے:
(a) میں لاہور جاتا ہوں (b) میں لاہور جا رہا ہوں
(c) میں لاہور گیا (d) میں لاہور جاؤں گا
10. فعل مستقبل کا جملہ کون سا ہے؟
(a) اسلم سکول جاتا ہے (b) اسلم سکول جائے گا
(c) اسلم سکول گیا (d) اسلم سکول جا چکا ہے
11. فعل مستقبل کا جملہ کونسا ہے:
(a) اسلم لاہور چلا گیا ہوگا (b) اسلم لاہور گیا تھا
(c) اسلم لاہور جائے گا (d) اسلم لاہور جاتا ہے
12. فعل مستقبل کا جملہ کونسا ہے:
(a) اسلم لاہور چلا گیا ہوگا (b) اسلم لاہور گیا تھا
(c) اسلم لاہور جائے گا (d) اسلم لاہور جاتا ہے
13. "اس نے کھانا کھایا" اس فقرے میں فعل ہے:
(a) اس (b) نے (c) کھانا (d) کھایا
14. "موٹا لڑکا" گرامر کی رُو سے کیا ہے:
(a) اسم ضمیر (b) اسم نکرہ (c) اسم معرفہ (d) مرکب توصیفی
15. درج ذیل میں سے "فعل حال" کا جملہ ہے۔
(a) وہ کھانا کھا رہا ہے (b) وہ کھانا کھائے گا
(c) وہ کھانا کھا رہا تھا (d) اس نے کھانا کھایا

فعل معروف، فعل مجہول

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے لڑکا کتاب پڑھتا ہے اس مثال میں "پڑھتا ہے" فعل معروف ہے۔کیوں کہ اس کا فاعل (لڑکا) معلوم ہے۔
فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے کتاب پڑھی جاتی ہے اوپر کی مثال میں "پڑھی جاتی ہے" فعل مجہول ہے کیوں کہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔
فعل مجہول بنانے کا قاعدہ: جس مصدر سے جس قسم کا فعل مجہول بنانا ہو اس کے ماضی مطلق کے آخر میں جانا مصدر کا وہی فعل لگا دیں تو وہ اس قسم کا فعل مجہول بن جائے گا جیسے بلانا مصدر سے بلایا گیا، ماضی مطلق مجہول ہے۔بلایا گیا ہے، ماضی قریب مجہول ہے۔بلایا جاتا تھا، ماضی استمراری مجہول ہے۔

www.classroom.com.pk
Scanned with CamScanner

فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی کی اقسام:۔ فعل ماضی کی چھ اقسام ہیں

(1) فعل ماضی مطلق (2) فعل ماضی قریب (3) فعل ماضی بعید
(4) فعل ماضی استمراری (5) فعل ماضی حکیہ (6) فعل ماضی شرطی یا تمنائی۔

فعل ماضی مطلق:۔ وہ فعل جو دور یا قریب کی قید کے بغیر گزرے ہوئے زمانے کو ظاہر کرے۔ اسے فعل ماضی مطلق کہتے ہیں۔ مثلاً بابر نے سبق پڑھا۔ اسلم نے کھانا کھایا۔ امین نے خط لکھا۔ وغیرہ۔

فعل ماضی قریب:۔ وہ فعل جو قریب کے گزرے ہوئے زمانہ کو ظاہر کرے اسے فعل ماضی قریب کہتے ہیں۔ مثلاً بابر نے سبق پڑھا ہے۔ اسلم نے کھانا کھایا ہے۔ امین نے خط لکھا ہے۔ وغیرہ۔

فعل ماضی بعید:۔ وہ فعل ہے جو دور کے گزرے ہوئے زمانہ کو ظاہر کرے اسے فعل ماضی بعید کہتے ہیں مثلاً بابر نے سبق پڑھا تھا۔ اسلم نے کھانا کھایا تھا۔ امین نے خط لکھا تھا۔ وغیرہ۔

فعل ماضی استمراری:۔ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے بار بار جاری رہنے کو ظاہر کرے اسے فعل ماضی استمراری کہتے ہیں۔ مثلاً بابر پڑھتا تھا۔ اسلم کھانا کھاتا تھا۔ امین خط لکھتا تھا۔ وغیرہ۔

فعل ماضی حکیہ:۔ وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ شک کے ساتھ پایا جائے اسے فعل ماضی حکیہ کہتے ہیں۔ مثلاً بابر نے سبق پڑھا ہوگا۔ اسلم نے کھانا کھایا ہوگا۔ امین نے خط لکھا ہوگا۔ وغیرہ۔

فعل ماضی شرطی یا تمنائی:۔ وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ساتھ کوئی تمنا یا شرط پائی جائے اسے فعل ماضی شرطی یا تمنائی کہتے ہیں۔ مثلاً کاش بابر سبق پڑھتا۔ کاش اسلم کھانا کھاتا۔ کاش امین خط لکھتا۔ وغیرہ۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے" یہ جملہ گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) ماضی مطلق (b) فعل مستقبل (c) ماضی بعید (d) ماضی حکیہ

2. "عمران نے ہوم ورک کیا تھا" جملہ فعل ماضی کی کون سی قسم سے تعلق رکھتا ہے:
(a) فعل ماضی قریب (b) فعل ماضی حکیہ
(c) فعل ماضی بعید (d) فعل ماضی مجہول

3. "اقراء سکول گئی" یہ جملہ فعل ماضی کی کون سی قسم ہے؟
(a) فعل ماضی مطلق (b) فعل ماضی بعید
(c) فعل ماضی قریب (d) فعل ماضی حکیہ

4. "اعجاز نے خط لکھا تھا" یہ جملہ فعل ماضی کی کون سے قسم کا ہے؟
(a) فعل ماضی بعید (b) فعل ماضی قریب
(c) فعل ماضی استمراری (d) فعل ماضی حکیہ

5. فعل ماضی حکیہ کا جملہ ہے۔
(a) طلبہ سکول گیا ہوگا (b) حسان نے خط لکھتا تھا
(c) حاجرہ بہت خوش تھی (d) نمرہ سچ بول رہی تھی

مرکب ناقص کی اقسام

مرکب ناقص کی اقسام:۔

(1) مرکب اضافی (2) مرکب توصیفی (3) مرکب عطفی (4) مرکب عددی (5) مرکب جاری (6) مرکب اشاری (7) مرکب اعرابی۔

1- مرکب اضافی:۔ وہ مرکب ہے جو مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافت (کا۔ کے۔ کی) سے مل کر بنتے۔ مثلاً اسلم کی کتاب، اختر کا قلم، چمن کے انگور وغیرہ۔ بعض دفعہ مضاف الیہ کی جگہ تیرا، تیری، تیرے، میرا، میری، میرے، تمہارا، تمہارے، تمہاری وغیرہ کی ضمیریں استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً تیرا گھر، میرا قلم، میرے دوست، میری کتاب وغیرہ

2- مرکب توصیفی:۔ ایسے مرکب جو اسم صفت اور موصوف سے مل کر بنتے ہیں انہیں گرامر کی زبان میں مرکب توصیفی کہا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ نیک لڑکا، سرخ پھول، سیاہ رات وغیرہ۔ یہاں نیک، سرخ اور سیاہ اسم صفت اور لڑکا، پھول اور رات موصوف ہیں۔

3- مرکب عطفی:۔ وہ مرکب جو معطوف علیہ، حرف عطف اور معطوف سے مل کر بنتا ہے اسے گرامر کی زبان میں مرکب عطفی کہتے ہیں۔ مثلاً چاند اور سورج، پہاڑ اور دریا، نیک و بد، جسم و جان، یہاں چاند، پہاڑ، نیک اور جسم معطوف علیہ، سورج، دریا، بد اور جان معطوف اور "و" حروف عطف ہیں۔

4- مرکب عددی:۔ ایسا مرکب جو اسم عدد اور اسم معدود سے مل کر بنے اسے تو اعد کی زبان میں مرکب عددی کہا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ چار کتابیں، دس گھوڑے، پانچ کرسیاں، یہاں چار، پانچ اور دس اسم عدد اور کتابیں، گھوڑے، کرسیاں معدود ہیں۔

5- مرکب جاری:۔ وہ مرکب ناقص جو حرف جار اور مجرور سے مل کر بنتے۔ اسے تو اعد کی زبان میں مرکب جاری کہتے ہیں۔ مثلاً سیالکوٹ تک، بازار میں، اسٹیشن پر، لاہور سے، اردو میں مجرور پہلے آتا ہے۔ اور حروف جار بعد میں۔

6- مرکب اشاری:۔ وہ مرکب ناقص ہے جو اسم اشارہ اور مشار الیہ کے ملنے سے بنے مثلاً یہ کتاب، وہ میز: "یہ" اور "وہ" اسم اشارہ اور کتاب اور میز مشار الیہ ہیں۔

7- مرکب اعرابی: دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بننے والے اسم کو تو اعد کی زبان میں مرکب اعرابی کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ بہاول پور، مدینہ آباد، اسرمل شاہ، خلیل احمد خان وغیرہ

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "بزرگ شخص نے بچوں کو کئی کہانیاں سنائیں" میں مرکب توصیفی ہے۔
(a) بچوں کو کئی (b) بزرگ شخص
(c) کہانیاں سنائیں (d) شخص نے بچوں کو

2. مرکب عطفی والی درست فہرست کی نشاندہی کریں۔
(a) نیک و بد (b) جسم و احد (c) ہاتھ پاؤں (d) دوست دشمن

ذیل میں کرب عطفی کی درست فہرست ہے:

3. (a) ولولہ انگیز (b) جسم و جمال (c) جذبہ تعمیر (d) چودھویں کا چاند

4. (a) محمد علی جناح برصغیر کی سیاست کا ایک روشن ستارہ تھے" میں مرکب توصیفی ہے:
(a) محمد علی جناح (b) برصغیر کی سیاست (c) روشن ستارہ (d) سیاست کا ایک

5. بزرگ شخص سڑک عبور کرنا چاہتا تھا۔ اس جملے میں "بزرگ شخص" قواعد کی رو سے ہے۔
(a) مرکب عطفی (b) مرکب توصیفی (c) مرکب اضافی (d) مرکب اشاری

6. لڑکے چھت پر کھڑے تھے۔ اس جملے میں "چھت پر" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مرکب عطفی (b) مرکب توصیفی (c) مرکب جاری (d) مرکب اضافی

7. مرکب اضافی والی درست فہرست ہے۔
(a) تحریک آزادی، سرخ روشنائی، علم خوار
(b) علی کی گڑیا، سرخ پھول، خوبصورت چہرہ
(c) تحریک آزادی، قرآن کا درس، علم کی روشنی
(d) حق دو حق، بندوں کے حقوق، قدیم شہر

8. مرکب اضافی والی درست فہرست ہے:
(a) زمین کا نظام، تقریر کی لذت، قائد کا پیغام
(b) ادب و احترام، علی کی آواز، کروٹ کروٹ
(c) جامع پنجاب، عثمان حکومت، سورج کی آگ
(d) اچھی تقریر، عالم دین، قرآنی کا احترام

9. پچھلے گئے مرکبات میں سے مرکب عطفی والی لسٹ کون سی ہے:
(a) ہم وطن (b) دل دریا (c) جنت و دوزخ (d) طالب علم

10. درج ذیل میں سے کون سے الفاظ مرکب توصیفی ہیں؟
(a) روز بروز (b) بہادر سپاہی
(c) خشوع و خضوع (d) خواب غفلت

11. درج ذیل میں سے کون سی لسٹ مرکب توصیفی کی ہے۔
(a) اسلم کی کتاب، فطرت اسلام، تحریک آزادی
(b) اسلم اور اکرم، جان تمنا، خاص و عام
(c) ارض و سما، دین و دنیا، نیکی اور بدی (d) نیک لڑکا، سرخ گلاب، بہادر سپاہی

12. مندرجہ ذیل میں سے مرکب عطفی والی فہرست کون سی ہے؟
(a) معرکہ آراء، جذبہ حریت (b) بے خوفی و بے باکی، جرات اور ہمت
(c) آزادی کا پروانہ، سرشار (d) غیور بندے، شمع آزادی

13. درج ذیل میں سے کون سا لفظ مرکب جاری ہے۔
(a) دن رات (b) خشوع و خضوع (c) سرخ پھول (d) میز پر

14. "ہمیلیا ایک ذہین طالبہ ہے۔" اس جملے میں ذہین طالبہ گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) مرکب اضافی (b) مرکب توصیفی (c) مرکب عطفی (d) مرکب اشاری

15. مندرجہ ذیل سے مرکب عطفی والی درست فہرست کا انتخاب کریں:
(a) بچے اور جوان (b) ٹھنڈا پانی (c) کراچی سے (d) شاہد کی کتاب

16. مرکب عطفی والی فہرست ہے:
(a) شریف آدمی (b) شام و سحر (c) ندیم کا گھر (d) مٹی کا برتن

17. مرکب عطفی والی فہرست ہے:
(a) احمد کی کتاب (b) بچے اور جوان (c) ٹھنڈا پانی (d) لاہور سے

18. "مال و دولت پر غرور نہیں کرنا چاہیے" لفظ "مال و دولت" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) مرکب اضافی (b) مرکب اشاری (c) مرکب توصیفی (d) مرکب عطفی

19. چاند اور سورج مسلسل گردش میں ہیں اس جملے میں "چاند اور سورج" گرامر کی رو سے کیا ہیں؟
(a) مرکب اشاری (b) مرکب اضافی
(c) مرکب توصیفی (d) مرکب عطفی

20. مرکب عطفی والی فہرست ہے:
(a) آگ کے شعلے (b) روز و شب
(c) سکول تک جانا (d) عظیم کارنامہ

21. مرکب عطفی والی لسٹ ہے:
(a) چاند اور سورج (b) خلیل احمد خان (c) دس گھوڑے (d) سیالکوٹ تک

جملہ کی اقسام

جملہ کی اقسام:۔ 1- جملہ اسمیہ 2- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ:۔ وہ جملہ ہے جس میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہوں اور اس کے آخر میں فعل ناقص آئے۔ مثلاً حمید بڑا ذہین ہے۔ اس جملے میں حمید مسندالیہ، بڑا ذہین مسند اور ہے فعل ناقص ہے۔

جملہ اسمیہ کے اجزا:۔ (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فعل ناقص۔

1- مبتدا:۔ مسندالیہ کو مبتدا کہتے ہیں۔ مثلاً اوپر کی مثال میں حمید مبتدا ہے۔

2- خبر:۔ مسند کو خبر کہتے ہیں۔ مثلاً اوپر کے جملے میں "بڑا ذہین" خبر ہے۔

3- فعل ناقص:۔ وہ فعل ہے جو کسی کام کے پورا ہونے کو ظاہر کرے۔ مثلاً یہ مثالیں دیکھیں:۔ اکرم بیمار ہے، اختر دانا تھا، حمید بہت چالاک نکلا، چاند طلوع ہوا۔ ان جملوں میں "ہے، تھا، نکلا، ہوا" ایسے فعل ہیں، جن سے پڑھنے، لکھنے اور کھانے پینے کی طرح کسی کام کے کئے جانے کا تصور نہیں ملتا، یہ افعال ناقص کہلاتے ہیں۔

چند افعال ناقص:۔ ہے، ہوں، ہیں، تھا، تھے، تھیں، ہوا، ہوگا، ہوئے، ہوں گے، ہو گیا، ہو گئے، بن گیا، بن گئے، نکلا، نکلے، نکلی وغیرہ۔

چند اسمیہ جملے (مع اجزا)

مسندالیہ (مبتدا)	مسند (خبر)	فعل ناقص
اکرم	ذہین	ہے
اختر	نیک	تھا
سعید	کامیاب	ہو گیا
راشد	فیل	ہوا
ساجد	افسر	بن گیا

گویا جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتدا، پھر خبر اور آخر میں فعل ناقص آتا ہے۔

جملہ فعلیہ:۔ وہ جملہ ہے جس میں مسندالیہ اسم ہو اور مسند فعل۔ جملہ فعلیہ میں فعل

Scanned with CamScanner

ناقص کی بجائے فعل تام آتا ہے۔ جس سے کام کا تصور واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً حمید روزانہ رشید بیٹھا، طاہر نے نماز پڑھی، بالفعلیہ جملے ہیں۔

جملہ فعلیہ کے اجزا:۔ (۱) فاعل (۲) مفعول (۳) فعل تام

فاعل: مسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں۔ مثلاً حمید نے روٹی کھائی ہاں جملے میں حمید فاعل ہے۔

مفعول:۔ مسند کو مفعول کہتے ہیں اوپر کی مثال میں روٹی مفعول ہے۔

فعل تام:۔ آخر میں آنے والے فعل کو فعل تام کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں "کھائی" فعل تام ہے۔

معروف اور مجہول جملے

فعل معروف و مجہول: فعل اپنے فاعل کے اعتبار سے دو طرح کا ہوتا ہے۔

1۔ معروف 2۔ مجہول

1۔ معروف: ایسا فعل جس کا فاعل معلوم ہو فعل معروف کہلاتا ہے۔ جیسے اسلم نے خط لکھا۔ عمیر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔

ان جملوں میں خط لکھنے کا فاعل اسلم اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا فاعل عمیر موجود ہے اس لئے لکھا اور تلاوت کرتا ہے افعال معروف ہیں۔

2۔ مجہول: ایسا فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو فعل مجہول کہلاتا ہے۔ جیسے اخبار پڑھا گیا۔ بندر باندھا جاتا ہے۔

ان جملوں میں اخبار پڑھنے والے اور بندر باندھنے والے کا معلوم نہیں ہے اس لیے پڑھا گیا اور باندھا جاتا ہے افعال مجہول ہیں۔

مزید طلباء و طالبات:

پچھلی جماعت نے آپ نے فعل معروف کو فعل مجہول میں بدلنے کے بارے میں پڑھا تھا اس جماعت میں آپ کو فعل مجہول کے فقرات کو فعل معروف کے فقرات میں بدلنے کے بارے بتایا جاتا ہے۔ نیچے دیئے گئے فقرات کو غور سے پڑھیں۔

فعل مجہول کے جملے	فعل معروف کے جملے
شادی پر بہت سے مہمان مدعو کئے گئے۔	احمد کے ابا نے شادی پر بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔
کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔	کسان کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔
گیند پھینکی جاتی ہے۔	شاہد آفریدی گیند پھینکتا ہے۔
چائے بنائی جا رہی ہے۔	سلمٰی چائے بنا رہی ہے۔
میچ کل کھیلا جائے گا۔	ہندوستان اور پاکستان کی ٹیمیں کل میچ کھیلیں گی۔
ٹی وی دیکھا جا رہا تھا۔	احمد اور اس کے گھر والے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔
مضمون لکھا جا چکا تھا۔	اسلم نے مضمون لکھ لیا تھا۔
احمد کو مبارکباد دی گئی۔	استاد نے احمد کو مبارکباد دی۔
بلی پکڑی گئی۔	عائشہ نے بلی پکڑی۔
چور کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔	پولیس چور کو گرفتار کر رہی ہے۔
تعلیم مفت کر دی جائے گی۔	حکومت تعلیم مفت کر دے گی۔
نیک لوگوں کی دعا قبول کی جاتی ہے۔	اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا قبول کرتے ہیں۔
پہلا باب پڑھا جا رہا ہے۔	ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں۔
تاخیر سے آنے والوں کو جرمانہ کیا جائے گا۔	استاد صاحب تاخیر سے آنے والوں کو جرمانہ کریں گے۔
گندم کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔	کسان نے گندم کی فصل کاٹی ہے۔
نظم بلند آواز سے پڑھی گئی۔	انور نے نظم بلند آواز سے پڑھی۔
میت نہلا دھلا کر دفنا دی گئی۔	گھر والوں نے میت کو نہلایا، دھلایا اور دفنا دیا۔
عورتوں کو کیوں مارا گیا؟	مردوں نے عورتوں کو کیوں مارا تھا؟
مکئی کی روٹی ساگ کے ساتھ پیش کی گئی۔	دیہاتی نے مکئی کی روٹی ساگ کے ساتھ پیش کی۔
ننھے کا ہاتھ منہ دھلایا گیا۔	ماں نے ننھے کا ہاتھ منہ دھویا۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "میں نے کتاب پڑھی" یہ جملہ ہے۔
(a) جملہ فعلیہ (b) جملہ اسمیہ (c) فعل ماضی تمنائی (d) فعل حال

2. "سکاؤٹنگ بچوں کو محبِ وطن اور مفید شہری بناتی ہے" یہ جملہ ہے:
(a) جملہ فعلیہ (b) مرکب اضافی (c) مرکب توصیفی (d) جملہ اسمیہ

3. "اسلم نے قلم سے خط لکھا" یہ جملہ ہے:
(a) جملہ اسمیہ (b) جملہ فعلیہ (c) فعل ناقص (d) مرکب اضافی

حرف کی اقسام

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. مندرجہ ذیل میں سے کون سا جملہ حروف استفہام کا ہے:
(a) تم کب گھر آؤ گے (b) تم گھر آ رہے ہو
(c) تم گھر آتے ہو (d) تم گھر نہیں آ رہے تھے

2. حرف جار رکھنے والی قبر ست کون سی ہے؟
(a) جوں جوں، جو کچھ، ایسے ہی (b) جیسے جیسے، البتہ، تاکہ
(c) خیر سے، لاہور میں، آپ نے (d) ویسے ہی، نہ صرف، جو بھی
"حرف اضافت" کا حامل جملہ کونسا ہے۔

3. (a) غلامی سب سے بڑی لعنت ہے
(b) حضرت علی ہجویری ﷺ کا مزار لاہور میں ہے
(c) آزادی سب سے بڑی نعمت ہے (d) علامہ اقبال نے مسلمانوں کو ابھارا
"حرف جار" رکھنے والا جملہ کون سا ہے:

4. (a) قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان ہیں (b) بچے قوم کی امانت ہیں
(c) رگ رگ میں اک زہر ہے (d) کتنی تباہ کاریاں ہیں یہ بیکاریاں

اعراب لگانا

اعراب لگانا: کسی لفظ کی صحیح آواز کو ظاہر کرنے کے لیے اس پر مد۔ زبر۔ زیر۔ پیش۔ تشدید اور جزم وغیرہ لگاتے ہیں۔ ان نشانات یا حرکات کو اعراب کہتے ہیں۔

خط کی علامات: مد: (ـٓ) جب مقصورہ (ا) کو کھینچ کر پڑھنا ہو تو اس پر یہ (ـٓ) لگا دی جاتی ہے۔ اسے مد کہتے ہیں جیسے آ۔ آم۔ آس وغیرہ۔

زبر: (ـَ) وہ چھوٹی سی آڑی لکیر جو کسی حرف کے اوپر آدھے الف کی آواز ظاہر کرنے کے لیے لگائی جاتی ہے، اسے زبر کہتے ہیں۔ جیسے "تَ" ن اور "خَ"

زیر: (ـِ) زیر کے معنی نیچے کے ہیں۔ چونکہ یہ نشان کسی حرف کے نیچے لکھا جاتا ہے اس لیے اسے کسرہ یا زیر کہتے ہیں جیسے "تِ"۔ "خِ"

پیش: (ـُ) پیش وہ علامت ہے جو کسی حرف کے اوپر نصف واؤ کی آواز کے لیے لکھا جاتا ہے جیسے "تُ" اور "خُ"

تشدید: (ـّ) جب کسی لفظ میں ایک طرح کے دو حرفوں کو ایک بار لکھنا ہو اور اسے دوبارہ پڑھنا ہو تو اس کے اوپر (ـّ) کا نشان لگا دیا جاتا ہے جیسے اتحاد کی بجائے اتحاد یا منور کی بجائے منوّر لکھا جاتا ہے۔ جزم: (ـْ) جب کسی حرف کو ساکن کرنا ہو تو اس پر علامت (ـْ) لگائی جاتی ہے۔ اسے جزم کہتے ہیں جیسے عَمَل میں حرف "ل" اور اَخلاق میں حرف "خ" پر لگائی گئی ہے۔ یہ حروف ساکن ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. درست اعراب والا لفظ ہے۔
(a) عَقْل (b) عِقْل (c) عَقَل (d) عَقَل

2. ذیل میں درست اعراب والا لفظ کون سا ہے؟
(a) اِنْسان (b) اُنْسان (c) اَنْسان (d) اَنْسان

3. مندرجہ ذیل میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے؟
(a) غَلَط (b) غُلَط (c) غَلِط (d) غِلَط

4. مندرجہ ذیل میں سے درست اعراب والا لفظ کونسا ہے؟
(a) تَرْدَاف (b) بِرْدَاف (c) تَرِدَاف (d) تَرِدَاف

5. مندرجہ ذیل میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے؟
(a) بَنْجِر (b) بَنْجَر (c) بُنْجَر (d) بَنْجُر

6. مندرجہ ذیل میں سے درست اعراب کونسا ہے؟
(a) مُفْجِد (b) مُفْجَد (c) مَفْجَد (d) مِفْجَد

7. مندرجہ ذیل میں سے درست اعراب والا لفظ کونسا ہے:
(a) جَنْبُ الْبَقِیع (b) جَنْبُ الْبِقَیع (c) جَنْبُ الْبَقَی (d) جَنْبِ الْبِقَیع

8. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) زَاحِث (b) زَاحَث (c) زَاحُث (d) زَاحْث

9. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) کِتَاب (b) کِتَاب (c) کُتَاب (d) کِتَاب

10. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) رَمَضَان (b) رَمَضَان (c) رَمَضَان (d) رَمَضَان

11. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) رَعْنَائی (b) رُعْنَائی (c) رُعَنَائی (d) رَعَنَائی

12. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) حَسَاب (b) حِسَاب (c) حُسَاب (d) حِسَاب

13. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) حِکْمَت (b) حَکْمَت (c) حِکَمَت (d) حَکِمَت

14. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) نَصِیْحَت (b) نصِیْحَت (c) نِصِیْحَت (d) نُصِیْحَت

15. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) خِلْعَت (b) خَلْعَت (c) خُلْعَت (d) خِلَعت

16. مندرجہ ذیل میں الفاظ میں سے درست اعراب والا لفظ کون سا ہے:
(a) بَیْتُ الْمَقْدَس (b) بَیْتُ الْمُقَدَس
(c) بَیْتِ الْمُقْدَس (d) بَیْتِ الْمَقْدَس

واحد جمع

واحد:۔ واحد وہ اسم ہے جو صرف ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے مثلاً کرسی، کتاب، عورت، لڑکا، پنسل وغیرہ

جمع:۔ جمع وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ اشخاص یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً کرسیاں، کتابیں، عورتیں، لڑکے، پنسلیں وغیرہ

اسم جمع:۔ بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر واحد ہوتے ہیں لیکن معنی جمع کے دیتے ہیں۔ انہیں اسم جمع کہتے ہیں۔ مثلاً فوج، گروہ، لشکر، جھنڈ، ہفتہ، سال، مادہ، درجن، قافلہ، قوم، خلقت، سب اسم جمع ہیں۔

Scanned with CamScanner

جمع اور اسم جمع کا فرق:۔ جمع کا واحد ہوتا ہے مگر اسم جمع کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے حرکات کا واحد حرکت ہے لیکن فوج کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس لئے حرکات "جمع" اور فوج "اسم جمع" ہے۔

جمع الجمع:۔ بعض اوقات جمع اسموں کی جمع بھی بنائی جاتی ہے اسے جمع الجمع کہتے ہیں۔

واحد	جمع	جمع الجمع
وجہ	وجوہ	وجوہات
دوا	ادویہ	ادویات
ولی	اولیاء	اولیاؤں
رکن	ارکان	اراکین
خبر	اخبار	اخبارات
رسم	رسوم	رسومات
حکم	احکام	احکامات
فتح	فتوح	فتوحات

جمع بنانے کے طریقے

1- اسم واحد کے آخر میں "ے" لگانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً

واحد	جمع	واحد	جمع
طوطا	طوطے	چھکڑا	چھکڑے
قاعدہ	قاعدے	چیلا	چیلے
کپڑا	کپڑے	لڑکا	لڑکے

2- اسم واحد کے آخر میں "یں" لگانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً

واحد	جمع	واحد	جمع
قلم	قلمیں	پنسل	پنسلیں
تلوار	تلواریں	سیٹ	سیٹیں
مجید	مجیدیں	دوات	دواتیں

3- اسم واحد کے آخر میں "ئیں" لگانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً

واحد	جمع	واحد	جمع
جگا	جگائیں	بلا	بلائیں
وفا	وفائیں	ماں	مائیں
خوشبو	خوشبوئیں	ماما	مامائیں

4- اسم واحد کے آخر میں "اں" لگانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً

واحد	جمع	واحد	جمع
نیکی	نیکیاں	پگڑی	پگڑیاں
روٹی	روٹیاں	لڑکی	لڑکیاں
بیٹی	بیٹیاں	کاپی	کاپیاں

5- اسم واحد مونث کے آخر میں یا ہو تو اس کے آخر میں "ں" کا اضافہ کرکے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
کتیا	کتیاں	چوہیا	چوہیاں	بندریا	بندریاں

چند اہم امتحانی واحد جمع

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
انتظام	انتظامات	آلہ	آلات	اکبر	اکابر
آیت	آیات	ارادہ	ارادے	آفت	آفات
الٹا	الٹے	آمر	آمریت	اُمت	اُم
امر	امور	امام	آئمہ	اچھا	اچھے
احساس	احساسات	اندھا	اندھے	امر	اوامر
استاد	اساتذہ	اچھائی	اچھائیاں	امیر	امراء
ایجاد	ایجادات	افق	آفاق	احسان	احسانات
انعام	انعامات	ادب	آداب	اثر	اثرات
بیگانہ	بیگانے	بیگم	بیگمات	بلی	بلیاں
بوتل	بوتلیں	باب	ابواب	بخار	بخارات
بچہ	بچے	باغ	باغات	بیت	بیوت
بزرگ	بزرگان	بکرا	بکرے	بدن	ابدان
بیٹی	بیٹیاں	برائی	برائیاں	برکت	برکتیں
بہن	بہنیں	بس	بسیں	برج	بروج
پنسل	پنسلیں	پودا	پودے	پیسہ	پیسے
پرندہ	پرندے	تفسیر	تفاسیر	تصور	تصورات
تلمیذ	تلامذہ	ترکیب	تراکیب	تدبیر	تدابیر
ترجمہ	تراجم	توپ	توپیں	تحفہ	تحائف
تقریر	تقاریر	تکلیف	تکالیف	تانگہ	تانگے
توقع	توقعات	تارا	تارے	تخیل	تخیلات
تاجر	تجار	ٹوپی	ٹوپیاں	جد	اجداد
جرم	جرائم	جھنڈا	جھنڈے	جوہر	جواہر
جسم	اجسام	جواب	جوابات	جماعت	جماعتیں
جنس	اجناس	جملہ	جملے	جذبہ	جذبات
جزیرہ	جزائر	جن	جنات	جاہل	جہلاء
جز	اجزاء	حکیم	حکماء	چہرہ	چہرے
چڑیا	چڑیاں	چوہا	چوہے	چیونٹی	چیونٹیاں

عالم	حکام	چیز	چیزیں	چادر	چادریں
حادثہ	حادثات	حق	حقوق	حالت	حالتیں
حرکت	حرکات	حکم	احکام	حال	احوال
خدمت	خدمات	خواہش	خواہشات	خطبہ	خطبات
خاص	خواص	خبر	خبریں	خط	خطوط
خطرہ	خطرات	خاتون	خواتین	ذہن	اذہان
ذکر	اذکار	دوا	ادویہ	دستور	دساتیر
درجہ	درجات	ذریعہ	ذرائع	دفتر	دفاتر
ذرہ	ذرے	دین	ادیان	دوات	دواتیں
دکان	دکانیں	ذخیرہ	ذخیرے	زوج	ازواج
زمانہ	ازمنہ	رسم	رسوم	روپیہ	روپے
زلزلہ	زلازل	زائد	زوائد	رسالہ	رسائل
رقم	رقوم	رئیس	رؤسا	زائر	زائرین
راستہ	راستے	روح	ارواح	روٹی	روٹیاں
رکن	ارکان	شے	اشیاء	شریک	شرکاء
سبب	اسباب	شاخ	شاخیں	سنت	سنن
شغل	اشغال	سلطان	سلاطین	شرط	شرائط
شریف	شرفاء	شک	شکوک	سختی	سختیاں
شال	شالیں	سجدہ	سجود	یاد	یادیں
سوال	سوالات	شاعر	شعراء	سطر	سطور
شجر	اشجار	سلف	اسلاف	شعر	اشعار
صبح	صبوح	ضابطہ	ضوابط	صاحب	اصحاب
طلع	اطلاع	صوم	صیام	ضد	اضداد
صدقہ	صدقات	ضرورت	ضروریات	صدمہ	صدمات
ضرب	ضربات	صفت	صفات	ضمیر	ضمائر
ظلمت	ظلمات	ظالم	ظلام	طائر	طیور
طرف	اطراف	طبیعت	طبائع	طفل	اطفال
طالب علم	طلباء	طبقہ	طبقات	عالم	علما
غلط	اغلاط	عبادت	عبادات	عقیدہ	عقائد
عادت	عادات	غزل	غزلیات	علم	علوم
غزوہ	غزوات	عام	عوام	غیر	اغیار
عورت	عورتیں	غیب	غیوب	عمل	اعمال
غریب	غرباء	قصر	قصور	قید	قیود
فرض	فرائض	قوم	اقوام	فن	فنون

قبیلہ	قبائل	فقیر	فقراء	قطرہ	قطرات
فعل	افعال	قدم	اقدام	فقرہ	فقرات
قلب	قلوب	فکر	افکار	قبر	قبور
فلک	افلاک	قطار	قطاریں	فساد	فسادات
قانون	قوانین	گلدستہ	گلدستے	گندا	گندے
کسر	کسور	کپڑا	کپڑے	کرسی	کرسیاں
گدھا	گدھے	کلمہ	کلمات	کافر	کفار
کمال	کمالات	گھوڑا	گھوڑے	کاپی	کاپیاں
کاغذ	کاغذات	موت	اموات	معزز	معززین
لفظ	الفاظ	لمحہ	لمحات	معجزہ	معجزات
لڑکا	لڑکے	لڑکی	لڑکیاں	مذہب	مذاہب
موقع	مواقع	لذت	لذائذ	مدرسہ	مدارس
مصدر	مصادر	مقدمہ	مقدمات	مرض	امراض
مقصد	مقاصد	مطالبہ	مطالبات	محفل	محافل
مکان	مکانات	ماہر	ماہرین	مشغلہ	مشاغل
معاملہ	معاملات	مہاجر	مہاجرین	مشکل	مشکلات
مسجد	مساجد	ملک	ممالک	مضمون	مضامین
وہم	اوہام	وقف	اوقاف	نور	انوار
نجم	نجوم	وصیت	وصایا	نشان	نشانات
نصیحت	نصائح	نقش	نقوش	ہدایت	ہدایات
نماز	نمازیں	نہر	انہار	نیکی	نیکیاں
نتیجہ	نتائج	وطن	اوطان	نقصان	نقصانات
وکیل	وکلاء	نبی	انبیاء	وصف	اوصاف
ولی	اولیاء	نقشہ	نقشہ جات	ورق	اوراق
وسیلہ	وسائل	وجہ	وجوہ	وظیفہ	وظائف
وزیر	وزراء	ہمت	ہمم	ہوا	ہوائیں
یوم	ایام	ہفتہ	ہفتے	ہدیہ	ہدایہ
یتیم	یتامیٰ				

عربی الفاظ کی جمع

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
فعل	افعال	حکم	احکام	غریب	غرباء
عالم	علما	تقریر	تقاریر	شغل	اشغال

Scanned with CamScanner

شے	اشیاء	قول	اقوال	نور	انوار
ادب	آداب	وکیل	وکلاء	شاعر	شعراء
مشہور	مشاہیر	شخص	اشخاص	سبب	اسباب
حد	حدود	فن	فنون	سجدہ	سجود
ملک	ملوک	رسم	رسوم	خط	خطوط
قید	قیود	علم	علوم	حق	حقوق
شک	شکوک	امر	امور	اصل	اصول
نقل	نقول	مصیبت	مصائب	تجویز	تجاویز
مسجد	مساجد	خصلت	خصائل	تفسیر	تفاسیر
دلیل	دلائل	واعظ	واعظین	معزز	معززین
سڑک	سڑکیں	نقش	نقوش	صفت	صفات
فاتح	فاتحین	مطالبہ	مطالبات	مقدمہ	مقدمات
مدرسہ	مدارس	وسیلہ	وسائل	فضیلت	فضائل
لذت	لذات	لمحہ	لمحات	معلم	معلمین
ہدایت	ہدایات	دفتر	دفاتر	مقصد	مقاصد
اشارہ	اشارات	آفت	آفات	رفیق	رفقا
مرض	امراض	خاتون	خواتین	لطف	الطاف
سبق	اسباق	تکلیف	تکالیف	شکل	اشکال
شریک	شرکاء	ماہر	ماہرین	صدمہ	صدمات
مجلس	مجالس	احساس	احساسات	رسالہ	رسائل
تصویر	تصاویر	اصلاح	اصلاحات		

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "آخر" کی جمع ہے۔
(a) آخرات (b) آخیر (c) اواخر (d) اواخرات

2. "ناظرین" کا واحد ہے:
(a) نظر (b) منظر (c) ناظر (d) نظارہ

3. "ٹکڑا" کی جمع ہے:
(a) ٹکڑات (b) ٹکڑے (c) ٹکڑیں (d) ٹکڑوں

4. "شک" کی جمع لکھیں:
(a) شکوں (b) شکوک (c) شکوکات (d) اشکات

5. "قول" کی جمع ہے:
(a) قوال (b) قوالین (c) قولین (d) اقوال

6. "مقصد" کی جمع ہے:
(a) مقصدات (b) مقصود (c) مقاصد (d) مقصودات

7. "فکر" کی جمع ہے:
(a) افکاروں (b) فکریں (c) افکار (d) فکروں

8. لفظ "ادعیاء" کا واحد ہے:
(a) دوا (b) دعا (c) داعی (d) ادواء

9. لفظ "مقرر" کی جمع ہے:
(a) مقررین (b) مقاریین (c) مقررات (d) مقررہ

10. اوصاف کا واحد ہے:
(a) واصف (b) وصف (c) صاف (d) وصاف

11. لفظ "نادر" کی جمع ہے:
(a) نادران (b) نادراہ (c) نوادر (d) ندرت

مذکر مونث

مذکر:- وہ اسم ہے جو نر کے لیے بولا جاتا ہے مثلاً مرد، لڑکا، بیل، بندر وغیرہ

مونث:- وہ اسم ہے جو مادہ کے لیے بولا جائے مثلاً عورت، لڑکی، گائے، بندریا وغیرہ

چند اہم مذکر اور مونث

1- زبانوں کے نام ہمیشہ مونث بولے جاتے ہیں مثلاً اردو، عربی، فارسی وغیرہ۔
2- دنوں کے نام سوائے جمعرات کے مذکر ہیں مثلاً پیر، منگل، بدھ، جمعہ، ہفتہ وغیرہ۔
3- تمام نمازوں کے نام مونث ہیں مثلاً فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، تہجد، اشراق وغیرہ۔
4- تمام پہاڑوں، سمندروں اور دریاؤں کے نام مذکر ہیں، مگر گنگا اور جمنا مونث ہیں۔
5- ذیل کے الفاظ مذکر ہیں۔ ٹکٹ، اخبار، فوٹو، تار، ہوش، کھیل، مزاج، میل، مرہم، وغیرہ
6- ذیل کے الفاظ مونث ہیں۔ سائیکل، پیاز، کار، میز، کیچڑ، ناک، جھاڑو، آواز، بکواس
7- مندرجہ ذیل اسماء صرف مذکر آتے ہیں۔ نبی، فرشتہ، شہ بالا، ہم زلف، بھجوا، بھاٹ، بھڑوا، درویش وغیرہ۔
8- مندرجہ ذیل اسماء صرف مونث آتے ہیں۔ حور، سوکن، موت، سہاگن، کشتی، سنڈی، دایہ، طوائف وغیرہ۔
9- مندرجہ ذیل اسماء مذکر اور مونث دونوں میں مشترک ہیں۔
یتیم، مسافر، بچہ، داروغہ، غریب، مہمان، میزبان، بھولی، کھلاڑی، دشمن، دوست، منگیتر، فرزند، صدر، وزیر، ممبر، رکن، سیکرٹری وغیرہ۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
بہن	بہنوئی	بھائی	بھاوج	بیٹا	بیٹی
بھانجا	بھانجی	بھتیجا	بھتیجی	بھتنی	بھتنن
باپ	ماں	ابا	اماں	اندھا	اندھی
استاد	استانی	اونٹ	اونٹنی	ادیب	ادیبہ
چھڑا	بچھیا	بچہ	بچی	بندر	بندریا
بنجارہ	بنجارن	بھکاری	بھکارن	باورچی	باورچن
بوڑھا	بوڑھی	بلا	بلی	بیل	گائے

بھیلا	بھیلس	بھیڑ	بندی	بادشاہ	ملکہ
تالا	تالی	پھوپھا	پھوپھی	تیتر	تیتری
پیارا	پیاری	پڑوسی	پڑوسن	پارسی	پارسن
پٹھان	پٹھانی	پوتا	پوتی	خسر	خوشدامن
حافظ	حافظہ	خواجہ	خاتون	حاجی	حاجن
خادم	خادمہ	حاکم	حاکمہ	خان	خانم
خالو	خالہ	رشوا	راشٹر	ڈاکٹر	لیڈی ڈاکٹر
زاہد	زاہدہ	ڈومنا	ڈومنی	راجہ	رانی
رنگریز	رنگریزن	دیہاتی	دیہاتن	دیور	دیورانی
داماد	بہو	دھوبی	دھوبن	دادا	دادی
دزدی	دزدن	ظالم	ظالمہ	شہزادہ	شہزادی
شیر	شیرنی	صاحبزادہ	صاحبزادی	شاعر	شاعرہ
طوطا	طوطی	صاحب	بیگم	طالب	طالبہ
شیخ	شیخانی	سقہ	سقن	سلطان	سلطانہ
سنار	سنارن	سائل	سائلہ	سالا	سالی
سید	سیدانی	سسر	ساس	عابد	عابدہ
قاتل	قاتلہ	فقیر	فقیرنی	عزیز	عزیزہ
غلام	لونڈی	عیسائی	عیسائن	ناگ	ناگن
مراثی	مراثن	نواب	بیگم	مومن	مومنہ
مالی	مالن	نندوئی	نند	مغل	مغلانی
نواسا	نواسی	نانا	نانی	نٹ	نٹنی
مکرم	مکرمہ	مکڑا	مکڑی	مرغا	مرغی
نائی	نائن	کنوارا	کنوارن	محترم	محترمہ
کمہار	کمہارن	گوالا	گوالن	مجاہد	مجاہدہ
گنجا	گنجی	مریض	مریضہ	گھوڑا	گھوڑی
گدھا	گدھیا	لومڑ	لومڑی	لنگڑا	لنگڑی
مہتر	مہترانی	ہرن	ہرنی	یہودی	یہودن
ہمسایہ	ہمسائی				

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "بڑھئی" کی مونث ہے۔
(a) بڑھنی (b) بڑھائن (c) بڑھن (d) بڑھائنی

2. "بندر" کی مونث ہے:
(a) بندرن (b) باندری (c) بندریا (d) بندری

3. مذکر والی فہرست ہے:
(a) کتاب قلم (b) آسمان، خطہ
(c) دوا، ترازو (d) سڑک، کارخانہ

4. مذکر والی فہرست ہے:
(a) اخلاق، وہی (b) ذیت، روایت (c) پھول، کردار (d) پنشن، صداقت

5. مونث والی فہرست ہے:
(a) اخلاق، خطاب (b) ملک، حکومت (c) خدمت، علم (d) زبان، پاکستان

6. مذکر والی فہرست ہے:
(a) سونا، دینار (b) رمضان، سخاوت (c) مسجد، حاجت (d) تلخ، خون

7. مونث والی فہرست ہے:
(a) ترازو، ہارود (b) چاہن، دوا (c) خط، بنک (d) گھاس، سرسوں

8. درج ذیل میں مونث ہے:
(a) بڑھئی (b) حلوائی (c) بھیڑ (d) شیر

9. "سنار" کی مونث ہے:
(a) سناری (b) سنارن (c) بچارن (d) پارسن

10. "نواب" کی مؤنث ہے:
(a) بیگم (b) نوابن (c) نوابی (d) شہزادی

11. "غلام" کی مؤنث ہے:
(a) بیگم (b) خادمہ (c) لونڈی (d) نوکرانی

12. درج ذیل میں سے کون سا مؤنث نہیں ہے:
(a) بھکارن (b) بھانجی (c) دادی (d) فرنگی

13. درج ذیل میں سے کون سا لفظ مؤنث کے لیے استعمال ہوگا:
(a) شعر (b) شعراء (c) شاعرہ (d) شاعری

14. درج ذیل میں سے کون سا لفظ مونث کے لئے استعمال نہیں ہوگا؟
(a) ساس (b) بیٹی (c) نواب (d) دختر

15. بھیڑ کا مذکر بتایئے:
(a) بھیڑیا (b) مینڈھا (c) بھڑ (d) گینڈا

16. "سقا" کا مونث لفظ کون سا ہے:
(a) سقی (b) ساقی (c) سقن (d) سقوی

17. مندرجہ ذیل میں سے کون سی فہرست مذکر الفاظ کو ظاہر کرتی ہے:
(a) ذیشن، صداقت (b) کردار، پھول (c) ذیت، روایت (d) دعی، محبت

متضاد الفاظ

جو الفاظ معنوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد یا الٹ ہوں انہیں متضاد الفاظ کہتے ہیں جیسے دن کی ضد رات، نیکی کی بدی اور روشنی کی ضد تاریکی یا اندھیرا ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
اجلا	میلا	اوپر	نیچے	اکثریت	اقلیت

Scanned with CamScanner

اچھائی	برائی	امید	ناامیدی	اسلام	کفر	سکھ	دکھ	سخت	نرم
امانت	خیانت	اتفاق	اختلاف	اونچا	نیچا	سستا	مہنگا	سرسری	مفصل
ادھار	نقد	ابتداء	انتہا	اندر	باہر	صحیح	غلط	صغیر	کبیر
امن	جنگ	اصل	نقل	اپنا	پرایا	کمی	خوشی	غروب	طلوع
ایمان	کفر	آج	کل	اوج	پستی	صلح	جنگ	ضعیف	قوی
آسمان	زمین	آمد	روانگی	آغاز	انجام	طول	عرض	طاقتور	کمزور
استاد	شاگرد	امیر	غریب	اندھیرا	اجالا	عارضی	مستقل	نوکر	مالک
آزادی	غلامی	آگ	پانی	انسان	حیوان	نور	ظلمت	معمولی	غیر معمولی
آخر	اول	پیار	نفرت	بچہ	بڑا	مردانہ	زنانہ	نفع	نقصان
بقا	فنا	بادشاہ	فقیر	بیدار	مرید	نرم	سخت	مشہور	گمنام
بوڑھا	جوان	پکا	کچا	بہار	خزاں	نظم	نثر	نیک	بد
پتلا	موٹا	پاس	فیل	بہادر	بزدل	مصروفیت	فراغت	مشرق	مغرب
زیادہ	کم	باطن	ظاہر	پہلا	آخری	کالا	گورا	مومن	کافر
پاک	ناپاک	بےوقوف	عقلمند	بری	بحری	میلا	صاف	کڑوا	میٹھا
بھاری	ہلکا	پائیدار	ناپائیدار	پرایا	اپنا	کشادہ	تنگ	گیلا	سوکھا
پسند	ناپسند	باطل	حق	بڑا	چھوٹا	محبت	نفرت	گرمی	سردی
ہلکا	بھاری	تکلیف	آرام	تنگ	کھلا	مہمان	میزبان	لمبائی	چوڑائی
توحید	شرک	تازہ	باسی	تلخ	شیریں	گدا	شاہ	لائق	نالائق
ذی	عقلی	ترقی	تنزلی	تاریکی	روشنی	ہوش	بےہوشی	یاری	دشمنی
تحریر	تقریر	تیز	آہستہ	جزا	سزا	یاس	آس	یگانہ	بیگانہ
جوان	بوڑھا	جعلی	اصلی	حلال	حرام				
نمک	تر	خوشی	غمی	جھوٹ	سچ				
جنت	دوزخ	جفا	وفا	جلدی	دیر				
جنت	دوزخ	جیت	ہار	زبردست	زیردست				
زندگی	موت	رنگین	سادہ	دکھ	سکھ				
رحمدل	سنگدل	درشتی	نرمی	دلیر	بزدل				
دیوانہ	فرزانہ	دن	رات	زندہ	مردہ				
دیوانگی	فرزانگی	روز	شب	داخل	خارج				
ذلیل	افضل	دوزخ	جنت	دین	دنیا				
دور	نزدیک	دھوپ	چھاؤں	درست	غلط				
دشمن	دوست	سہل	دشوار	سست	چست				
سستی	چستی	شریف	بدمعاش	سفید	سیاہ				
شکست	فتح	شام	صبح	شاہ	گدا				
شکر	ناشکری	سردی	گرمی	سحر	شام				

سوال	جواب	ضعف	قوت
صادق	کاذب	صحت	بیماری
اپنا	پرایا	پستی	انجام
آغاز	انجام	اندھیرا	اجالا
انسان	حیوان	نفرت	محبت
بچہ	بڑا	مرید	مرشد
بہار	خزاں	محبت	نفرت
بہادر	بزدل	محتاج	غنی
پہلا	آخری	بڑی	چھوٹا
بری	بحری	پرایا	اپنا
ناپائیدار	پائیدار	حق	ناحق
آرام	تکلیف	تنگ	کھلا
باسی	تازہ	تلخ	شیریں
تاریکی	روشنی	تنزلی	ترقی
جزا	سزا	آہستہ	تیز
حلال	حرام	اصلی	جعلی
جھوٹ	سچ	غمی	خوشی
جلدی	دیر	وفا	جفا
ہار	جیت	زبردست	زیردست
سادہ	رنگین	دکھ	سکھ
نرمی	درشتی	دلیر	بزدل
رات	دن	زندہ	مردہ
شب	روز	داخل	خارج
دین	دوزخ	دنیا	جنت
درست	غلط	چھاؤں	دھوپ
سست	چست	دشوار	سہل
سفید	سیاہ	بدمعاش	شریف
شاہ	گدا	صبح	شام
سحر	شام	گرمی	سردی

کثیر الانتخابی سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "وہم" کا متضاد ہے۔
(a) یقین (b) متین (c) رہین (d) امین

2. "دائمی" کا متضاد ہے:
(a) دوستی (b) زندگی (c) عارضی (d) عاجزی

3. "ادنیٰ" کا متضاد ہے:
(a) اعلیٰ (b) خاص (c) کمتر (d) گھٹیا

4. "دولت مندی" کا متضاد ہے:
(a) تنگدستی (b) مفلسی (c) غریبی (d) مسکینی

5. "قریب" کا متضاد ہے:
(a) بعید (b) نزدیک (c) دور (d) بہت دور

6. "ظلمت" کا متضاد ہے:
(a) اندھیرا (b) اجالا (c) روشنی (d) نور

7. "فرش" کا متضاد ہے:
(a) آسمان (b) زمین (c) عرش (d) میدان

8. "عادل" کا متضاد ہے:
(a) باطل، جھوٹا (b) عاقل، ہوش مند (c) ظالم، جابر (d) چالاک، ہوشیار

9. "تندرستی" کا متضاد ہے:
(a) صحت (b) بیماری (c) طاقت (d) حشمت

10. "دوستی" کا متضاد ہے:
(a) انس، الفت (b) الفت، محبت (c) دشمنی، عداوت (d) نفرت، عداوت

11. دشوار کا متضاد ہے:
(a) آسان، سہل (b) دشوار، آسان (c) مشکل، دشوار (d) ناقابل گزر، دشوار

12. "عالم" کا متضاد ہے:
(a) استاد (b) جاہل (c) دنیا (d) علم

13. "مشہور" کا متضاد ہے:
(a) بدنام (b) گمنام (c) بےنام (d) غیر معروف

14. "انسان" کا متضاد ہے:
(a) آدمی (b) فرشتہ (c) جانور (d) حیوان

15. "تاریکی" کا متضاد ہے:
(a) اجالا (b) اندھیرا (c) روشنی (d) سیاہ

16. "مسلمان" کا متضاد ہے:
(a) کافر (b) شیطان (c) بےایمان (d) ہندو

17. "محبت" کا متضاد ہے:
(a) نفرت (b) اچھائی (c) برائی (d) پیار

18. "کانٹا" کا متضاد ہے:
(a) پھول (b) سوئی (c) پھل (d) تکلیف

19. "دشوار" کا متضاد ہے:
(a) مشکل (b) آسان (c) پہاڑ (d) راستہ

20. "راحت" کا متضاد ہے:
(a) خوشی (b) سکون (c) تکلیف (d) محبت

21. لفظ "تکلیف" کا متضاد منتخب کریں:
(a) آسانی (b) تندرستی (c) آرام (d) خوشی

22. "خوشبو" کا متضاد ہے:
(a) بری خوشبو (b) مہک (c) بو (d) بدبو

23. "باعمل" کا متضاد ہے:
(a) عامل (b) بےعمل (c) کام کرنے والا (d) کام نہ کرنے والا

24. لفظ "حبیب" کا متضاد ہے:
(a) نصیب (b) غریب (c) رقیب (d) مجیب

25. "بشر" کا متضاد ہے:
(a) جن (b) انسان (c) پری (d) پرندہ

26. "حق" کا متضاد ہے:
(a) باطل (b) ظالم (c) تاریک (d) حقوق

27. جو متضاد الفاظ کا جوڑا نہیں ہے:
(a) ظلمت، روشنی (b) خلوت، انجمن (c) غربت، وطن (d) مہتاب، ستارہ

28. لفظ "طویل" کا متضاد ہے:
(a) دور (b) محدود (c) لمبا (d) زیادہ

29. لفظ "پیر" کا متضاد ہے:
(a) فقیر (b) مرید (c) مرشد (d) آقا

مترادف الفاظ

عزیز طلباء و طالبات! جب ہم کسی عبارت کو پڑھتے ہیں تو اس میں مشکل الفاظ بھی آتے ہیں جن کو سمجھنے کیلئے استاد یا کسی کتاب کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ان مشکل الفاظ کے معانی ان الفاظ کے مترادف کہلاتے ہیں۔ ذیل میں کچھ آسان الفاظ کی فہرست دی جارہی ہے جو ان کے سامنے لکھے گئے چند مشکل الفاظ کے مترادف اور معانی ہیں۔

آسان الفاظ	مترادف اور مشکل الفاظ
اللہ	اللہ، رب، حق، پروردگار
مدد	یاری، اعانت
تولیت	احباب
بہشت	فردوس، خلد، جنت، ارم
روشنی	اجالا، نور، ضیا
پھل	ثمر، بار، بر
تلوار	شمشیر، تیغ، سیف
باغ	چمن، گلستان، گلزار، گلشن
بات	کلام، سخن
جدائی	ہجر، فراق، فرقت
چاند	مہ، قمر، مہتاب
سورج	آفتاب، مہر، شمس، خورشید
دن	یوم، نہار، روز
دنیا	جہاں، عالم، کائنات
راستہ	راہ، صراط، رہگزر، طریق
رات	لیل، شب
زمانہ	عہد، دور، زمان

Scanned with CamScanner

زندگی	زیست، حیات، زندگانی
عقل	خرد، شعور، سمجھ
غم	حزن، رنج، الم، فکر
سست	کاہل، کوتاہ
کمزور	لاغر، ضعیف، نحیف، ناتواں
گھر	خانہ، مکان، قیام گاہ، بیت
مضبوط	مستحکم، پختہ، پائیدار
دوست	رفیق، حبیب، یار
محفل	انجمن، مجلس
انتظام	اہتمام، بندوبست
غریبی	افلاس، ناداری، تنگ دستی
موت	اجل، مرگ
طاقت	زور، قدرت، اختیار، اقتدار
سستا	ارزاں، حقیر، بے قدر
بھوک	اشتہا، گرسنگی
خواہش	امنگ، ارمان، شوق
لالچ	حرص، طمع، ہوس
جسم	بدن، اجسام، تن
بے قرار	بے چین، بے قرار، بے تاب
بہتری	بہبود، اصلاح
سایہ	ظل، عکس، پرتو
جرأت	ہمت، پامردی، بہادری
پہاڑ	پربت، جبل، کوہ
تندرست	توانا، تنومند، صحتمند
کینہ	بغض، تعصب، عناد
پرہیزگاری	تقویٰ، خوف خدا
کوشش	سعی، کاوش، جدوجہد، تگ و دو
جرم	قصور، خطا، گناہ
جھگڑا	تنازعہ، لڑائی، چپقلش
شرم	حیا، غیرت، حمیت
مرتبہ	حشمت، بزرگی، شان و شوکت
چھوٹا	خورد، صغیر، کوتاہ
بڑا	کبیر، اکبر، کلاں
خاندان	قبیلہ، خانوادہ
دلیر	دلاور، نڈر، بہادر
طریقہ	دستور، آئین، طرز
باغی	سرکش، نافرمان
بھید	سر، راز
دیا	چراغ، لیمپ، شمع، سراج
صحرا	ریگستان، ریگ زار
بچپن	طفولیت، لڑکپن
بڑائی	عظمت، بزرگی، شان
ایمان	یقین، بھروسہ، عقیدہ
دشمنی	عناد، مخالفت
کمی	گھاٹا، نقصان، خسران
لالچی	حریص، لوبھی
روزی	گزران، معاش
قوم	ملت، پیش
سرمایہ	اثاثہ، پونجی، متاع
ہمیشہ	سدا، ابد
پیدائش	ولادت، آفرینش
قیدی	اسیر، محبوس
امیری	تونگری، دولت مندی، امارت
درخت	شجر، نہال، نخل

طاقت	جرأت، زور، بل بوتا، ہمت
بارش	مینہ، باراں
جنگل	بیاباں، دشت، بن
جھنڈا	پرچم، علم
پرندہ	طائر، پنچھی، پکھیرو
رعایا	رعیت، پرجا، عوام
جرم	قصور، گناہ، تقصیر
تلوار	تیغ، سیف
شوق	جذبہ، جنون، ذوق
مٹکیزہ	چھاگل، مشک
تنہائی	خلوت، گوشہ نشینی
جھوٹ	دروغ، کذب، باطل
زمانہ	عصر، دور، وقت
جسم	جسامت، ڈیل ڈول، قد و قامت
بلندی	ترقی، ارتقا، رفعت، عروج
احسان	شکر، سپاس
پتھر	سنگ، حجر
سمندر	بحر، قلزم، ساگر
پیالہ	ساغر، جام
حیران	ششدر، پریشان
جادو	سحر، طلسم
غصہ	عتاب، ناراضی
ستارہ	کوکب، نجم
ٹوپی	کلاہ، عمامہ
نقصان دہ	مضر، ضرر رساں
چہرہ	مکھ، رخ، منہ
محنت	مشقت، تکلیف

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. ''وادی فاراں'' کا معنی ہے۔
(a) مکہ کی وادی (b) مدینہ کی وادی (c) طائف کی وادی (d) حبشہ کی وادی

2. ''جلوہ آرا'' کا معنی ہے:
(a) شان و شوکت سے ظاہر ہونا (b) غصے کا اظہار کرنا
(c) پریشانی کا عالم ہونا (d) ہجوم کا سامنا کرنا

3. ''فطرت'' کا معنی ہے۔
(a) ندرت (b) عفت (c) عطرت (d) طبیعت

4. ''زیرک'' کا مطلب ہے:
(a) جرأت مند (b) عقل مند (c) خواہش مند (d) دولت مند

5. ''پیچ و تاب کھانا'' کا مطلب ہے:
(a) بہت پریشان ہونا (b) بے چین ہونا (c) غصے سے کڑھنا (d) غم کھانا

6. ''معرکہ آراء'' کا معانی ہے:
(a) زبردست (b) جنگ (c) آرام دہ (d) علم بردار

7. ''افزودگی کا قمر'' سے مراد ہے:
(a) آلودگی کا عذاب (b) ایٹمی شعاعوں کا عذاب
(c) ٹریفک کا عذاب (d) شور کا عذاب

8. ''رقت طاری ہونا'' کا مطلب ہے:
(a) پریشان ہونا (b) خوف زدہ ہونا
(c) دل بھر آنا (d) کپکپی طاری ہونا

9. لفظ ''کاشانہ'' کا مطلب ہے:
(a) تنہائی، اکیلا پن (b) ڈھکا ہوا، چھپا ہوا
(c) گرہن، داغ دار (d) گھونسلا، بسیرا

10. ''سڈول'' کا مطلب ہے:
(a) سخت (b) سیدھا (c) کمزور (d) مضبوط

11. ''زمرد'' کا مطلب ہے:
(a) ایک قیمتی دھات (b) زرد رنگ کا پتھر
(c) سبز رنگ کا پتھر (d) مرد کے پہننے کا پتھر

12. ''سحر'' کا مترادف لفظ ہے:
(a) اجالا (b) نظر (c) صبح (d) جادو

13. ''درست'' کا مترادف ہے:
(a) اچھا (b) صحیح (c) مناسب (d) موزوں

14. ''جدوجہد'' کا مترادف ہے:
(a) کوشش کرنا (b) جبر کرنا (c) جادو کرنا (d) جنگ کرنا

Downloaded from https://intellectualpublishers.com

Scanned with CamScanner

15. ''مشقت'' کا مترادف ہے:
(a) شفقت (b) محنت (c) مزدوری (d) مشق

16. ''آرزو'' کا مترادف ہے:
(a) مایوسی (b) خواہش (c) تکلیف (d) پانی

17. ''بُو'' کا مترادف ہے:
(a) خوشبو (b) بدبو (c) بدحالی (d) خوشحالی

18. ''باغ'' کا مترادف ہے:
(a) چمن (b) درخت (c) شاخ (d) ڈالی

19. دولت کا مترادف ہے:
(a) ظرافت (b) ضیافت (c) ذلالت (d) زمداں

20. مترادف الفاظ کی فہرست کی نشاندہی کریں:
(a) محبت، شفقت، انس (b) دوستی، دشمنی، محبت
(c) جدوجہد، مشقت، آرام طلبی (d) تمنا، آرزو، منزل

21. ''مہلک'' کا مترادف ہے:
(a) خطرناک (b) مہک (c) متعدی (d) مختلف

22. مندرجہ ذیل میں سے مترادف الفاظ والی فہرست ہے۔
(a) جدوجہد، آرام طلبی، مشقت (b) منزل، آرزو، تمنا
(c) محنت، دشمنی، دوستی (d) انس، شفقت، محبت

23. ''مشہور'' کا مترادف ہے:
(a) شہر (b) گمنام (c) معروف (d) مشاہیر

24. ''عزت'' کا مترادف ہے۔
(a) عظمت (b) ذلت (c) قدرت (d) احترام

25. محاورہ ''آگ بگولہ ہونا'' کا صحیح مطلب ہے:
(a) سخت تکلیف میں ہونا (b) سخت غصہ میں ہونا
(c) سخت ناامیدی میں ہونا (d) سخت مخالف ہونا

26. لفظ ''حارس'' کا مترادف ہے:
(a) تسلی (b) دھمکی (c) مجبوری (d) آزادی

27. ''طائر'' کا مترادف ہے:
(a) جانور (b) پرندہ (c) حشرات (d) کتاب

28. ''امر'' کا مترادف ہے:
(a) التجا (b) حکم (c) مشورہ (d) تقریر

29. ''تقویت'' کا مترادف ہے:
(a) کمزور (b) طاقت (c) ہمت (d) تقویٰ

30. ''ہاتھ پاؤں مارنا'' کا مطلب ہے:
(a) بہت کوشش کرنا (b) پاؤں مارنا
(c) تیرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانا (d) پٹائی کرنا

31. ''دولت مندی'' کا مترادف لفظ کون سا ہے؟
(a) امیری (b) مفلسی (c) تنگ دستی (d) مسکینی

ہم قافیہ / ہم ردیف الفاظ

قافیہ: غزل یا نظم میں ہم آواز اور ہم وزن حرف جو شعر کے آخر میں ردیف سے پہلے بار بار آئے اسے قافیہ کہتے ہیں۔
ردیف: ایسے الفاظ جو شعر کے آخر میں قافیہ کے بعد بار بار دہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔

ردیف کے حوالے سے الفاظ کی ترتیب

عزیز طلبا و طالبات
کسی مشکل لفظ کے معانی تلاش کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ الفاظ ایک ترتیب سے ہوں۔ الف بائی ترتیب کو ہی ردیف کے حوالے سے ترتیب کہا جاتا ہے۔ ذیل میں آپ کی درسی کتاب کے مشکل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے ان کے معانی کے ساتھ لکھا جا رہا ہے تاکہ آپ کو لفظ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

اسم اعظم	سب سے بڑا نام	ابدی	جاودانی
ایمان افروز	ایمان بڑھانے والی	اماوس	بے چاند
اواخر	آخر کی جمع	افسوں	جادو
ارباب وفا	وفا کرنے والے	استحصال کرنا	حق مارنا
اداشناس	اشارے	اوطان	وطن کی جمع
استقلال	مستقل مزاجی	استعداد	ہمت، قابلیت
امانت	دولت	الہامی	وحی، آسمانی پیغام
اعزاز	عزت یا قومی نشان	اضطراب	بے چینی
اقدس	عزت والا، مقدس	استوار کرنا	قائم کرنا
انزودگی	ایٹمی مواد کو توانائی کیلئے تیار کرنا	آلودگی	گندگی کی ملاوٹ
احاطہ تحریر میں لانا	لکھنا	انعطاف	مڑ جانا
انعکاس	پلٹنا، واپس ہونا	استعداد	علم و ہنر
اہمال	نشان، مقاصد	انحراف	پھر جانا
انکارات	قابل فخر کارنامے	انہماک	محو ہونا، کھو جانا
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	پوری طاقت سے کام کرنا		
بر لانا	مقصد پورا کرنا	بوزہ باش	رہن سہن
بے کراں	وسیع، کھلا	بے زار	تنگ
بصیرت	عقل، دانائی	بول بالا ہونا	اچھی شہرت ہونا

باش	قائم رہنا	بلا کنگ	بند کرنا، روکنا
بقا	زندگی، باقی رہنا	بصارت	نظر، بینائی
برگ و ثمر	پتے اور پھل	برجستہ	موقع کے مطابق
برگزیدہ	ممتاز	بینا	دیکھنے والا
بے لوث	مخلص	پوشیدہ	چھپا ہوا
پاداش	نتیجہ	پارسا	نیک، متقی
پیر و جوان	بوڑھے اور جوان	پرنم	آنسو بھری
پرتاثیر	اثر والی	پرسوز	درد بھری
پینا	پھلنا پھولنا	پھنچھی	پرندے
پیچ و تاب کھانا	غصے سے کڑھنا		
تعیشات	عیش و عشرت کا سامان	پیکر	جسم
تواضع	خدمت، خاطر تواضع	تقلید	پیروی کرنا
تقویت	طاقت، قوت	تشویش	پریشانی
تکمیل دینا	خاکہ بنانا، شکل و صورت دینا	توکل	بھروسہ
تکلفات	ضرورت سے بڑھ کر اہتمام کرنا	تشخص	شخصیت پہچان
تجدید	پرانی بات کو زندہ کرنا	توضیح	وضاحت
تابکار	ایٹمی شعاع والا	تسکین	سکون
تحقیر	بے عزتی	تقاضا کرنا	مانگنا
تپاک	جوش سے	تزئین	سجاوٹ
تاثیر	اثر	ثنا خوان	تعریف والا
پسماندگان	پیچھے رہ جانے والے		
جلوہ آرا ہونا	شان و شوکت سے ظاہر ہونا	جسد	جسم
جلیلہ	بلند رتبہ، عظیم الشان	جذبہ محرکہ	جوش عمل
جویا	تلاش کرنے والا	جست جانا	کام میں لگ جانا
جمادات	پتھر دھاتیں وغیرہ	جوق در جوق	گروہ در گروہ
جابجی	سائی کو پکڑنے والا	جاہ و جلال	رعب و دبدبہ
جرائد	وسائل، اخبارات	جذب باہم	باہمی رابطہ، تعلق
جان افزا	زندگی بڑھانے والا	حوادث	حادثوں کی جمع
چکل	جال	چاک و چوبند	ہوشیار
حق خودارادیت	رائے دینے کا حق	حبل متین	مضبوط رسی
حریت	آزادی	حتی الوسع	کوشش بھر
خوش اسلوبی	سلیقہ مندی	خلوت	تنہائی، اکیلا پن

خوش الحان	اچھی آواز والا	خازن	خزانچی
خیر مقدم کرنا	استقبال کرنا	خراج تحسین	تعریف کرنا
خشوع و خضوع	عجز و انکسار کے ساتھ	خوگر	عادی
خاطر خواہ	اچھا خاصا	خرد	عقل
خورسند	خوش	ڈھارس	تسلی
درگاہ	دربار، روضہ	درخشندہ	چمکتا ہوا
دیوانہ وار	مجنوں کی طرح	دسترس	رسائی، پہنچ
دم بخود ہونا	حیران رہ جانا، دریغ نہ کرنا	دقیقہ	لمحہ، لحظہ
دونیم	دو حصے	داروغہ	انحصار
دستیاب	مہیا، حاصل	رشد و ہدایت	راہنمائی
رونق افروز	رونق بڑھانے والا	رحلت	انتقال، وفات
رقت طاری ہونا	دل بھر آنا، رونا	رفاہ عامہ	عوام کی بھلائی
ریشہ دوانی	سازش تیار کرنا	رائی	کم سے کم تھوڑا
روپ دھارنا	شکل اختیار کرنا	ریزہ ریزہ	محفوظ، مختص
رخت سفر	سفر کا سامان	رعنائی	خوب صورتی
زبان زد عام	ہر ایک کی زبان پر ہونا	زیرک	عقل مند
زر	سونا	زندان	قید خانہ
زمین بوس ہونا	ڈھے جانا	زمزمہ	آواز، ترانہ
ساجد	سجدہ کرنے والا	سرور	سردار، آقا، مولا
سرچشمہ	شمع ہر مرکز	سراج منیر	روشن چراغ
سانچہ	نمونہ بنانے کا آلہ	سرشار	مست
سپر	ڈھال	سمولینا	جذب کر لینا
سنگ میل	نشان راہ	سٹائل	طرز، انداز
سائی	کبڈی میں پکڑوانے کیلئے آنے والا کھلاڑی	سپدت	بہادر بیٹا
سپاہ	فوج	سیسہ پلائی	بے حد طاقت والی
سزاوار	سزا کا حق دار	شیدا	عاشق
شستہ	اچھی، باسلیقہ	شائبہ	شک و شبہ
شکیبائی	صبر و تحمل	شبہ	طرز عمل
شعور	عقل، فہم، سمجھ	شیرازہ	اتحاد
شاہسوار	گھڑ سواری میں ممتاز	شاہ کار	عظیم کام
صعوبت	تکلیف، مصیبت	صور	آواز

www.pasyssu19gnu9yumsabbir.wordpress.com
Scanned with CamScanner

ضبط تحریر میں لانا	لکھنا	صالح	بنانے والا
طبع فیور	غیرت مند طبیعت	طرفہ	عجیب
طلسماتی	جادو جیسی کشش والا	سبقت	برتری
عزلت	اندھیرا	عزم	ارادہ
عیوب	عیب کی جمع، خامیاں	عنان	باگ ڈور
عدیم المثال	بے مثال	عرصہ حیات	زندگی
عیاں	ظاہر	غربت	پردیس
غم کھانا	دکھی ہونا	غیور	غیرت والا
غماز	چغلی کھانے والا	غوغا	شور
کرکرا	بے مزا	فطرت	قدرت، طبیعت
فرط جذبات	جذبات کی زیادتی	فی البدیہہ	فوراً
فصاحت و بلاغت	واضح اور سمجھ میں آنے والی گفتگو	فراوانی	زیادتی، کثرت
فرش راہ بچھانا	عاجزی ظاہر کرنا	فضیلت	برتری
فوقیت	برتری، فضیلت	فلاحت	کھیتی باڑی
فہم و فراست	عقل و دانش	فروگزاشت	بھول چوک
فرامین	ارشادات	قامت	صبر و شکر
قید با مشقت	قید کے ساتھ کام میں لگائے رکھنا	قیاس	خیال، سوچ
قوت گویائی	بات کرنے کی صلاحیت	قلعی کھولنا	راز فاش کرنا
کوشاں	کوشش میں لگے رہنا	کامل	مکمل، پورا
کاشانہ	گھونسلا، گھر	کارزار	میدان عمل
کہانت	فال نکالنے کا عمل	کلیدی	بنیادی
کشور	سلطنت	کہن	کربن
گوشہ نشین	الگ تھلگ رہنے والا	گراں	بھاری
گوش گزار	ناگوار باتیں کرنا	لغوش	کوتاہی
لوہا منوانا	اپنی اہمیت، طاقت منوانا	مدیر	ایڈیٹر
مؤقر	باوقار	مہلک	ہلاک کرنے والا
محن	رنج، تکلیف	ملقی	فتویٰ دینے والا
متمول	امیر، دولت والا	ممنونیت	احسان مند ہونا
مشعل راہ	راستہ دکھانے والی روشنی	مخاصمت	دشمنی
مسجود	جس کو سجدہ کیا جائے	مختص	مخصوص
مسخ ہونا	حقیقت کھو دینا	مولیٰ	مددگار، آقا
معمولات	دن رات کے عام کام	مضطرب	بے چین

معبود	مراد "اللہ تعالیٰ"	مجبور و مقہور	بے حد مظلوم
معرکہ آرا	مشہور معروف	مقدور	نصیب، قسمت
متصل	ملا ہوا	مغلوب	ہارے ہوئے
ماورا	آگے	مفلس	غریب
مواخات	بھائی چارا	متلاشی	تلاش کرنے والا
محو ہو جانا	گم ہو جانا	مدغم کرنا	دھجت دینا
منطف	تلخ	حرلزل	مل جانا
مشاہیر	مشہور لوگ	مفلوک الحال	برے حال والا
منسلک	ملا ہوا	محال	مشکل
مجذوب	جو ہوش و حواس نہ رکھتا ہو	منفرد	سب سے الگ
مفہوم	مطلب	شمع	مرکز
معاونت	مدد	ملحق	ساتھ ملا ہوا
ممد و معاون	مددگار	منسوب کرنا	کسی کے نام کرنا
مقولین	غزل گو شاعر	مصلحت پرست	موقع پرست
مضمر	چھپا ہوا	نحیف	کمزور
نادر	بے حد قیمتی	ناموس	عزت
نقوش	نقش کی جمع	نفوذ	اثر، پھیلاؤ
نشو و نما	پھلنا پھولنا	وسیع الفکری	کھلا دل و دماغ
واشگاف	واضح، سب کے سامنے	ولولہ	جذبہ، جوش
وادی فاران	مکہ کی وادی	یگانگت	اتحاد، بھائی چارہ
نک و عار	ذلت و کمینگی	ہتھ کنڈا	خفی طریقہ
ہیئت	شکل، صورت	ہمہ وقت	ہر وقت
ہراول	سب سے آگے چلنے والا	یورش	حملہ، خرابی
ہم عصر	ایک زمانے کے ساتھی		

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. ہم قافیہ الفاظ کا گروہ کون سا ہے؟
(a) چمک، دمک، خاک (b) تمنا، تڑپا، تڑپانا
(c) دام، کام، کاج (d) ساجد، ماجد، ماجدہ

2. ہم قافیہ الفاظ کی لہر ہے۔
(a) تڑپا، دکھلا، صحرا (b) تڑپا، بے باک، حجاج
(c) تقاضا، صحرا، بے باک (d) دکھلا، داتا، سائل

3. ہم قافیہ الفاظ کی لہر ہے:
(a) بڑی، تھی، پہنے، جلتے (b) مرا، آیا، دیکھا، بڑھا
(c) خواب، اضطراب، ہال، جمال (d) مرا، الجھنا، حوصلہ، اندھیرا

4. قافیہ والی لہر ہے۔
(a) دلن، چلن، چلانہ (b) قدرت، فطرت، عادت
(c) تکمیل، تشکیل، تکمیلیہ (d) فیصل، جمیل، جمیلہ

5. قافیہ والی لہر ہے۔
(a) کاریگر، ستم گر، جادوگر (b) بدصورت، بدکردار، بدگمان
(c) جنگل، سنگل، منگل (d) معلم، ہم، منم

6. لفظوں کا ایسا گروہ جو ہم قافیہ ہے:
(a) روشنی، رونق (b) ملامت، سلامت (c) اُمید، آمد (d) حقوق، حق

7. الفاظ کا ایسا مجموعہ جو ہم قافیہ ہے:
(a) ساگ، چاگ (b) ہنس، آس (c) ہمت، طاقت (d) رعب، سبب

8. مندرجہ ذیل میں سے ہم ردیف الفاظ کا گروپ ہے۔
(a) غم خوار، مددگار (b) بیزار، وفادار (c) بندے، والے (d) سرشار، غم خوار

9. قافیہ والی لہر ہے:
(a) دعا، وفا، پاک (b) وفا، دعا، بہا
(c) دولت، حکومت، نعمت (d) ملک، ملت، معمار

10. درج ذیل میں ہم قافیہ الفاظ ہیں:
(a) زر، شر، شرح (b) ساز، باز، راز
(c) پڑھنا، چڑھنا، پڑھا (d) سونا، رونا، رویا

11. قافیہ والی لہر ہے:
(a) پاکستان، انعام (b) پیغام، انعام
(c) جمہوریت، مرکز (d) محنت کش، دکھ

12. قافیہ کی لسٹ ہے:
(a) بدن، سمن، وطن (b) شے، وطن، بدن
(c) سرو، سمن، چلن (d) سورج، کرن، چلن

13. قافیہ کی لسٹ ہے:
(a) وطن، بدن، رعنائی، زیبائی (b) بدن، جان، چلن، بزمیں
(c) وطن، چلن، تسکین، بدن (d) وطن، سمن، چلن، بدن

14. قافیہ والی لہر ہے:
(a) نباتات، جمادات، مخلوقات (b) حکمرانی، باغبانی، تاریکی
(c) اجالا، تاریکی، حکمرانی (d) خالق، مالک، مرد

15. ہم قافیہ الفاظ کا گروہ کون سا ہے۔
(a) صورت، مورت، بصارت (b) چہل، پہل، دال
(c) صحرا، مینا، داتا (d) برا ہے مہربانی

سابقے اور لاحقے

سابقہ کی تعریف: وہ حرف یا لفظ جو کسی با معنی لفظ کے شروع میں لگانے سے ایک نیا لفظ بن جائے سابقہ کہلاتا ہے جیسے "ادب" سے "با ادب" یہاں با سابقہ ہے۔

اہم سابقے اور ان کے استعمال سے نئے الفاظ

ا	امر، امٹ، الگ، اچھوت، اتھاہ
ان	ان مول، ان مٹ، ان گنت، ان تھک
اہل	اہل بیت، اہل محلہ، اہل گاؤں، اہل خانہ، اہل زبان
با	باعقل، باادب، باوفا، باشعور، باوضو
بد	بدصورت، بدکردار، بدچلن، بدنیت، بدگمان
بلا	بلاناغہ، بلاوجہ، بلاروک، بلاشبہ، بلااجازت
بن	بن مانگے، بن دیکھے، بن بلائے، بن داموں
بے	بے شک، بے ادب، بے ایمان، بے بس، بے شرم
بیت	بیت العوام، بیت اللہ، بیت المال، بیت الحرام، بیت المقدس
پا	پامال، پاجامہ، پازیب، پابند، پامردی
پر	پرنور، پررونق، پرکیف، پرفضا، پرکار
پاک	پاک دامن، پاک وطن، پاکستان، پاک دل، پاک باز
پس	پس ماندہ، پس پشت، پس انداز، پس منظر، پس پا
پری	پری چہرہ، پری رو، پری پیکر، پری صورت
پست	پست قامت، پست ہمت، پست قد
تنگ	تنگ دست، تنگ نظر، تنگ دل، تنگ حوصلہ، تنگ ظرف
جان	جان نثار، جان باز، جان سوز، جان بحق، جان بلب، جان گزار
حق	حق فراموش، حق تلفی، حقدار، حق شناس
خلاف	خلاف قانون، خلاف قاعدہ، خلاف شرع، خلاف عقل
خوش	خوش ذائقہ، خوش اخلاق، خوش نما، خوش خط، خوش قسمت، خوش پوش
خود	خود مختار، خود پسند، خودکار، خودغرض، خوددار، خودکفیل
خر	خرگوش، خرمست، خرکار، خردماغ
دار	دارالخلافہ، دارالحکومت، دارالسلام، دارالعلوم، دارالکتب

Scanned with CamScanner

در	درآمد، درخواست، درپردہ، درپیش، درکار، دراعماز
دل	دل آزار، دل پسند، دل دوز، دل ربا، دل گیر، دل شکن
دست	دست دراز، دست پناہ، دست بردار، دست گیر، دست شناس
ذی	ذی روح، ذی شعور، ذی وقار، ذی عقل
ذو	ذوالحجہ، ذوالجناح
راہ	راہ گزر، راہ گیر، راہ بر، راہ نشین
سیاہ	سیاہ کار، سیاہ دست، سیاہ پوش، سیاہ دل
شاد	شاد باش، شادمان، شادکام
شکر	شکر گنج، شکر رنج، شکر پارہ، شکر قند
صاحب	صاحب کمال، صاحب دل، صاحب ذوق، صاحب عقل
صدر	صدر مقام، صدر مجلس، صدر مدارس، صدر بازار، صدر دفتر
عالی	عالی جاہ، عالی مرتبہ، عالی ہمت، عالی شان
غیر	غیر ممکن، غیر حاضر، غیر مناسب، غیر ملکی، غیر آباد، غیر مفید
قابل	قابل دید، قابل رشک، قابل غور، قابل قدر، قابل تحسین
کم	کم یاب، کم قیمت، کم عقل، کم ہمت، کم کوش
گل	گل عذار، گل رو، گل دستہ، گل دان، گل زار، گل برگ
گم	گم نام، گم صم، گم شدہ، گم راہ، گمنامی
لا	لاچار، لاحاصل، لاجواب، لاتعداد، لاقانی، لاوارث
مہ	مہتاب، مہرو، مہ پارہ، مہ جبیں، مہ رخ
ن	نمک بحلو
نا	ناپاک، نادان، ناہنجار، نامناسب، نافرمان، نالائق
نیم	نیم پختہ، نیم سوختہ، نیم شب، نیم گرم، نیم روز، نیم حکیم
نیک	نیک دل، نیک فطرت، نیک چلن، نیک خو، نیک سیرت، نیک بخت
ہم	ہم آواز، ہم وطن، ہم نام، ہم کلام، ہم دم، ہم جماعت
یک	یک جان، یک دل، یک رنگ، یک زبان، یک نفس، یک روزہ
ہر	ہرجائی، ہر دم، ہر بار، ہر چند، ہر آن
ہمہ	ہمہ تن، ہمہ گیر، ہمہ چند، ہمہ صفت

نازک	نازک خیال، نازک مزاج، نازک بدن، نازک اندام، نازک طبع

لاحقہ کی تعریف: ایک حرف یا ایک لفظ جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا دیا جائے اور نیا لفظ بن جائے جیسے گلستان، افغانستان، بلوچستان میں گل، افغان، بلوچ کے ساتھ ستان کا لفظ لگایا گیا ہے۔ یہ "ستان" لاحقہ ہے۔

اہم لاحقے اور ان کے استعمال سے مل الفاظ

ا	دانا، توانا، سچا، بھگوڑا، ابلا کا
ات	مکانات، خیالات، مقامات، کاغذات، کرامات
او	چھڑکاؤ، جھکاؤ، بتراؤ، سلجھاؤ، الجھاؤ
آئی	لکھائی، پڑھائی، صفائی، رنگائی، دھلائی، کڑھائی، کھدائی
آنہ	دلیرانہ، فقیرانہ، شاہانہ، امیرانہ، مردانہ، زنانہ
آنی	روحانی، جسمانی، نورانی، سلطانی، مہترانی، چودھرانی، شیطانی
ار	رفتار، خریدار، پرستار
آرا	بزم آرا، حسن آرا، صف آرا، گلشن آرا، شیم آرا
انگیز	درد انگیز، حیرت انگیز، فکر انگیز، خیال انگیز، فتنہ انگیز
افروز	دل افروز، جلوہ افروز، عالم افروز
افزا	روح افزا، فرحت افزا، صحت افزا، جان افزا
اندیش	خیر اندیش، دور اندیش، بد اندیش، مصلحت اندیش
اندوز	ذخیرہ اندوز، علم اندوز، زر اندوز، لطف اندوز
آور	زور آور، نشہ آور، خواب آور، قد آور، دلاور، اشک آور
آمیز	ہتک آمیز، مصلحت آمیز، درد آمیز، عبرت آمیز
انداز	حیرانداز، پس انداز، پیش انداز، حکم انداز
آباد	اسلام آباد، مظفر آباد، لیاقت آباد، قائد آباد
آلود	خون آلود، زہر آلود، خاک آلود، اشک آلود، رنگ آلود
بر	نامہ بر، دل بر، پیغمبر، راہ بر، ملت بر
بار	اشک بار، مشک بار، شعلہ بار، گوہر بار، بمدبار، خون بار
باز	دھوکا باز، دغا باز، کبوتر باز، راست باز، ہوا باز
بردار	فرمانبردار، ناز بردار، حاشیہ بردار، علم بردار، عصا بردار

بوس	قدم بوس، زمین بوس، پابوس، ملک بوس
بند	پابند، نظر بند، ازار بند، قلعہ بند، گلوبند
بان	نگہبان، باغبان، شتربان، پل بان
بین	باریک بین، دوربین، عیب بین، کوتاہ بین
پور	شرق پور، ہری پور، جام پور، شاہ پور، ناصر پور، لائل پور، بہاول پور
پورہ	اسلام پورہ، شریف پورہ، سکندر پورہ، احمد پورہ، کریم پورہ
پوش	سیہ پوش، سرخ پوش، سفید پوش، گدڑی پوش
پن	لڑکپن، دیوانہ پن، بانکپن، بچپن، بانجھ پن
پرست	وطن پرست، قوم پرست، حق پرست، آتش پرست
پرور	روح پرور، انصاف پرور، غریب پرور، بندہ پرور
پسند	اسلام پسند، ترقی پسند، امن پسند، صلح پسند، دل پسند
تر	بدتر، بہتر، برتر، کم تر، ہفتہ وتر
ترین	بدترین، بہترین، کم ترین، امیر ترین، بزرگ ترین
تراش	بت تراش، قلم تراش، سنگ تراش، جیب تراش
جو	عیب جو، جنگ جو، صلح جو، امن جو
چی	باورچی، دیگچی، صندوقچی، خزانچی، توپچی
چین	نکتہ چین، گل چین، عیب چین، خوشہ چین
چہ	کوچہ، صندوقچہ، دریچہ، باغیچہ، دریچہ
خیز	زرخیز، ہولخیز، وحشت خیز، صبح خیز، سحر خیز
خور	حلال خور، حرام خور، رشوت خور، آرام خور، مردم خور
خوار	خون خوار، مردم خوار، مے خوار، غم خوار
خواہ	خیر خواہ، قرض خواہ، خاطر خواہ، عذر خواہ، بہی خواہ
خوان	غزل خوان، مرثیہ خوان، نعت خوان، قصیدہ خوان، ثنا خوان
خانہ	ڈاک خانہ، غسل خانہ، باورچی خانہ، کتب خانہ، قید خانہ
دار	کرایہ دار، مال دار، پہرے دار، وفادار، تاجدار، مال دار، جان دار
دوز	دل دوز، آب دوز، لب دوز، زمین دوز
دان	پان دان، قلمدان، سائنس دان، روشن دان

دانی	سرمدانی، عطر دانی، حساب دانی، نمک دانی، مہر دانی
رساں	تھی رساں، پیغام رساں، ہنر رساں، فیض رساں
ربا	دل ربا، ہوش ربا، عشرت ربا
رو	قبلہ رو، خوب رو، سیہ رو، گل رو
رس	کلس رس، نفع رس، درس، ہوا رس، دست رس
رخ	قبلہ رخ، لالہ رخ، گل رخ
ریز	گل ریز، اشک ریز، لہو ریز، رنگ ریز
ری	بھکاری، پٹکوری، بھکاری
زن	طعنہ زن، تیر زن، ہوا زن، غنچہ زن
زادہ	صاحبزادہ، شاہزادہ، نواب زادہ، پیر زادہ
زدہ	مصیبت زدہ، غم زدہ، فاقہ زدہ، خوف زدہ، ستم زدہ
زیب	اورنگ زیب، جہاں زیب، دیدہ زیب، جاہ زیب، پاتزیب
زار	گل زار، چمن زار، مرغزار، ریگ زار
سار	کوہسار، شرمسار، خاکسار
ساز	جلد ساز، کارساز، بہانہ ساز، قانون ساز، رگ ساز
سرائے	مہمان سرائے، کاروان سرائے، مغل سرائے، عالمگیر سرائے
ستان	پاکستان، بلوچستان، افغانستان، چمنستان، پرستان، شبستان، گلستان
شالہ	دھرم شالہ، گھوڑ شالہ، دوشالہ
شناس	موقع شناس، مردم شناس، حق شناس، رمز شناس، ادا شناس
شعار	سلیقہ شعار، کفایت شعار، نیک شعار، بدشعار
شدہ	شادی شدہ، قتل شدہ، گم شدہ، حاصل شدہ، ملیح شدہ
طلب	انصاف طلب، محنت طلب، غور طلب، حل طلب
فام	سیاہ فام، گل فام، لالہ فام، سفید فام، نیلی فام
فروش	کتب فروش، اصنام فروش، بت فروش، سبزی فروش، ضمیر فروش
کار	کاشتکار، فن کار، بدکار، فنکار، اداکار، گلوکار، صنعت کار
کش	دل کش، جفاکش، جاروب کش، کدو کش
کشا	دل کشا، مشکل کشا، عقدہ کشا، قبض کشا

Scanned with CamScanner

کدہ	نعمت کدہ، بت کدہ، مے کدہ، دولت کدہ، غم کدہ، عشرت کدہ
کوٹ	سیالکوٹ، شاہ کوٹ، شورکوٹ، ساہولا کوٹ، امرکوٹ
گو	نعت گو، غزل گو، قصیدہ گو، نظم گو
گنا	دوگنا، چارگنا، بیس گنا
گشت	بازگشت، گل گشت، جہاں گشت
گیر	دامن گیر، عالم گیر، بغل گیر، ماہی گیر، خبرگیر، جہاں گیر
گار	طلب گار، مددگار، پرہیزگار، ستم گار، پروردگار، گنہگار
گاہ	شکارگاہ، بندرگاہ، سیرگاہ، چراگاہ، تفریح گاہ
گوں	نیلگوں، گل گوں، گندم گوں
گین	غم گین، شرم گین
گڑھ	مظفر گڑھ، شکر گڑھ، علی گڑھ، اعظم گڑھ
گھر	بجلی گھر، غلام گھر، تار گھر، کتاب گھر، چڑیا گھر، عجائب گھر، گھنٹہ گھر
منڈی	سبزی منڈی، میوہ منڈی، چارہ منڈی، اکبری منڈی
مند	ضرورت مند، دولت مند، عقل مند، آرزومند، سودمند
مار	چڑی مار، یار مار، ہمت مار
ناک	دردناک، عبرت ناک، افسوس ناک، غم ناک
نشین	دل نشین، خاک نشین، گوشہ نشین، ذہن نشین، گدی نشین
نواز	بندہ نواز، دل نواز، امیر نواز، مہمان نواز
نما	بدنما، خوش نما، راہ نما، دشمن نما، گندم نما
نگر	بہاول نگر، رام نگر، محمد نگر، امیر نگر
ور	دانش ور، نکتہ ور، سخن ور، نام ور، تاج ور، طاقت ور
وار	دیوانہ وار، امیدوار، سوگوار، قصوروار
ہارا	لکڑہارا، پیسہ ہارا
ہٹ	مسکراہٹ، گھبراہٹ، کڑواہٹ، چکناہٹ
یلا	نوکیلا، پھرتیلا، شرمیلا، اکیلا، رنگیلا
یاب	نایاب، کم یاب، پایاب، کامیاب، فتح یاب
ین	سنگین، رنگین، سیمین، زرین، شوقین
یار	شہریار، حکمت یار، ہوشیار
یارا	دکھیارا، گھسیارا، بھٹیارا

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. "خانہ" کا لاحقہ والی درست فہرست ہے۔
(a) غسل خانہ۔ اخوت خانہ (b) کتب خانہ۔ پاگل خانہ
(c) مسافر خانہ۔ قلت خانہ (d) موت خانہ۔ غریب خانہ

2. "گیر" کا لاحقہ والی درست فہرست ہے:
(a) عالم گیر۔ دست گیر (b) حیرت گیر۔ بغل گیر
(c) شہرت گیر۔ رسہ گیر (d) راہ گیر۔ دولت گیر

3. درج ذیل میں سے درست لاحقے والی فہرست منتخب کریں:
(a) فرض شناس، حق گو (b) مصلحت پرست، خوش گو
(c) موج زن، زن مرید (d) قید خانہ، سرگرم

4. لفظوں کا ایسا گروہ جو سابقہ رکھتا ہے:
(a) نکما، نہتا، نڈر (b) نااہل، ناواقف، ناحق
(c) رات، نعت، ساتھ (d) روشنی، اندھیرا، ٹھنڈا

5. درست لاحقہ ہے:
(a) کارگر (b) زرگر (b) زبردست، زیرلب (c) فانی، لازوال (d) ٹھنڈا پانی، گرم دودھ

6. لاحقہ والے لفظ کا انتخاب کریں:
(a) ان پڑھ (b) بے جان (c) مالدار (d) پرجوش

7. الفاظ کا وہ گروہ جو لاحقہ رکھتا ہے:
(a) پسپا، پس انداز (b) مہاجر، تاجر (c) زمین دوز، دلدوز (d) محبت، نفرت

8. "ان" کا سابقہ والی لسٹ کون سی ہے؟
(a) انجام، احسان (b) انسان، ایمان (c) ان جھک، انمول (d) ان پڑھ، امکان

9. "دار" کا لاحقہ والی فہرست:
(a) تھانے دار، فاصلہ دور (b) جاندار، علم دار
(c) حصہ دار، موج دار (d) وفادار، خدمت گار

تجنیس لفظی

ایسے الفاظ جن کا املا ایک ہو۔ اعراب اور آواز بھی ایک ہوں لیکن معانی مختلف ہوں تجنیس یا ہم جنس الفاظ کہلاتے ہیں۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
آبرو	عزت	ابرو	بھنویں
آرا	رائے کی جمع	آرا	لکڑی کاٹنے کا اوزار
آب	پانی	آب	چمک
اجل	موت	اجل	بزرگ
بار	بوجھ	بار	دفعہ۔ پھل
بس	قابو	بس	زور
بری	پاک	بری	خشکی
بن	جنگل	بن	بنیاد
دیا	چراغ	دیا	دینا سے ماضی مطلق
مانگ	مانگ تیر	مانگ	مانگنا سے فعل امر
کان	جسم کا حصہ جس سے سنا جاتا ہے	کان	معدنیات نکالنے کی جگہ
اقدام	قدم کی جمع	اقدام	آگے بڑھنا
انیس	انس کرنے والا	انیس	عدد 19
رقم	لکھنا	رقم	روپے، پیسے
مہر	محبت	مہر	حق مہر۔ سورج
نالہ	رونا	نالہ	ندی نالہ
ادا	طریقہ	ادا	ناز
بیت	گھر	بیت	شعر
چاہ	کنواں	چاہ	محبت
دام	جال	دام	قیمت
صرف	خرچ	صرف	قواعد کی قسم (صرف و نحو)
عصر	نماز کا نام	عصر	زمانہ
جلد	کمال	جلد	کتاب کی جلد
راج	حکومت	راج	مستری۔ معمار
باز	شاہین۔ پرندہ	باز	روکنا
پاس	نزدیک	پاس	کامیاب
بدھ	مرشد	بدھ	دن کا نام
تال	سر	تال	تالاب
صف	قطار	صف	چٹائی
ضمیر	دل	ضمیر	قواعد کا حصہ ضمیر
ہار	پھولوں کی مالا	ہار	شکست
گدا	فقیر	گدا	نرم کا بستر
شملہ	ہندوستان کے ایک شہر کا نام	شملہ	پگڑی
عمر	زندگی	عمر	نام۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وید	حکیم	وید	ہندوؤں کی مذہبی کتاب

رموز اوقاف

"رموز" رمز کی جمع ہے۔ جس کا مطلب ہے "اشارہ یا نشانی علامت" اور "اوقاف" وقف کی جمع ہے۔ جس کا مطلب ہے "ٹھہرنا یا رکنا یا قیام کرنا" لہٰذا رموز اوقاف ان اشاروں یا علامات یا نشانیوں کا کہا جاتا ہے۔ جو کسی نثری عبارت کے ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا کسی جملے کے اس کے باقی حصوں سے علیحدہ کرنے کے لئے استعمال کی جائیں۔ یعنی ان سے دو لفظوں، دو فقروں یا جملوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کیا جاتا ہے۔ ان کے بغیر فقروں میں مختلف کلمات کی صحیح ترتیب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مفہوم اور مطلب و معنی بھی بدل جاتے ہیں اور قاری کو یہ نہیں چلتا کہ اسے کہاں ٹھہرنا ہے اور کہاں نہیں۔ اس طرح پڑھنے میں وقت محسوس ہوتی ہے۔ گفتگو کرتے وقت تو ہمارے لہجے میں موقع و محل کے لحاظ سے خود بخود اتار چڑھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن تحریری انداز میں اگر رموز اوقاف کی علامات کو ملحوظ خاطر نہ رکھا گیا تو قاری کے لئے لہجے میں اتار چڑھاؤ پیدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً ایک جملہ پر غور کریں۔

1. بیٹھو مت کام کرو۔ یعنی کام نہ کرو اور بیٹھ جاؤ
2. بیٹھو مت، کام کرو۔ یعنی کام کرو اور مت بیٹھو

www.pakistanipoint.com
Scanned with CamScanner

ان دونوں مثالوں سے معلوم ہوا کہ (،) کو آگے پیچھے کرنے سے مطلب بدل جاتا ہے اور زمین آسمان کا فرق ہے۔

چنانچہ علامات وقف سے ایک عام قاری بھی عبارت کو روانی اور بآسانی پڑھتا جاتا ہے پھر عبارت پڑھنے کے دوران اسے کبھی ٹھہرنے اور سانس لینے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ جس سے وہ اپنی روحانی سے تھکتا نہیں۔ اس طرح رموز اوقاف کا ایک بڑا مقصد قاری کے لئے قرأت یعنی پڑھنے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔

لہٰذا اردو زبان کی تحریر میں مندرجہ ذیل "وقفے" استعمال کئے جاتے ہیں۔

1. وقفہ 2. وقف کامل 3. سکتہ 4. سوالیہ 5. قوسین
6. علامت تعجب یا ندا 7. واوین یا الٹے کومے۔ 8. علامت تفصیلیہ
9. علامت شعر۔ 10. علامت مصرع۔ 11. علامت صلہ

1. وقفہ علامت (،)

وقفہ کا مطلب ہے "ٹھہرنا"

جس فقرے یا جملے میں (،) علامت ہو تو اس علامت پر ٹھہرنا چاہئے۔ یہ علامت مفرد جملہ مکمل ہوتے ہی لگائی جاتی ہے۔ اس کے استعمال کے لئے مندرجہ ذیل مقامات ہیں؛

۱۔ مسلسل ندائیہ جملوں کے درمیان مثلاً اے لڑکو، کیا میری بات غور سے سنو!

۲۔ ایسے اجزائے جملہ کے درمیان استعمال کرنا جو کسی ایک بات کی تشریح کے لئے لائے جائیں۔

مثلاً وہ بیٹھا، لیٹا پھر سو گیا، وہ آیا، دروازہ کھولا اور بھاگ گیا۔

۳۔ ایک بڑے جملے کے چھوٹے چھوٹے اجزاء کے درمیان بھی وقفہ کی علامت استعمال کرتے ہیں۔ جیسے مہمان خصوصی جلسہ گاہ میں آئے، تالیاں بجیں، لوگ خوش ہوئے اور اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

۴۔ یہ تین ہاتھیں سے زائد ایک ہی قسم کے جملوں یا کلمات کے درمیان میں (،) استعمال کرتے ہیں اور آخری لفظوں کے درمیان حرف عطف (اور) استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

لاہور، کراچی، کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد اور گوجرانوالہ مشہور ترین شہر ہیں۔

۵۔ ایک ہی رتبے یا مترادف یا متضاد مرکب الفاظ کے درمیان استعمال کرنا مثلاً

1. گدا ہو یا بادشاہ، امیر ہو یا غریب، غلام ہو یا آقا، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، سب قیامت کے دن اللہ کے حضور حاضر ہوں گے۔

2. حلال و حرام، عزت و آبرو اور اچھے برے میں تمیز کرنا مسلمان کا شیوہ ہونا چاہئے۔

2. وقف کامل علامت (۔)

اسے پورا وقفہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی علامت پیراگراف کے اندر یا آخر میں (۔) لگائی جاتی ہے۔ اس علامت پر تقریباً زیادہ ٹھہرنا چاہئے جیسے (پیراگراف)

"عاطف ایک طالبعلم ہے۔ وہ جماعت ہشتم میں پڑھتا ہے۔ اس کے والد ایک استاد ہیں۔ وہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہے۔"

3. سکتہ علامت (')

اسے ایک جملے کے الفاظ یا مرکبات کے درمیان استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی علامت پر تھوڑا سا ٹھہرنا ضروری ہے۔ جیسے آصف، ذیشان، عارف اور عدیل گھر سے روتے ہیں۔

4. سوالیہ علامت (؟)

یہ علامت جملہ کے آخر میں لگاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے ایک شبہ جملہ اور سوالیہ جملہ میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ جن فقرات میں حروف استفہام (یعنی سوالیہ حرف) آئیں تو ان میں سوالیہ نشان (یعنی علامت) ضرور لگانی چاہئے مثلاً۔

آپ کو کیا تکلیف ہے؟ ۲۔ تمہیں کہاں جانا ہے؟ ۳۔ تیرا سکول کب لگتا ہے؟

5. قوسین علامت ( )

خطوط واحدانی یا قوسین اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب عبارت کا کوئی ایسا حصہ یا جملہ معترضہ آئے جس کا زیر بحث مضمون سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ جیسے 1. سرفراز صاحب (جو آپ کے استاد ہیں) آج میرے گھر آئے ہیں۔ 2. نہد جماعت میں اول آیا۔ (حالانکہ وہ درمیانہ تھا) 3. محمد سرور صاحب (اگرچہ میرے ہم جماعت تھے) آج کل زید ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں۔

(نوٹ): ریاضی میں استعمال ہونے والی خطوط واحدانی درج ذیل ہیں۔

(i) () (ii) {} (iii) []

6. علامت ندا یا تعجب علامت (!)

یہ علامت اس وقت لگائی جاتی ہے جب کسی شخص یا حضرات کو اپنی طرف متوجہ کرنا یا حیرت میں ڈالنا ہو تو علامت (!) استعمال کرتے ہیں۔ جیسے ا۔ خواتین و حضرات! ۲۔ میرے دوستو! ۳۔ میرے ہم وطنو!

7. علامت ترک علامت (۸)

اگر عبارت لکھتے لکھتے کوئی یا جملہ چھوٹ جائے تو علامت کر (۸) لگاتے ہیں۔

8. واوین یا الٹے کومے یا اقتباس علامت (" ")

یہ نشانی یا علامت کسی کی تحریر کا حصہ یا ٹکڑا یا اقتباس پیش کرنے کے لئے یا کسی کا قول (من و عن) پیش کرنے کے لئے شروع میں (") اور آخر میں (") کومے لگاتے ہیں مثلاً

ا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا! "نماز مومن کی معراج ہے۔"

۲۔ قرآن کہتا ہے "سچی گواہی مت چھپاؤ"

۳۔ ایک روز آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! ہشام کے بیٹے ابوجہل یا خطاب کے بیٹے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے سے اسلام کی تائید فرما۔"

9. علامت تفصیلیہ یا علامت ذیل علامت (:۔)

یہ علامت (:۔) کوئی فہرست پیش کرتے وقت استعمال ہوتی ہے مثلاً

ا۔ سکول میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ حسب ذیل ہیں۔

۲۔ کسی چیز کو تفصیلاً پیش کرتے وقت مثلاً

تمباکو نوشی کے بے شمار نقصانات ہیں:

۳۔ کسی طویل اقتباس کو پیش کرتے وقت مثلاً

بزرگوں نے یہ کہا:

۴۔ میں آپ کو مندرجہ ذیل اشیاء بھیج رہا ہوں۔

10. علامت شعر علامت (-) لگاتے ہیں۔ جیسے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

11. علامت مصرع علامت (ع)

اگر نثر میں کسی شعر کا کوئی مصرع لکھنا مقصود ہو تو علامت مصرع (ع) لگاتے ہیں۔ جیسے

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
1. ع اے خدا سنتا ہے دل کی بات تو
2. ع میں نے مجنوں پر لڑکپن میں اسد
3. ع

12. علامت صلہ علامت (ص)

اگر کسی عبارت کسی اور صلے کا حوالہ دینا مقصود ہو تو یہ علامت (ص) لکھ کر اوپر صلہ نمبر لکھ دیتے ہیں مثلاً میں نے یہ جملہ یونیک اردو گرامر میں پڑھا تھا ص 187

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. رموز اوقاف کی علامت میں "فجائیہ" کا درست جملہ کونسا ہے۔
(a) خزانے کے احترام کا کیا مطلب ہے
(b) کرنل خالد عزیز (ستارہ جرأت) آگے بڑھے
(c) "ہم اپنے دشمن سے بدلہ لیں گے" (d) گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی!

2. رموز اوقاف کی علامت "واوین" والا جملہ کون سا ہے؟
(a) قائداعظم نے قوم کے نام پیغام دیا: (b) "میں وعدہ کرتا ہوں۔"
(c) سکاؤٹ کفایت شعار ہوتا ہے (d) ہنگامی حالات سے کیا مراد ہے؟

3. رموز اوقات کے اعتبار سے جملہ منتخب کریں:
(a) "ہاں ایسا وہی خط ہے جو میں نے سلطان التمش کو لکھا تھا۔"
(b) "ہاں۔ یہ وہی خط ہے جو میں نے سلطان التمش کو لکھا تھا۔"
(c) "ہاں؟ یہ وہی خط ہے جو میں نے سلطان التمش کو لکھا تھا۔"
(d) "ہاں ایسا وہی خط ہے جو میں نے سلطان التمش کو لکھا تھا؟"

4. رموز اوقاف میں استعمال ہونے والی "علامت تفصیلیہ" کا درست جملہ کون سا ہے:
(a) بادشاہ اکبر، بہادر شاہ ظفر (b) قائداعظم نے فرمایا "اتحاد، ایمان، تنظیم
(c) محمد علی جوہر نے فرمایا: (d) ہم نے اسے (نواز شریف کو) ووٹ دیئے ہیں

5. رموز اقاف کی علامت "واوین" کا درست استعمال کس جملے میں ہے:
(a) صادق نے کہا "تم میری کتاب واپس کرو"
(b) صادق نے کہا تم میری کتاب واپس کرو
(c) صادق نے کہا تم میری کتاب واپس کرو؟
(d) صادق نے کہا (تم) میری کتاب واپس کرو

6. رموز اوقاف کی علامت "ندائیہ" کا درست جملہ ہے:
(a) قائداعظم نے فرمایا "کام، کام اور کام"
(b) قائداعظم، الطاف حسین حالی، حفیظ جالندھری
(c) ورزش کے بے شمار فوائد ہیں۔ (d) آہا! میرے بھائی آ گئے۔

7. درج ذیل میں سے رموز اوقاف کی رُو سے کون سا فقرہ درست ہے:
(a) میرے پاس ایک سیب اور دو آم، ایک کیلا ہے
(b) میرے پاس ایک سیب، دو آم اور ایک کیلا ہے
(c) میرے پاس ایک سیب، دو آم اور ایک کیلا ہے
(d) میرے پاس ایک سیب، دو آم، ایک کیلا ہے

8. رموز اوقاف کی علامت "فجائیہ" کا درست جملہ ہے:
(a) اے ماؤ، بہنوں، بیٹیو (b) خواتین و حضرات!
(c) کام، کام، اور کام (d) علامہ اقبال فرماتے ہیں

9. رموز اوقاف کی علامت "سوالیہ" کا درست جملہ ہے:
(a) کیا آپ کراچی جا رہے ہیں؟ (b) آپ کراچی نہیں جا رہے ہیں؟
(c) آپ کراچی جا رہے ہیں؟ (d) آپ کراچی جا رہے تھے؟

10. رموز اوقاف کی علامت "واوین" کا درست جملہ ہے:
(a) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"
(b) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔
(c) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں
(d) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے (تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں)

11. رموز اوقاف کی علامت "تفصیلیہ" کا درست جملہ ہے:
(a) قائداعظم، علامہ اقبال، محمد علی جوہر (b) قائداعظم نے فرمایا "کام، کام، کام
(c) علامہ اقبال فرماتے تھے (d) عوام نے اسے (مشرف کو) اپنا نمائندہ چن لیا

12. رموز اوقاف کے مطابق "سکتہ" کا درست جملہ ہے:
(a) پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان پاکستان کے صوبے ہیں
(b) پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان پاکستان کے صوبے ہیں
(c) پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان پاکستان کے صوبے ہیں۔
(d) پنجاب سندھ سرحد بلوچستان پاکستان کے صوبے ہیں؟

فقرات کی درستی

1. جملے (فقرے) میں سب سے پہلے فاعل پھر مفعول اور بعد میں فعل آتا ہے۔ مثلاً (قمر نے خط لکھا۔ میں قمر فاعل، خط مفعول اور لکھا فعل ہے۔

2. اگر فقرے میں فاعل واحد ہو تو فعل بھی واحد اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع ہوگا۔ مثلاً لڑکی بھاگی۔ لڑکیاں بھاگیں۔

https://classnotes.pk
https://t.me/pandeyjee
Scanned with CamScanner

3. اگر جملے میں فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر اگر فاعل مونث ہو تو فعل بھی مونث ہوگا مثلاً لڑکا آیا۔لڑکی آئی۔

4. بعض اسم صرف مذکر استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً وزن، مدرسہ، جوش، درد اور بعض صرف مونث استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً اردو، جنگ، چوٹ اور حیا۔

5. تعظیم کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور فعل ہمیشہ جمع استعمال کرتے ہیں۔مثلاً آپ کھانا کھائیں۔

6. اگر کوئی فقرہ مختلف جنسوں یا اسموں پر مشتمل ہو تو فعل آخری اسم یا جنس کے مطابق لگاتے ہیں۔مثلاً بیل دوڑ رہے ہیں۔بیل اور گائیں دوڑ رہی ہیں۔

7. اگر کسی فقرے میں دو مفعول ہوں تو فعل آخری مفعول کے مطابق ہوگا مثلاً احمد نے انار اور امرود کھائے۔

8. ایک ہی فقرے میں دو ہم معنی الفاظ کا استعمال غلط ہے۔مثلاً ماہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔(غلط) ماہ رمضان میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔(درست)

9. مصدر کے ساتھ "نے" اور "کو" کا استعمال صحیح نہیں ہے۔
مثلاً میں نے لاہور جانا ہے۔(غلط) مجھے لاہور جانا ہے (درست)

10. مونث افعال کی جمع بناتے وقت آخر میں نون غنہ "ں" کا اضافہ نہیں کرتے۔مثلاً جانے جائیں (غلط) بلکہ جاتی (درست) ہے۔

11. دادا، نانا، ابا، جاجا، ماما، پھوپھا کے آخری الف کو ے سے بدلنا درست نہیں مثلاً دادا سے دادے اور نانا سے نانے غلط ہے۔

12. بھانجا، بھتیجا، پوتا، نواسا کے آخری الف کو ے سے بدلا جا سکتا ہے۔مثلاً بھانجا سے بھانجے۔نواسے نواسے۔

13. بعض اوقات فقرے میں ہجوں کی غلطی رہ جاتی ہے۔جو غور سے پڑھنے پر ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔مثلاً احمد بڑا چالاق ہے میں چالاق (غلط) درست لفظ چالاک (درست) ہے۔

14. بعض الفاظ کی آواز ایک جیسی ہوتی ہے مگر مطلب مختلف ہوتا ہے۔ان الفاظ کا بھی خیال رکھیں جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

15. 'نہ' کے فوراً بعد 'ہی' نہیں آتا۔مثلاً 'نہ ہی اکرم آیا اور نہ ہی جاوید' (غلط) ہے۔جبکہ 'نہ اکرم ہی آیا اور نہ جاوید' (درست) ہے۔

16. 'ہر' ہمیشہ واحد لفظ کے ساتھ آتا ہے۔مثلاً ہر آدمی خوش تھا (درست) ہے۔ہر آدمی خوش تھے (غلط) ہے۔

17. اردو محاورے کا خاص خیال رکھیں مثلاً سبز پودا دکھانا اور گالی نکالنا (غلط) سبز باغ دکھانا اور گالی دینا (درست) ہے۔

18. اگر جملے میں کئی اسم ہوں تو "اور" سب سے آخری اسم سے پہلے لگاتے ہیں مثلاً 'ندیم احمد اور جمیل پڑھ رہے ہیں'۔
"کو" ہمیشہ مفعول اور زیادہ تر جاندار مفعول کے ساتھ آتا ہے۔اختر کو پکارو (درست) دروازے کو بند کرو (غلط) دروازہ بند کرو (درست)

19.

"نے" کا استعمال

"نے" اردو زبان میں فاعل کی علامت ہے۔اس کے استعمال میں احتیاط بہت ضروری ہے:

1- متعدی افعال میں "نے" فاعل کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔
فعل متعدی کے ماضی قریب، ماضی مطلق اور ماضی حکیہ کے ساتھ "نے" استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً: 1- نسرین نے خط لکھا۔ 2- عابد نے کتاب پڑھی۔
3- وحید نے قرآن پاک پڑھا ہوگا 4- زاہد نے جھوٹ بولا ہوگا۔

3- بعض متعدی افعال ایسے ہیں جن کے فاعل کے ساتھ "نے" استعمال نہیں کیا جاتا۔
مثلاً: "بولنا" اور "لانا" کے افعال میں متعدی ہونے کے باوجود "نے" استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

4- بعض فعل لازم ایسے بھی ہیں جن کے فاعل کے ساتھ "نے" آتا ہے۔
مثلاً: اسلم نے تھوکا وغیرہ

5- افعال لازم کے فاعل کے ساتھ "نے" استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔
مثلاً: چلا، روؤ، آہ، بھاگا، ہنسا اور رویا کے ساتھ "نے" استعمال نہیں کیا جائیگا۔

6- مجھ اور تجھ اگر فاعل ہوں تو "نے" استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔لیکن ان کے ساتھ کوئی اسم صفت ہو تو "نے" استعمال کیا جا سکتا ہے۔مثلاً تجھے شریف نے کیوں کہا؟

7- مصدر کے ساتھ "نے" کا استعمال غلط تصور کیا جاتا ہے۔
مثلاً 1- زید نے کوئٹے جانا ہے۔
2- مجھے قرآن پاک پڑھنا ہے۔ 3- ہم نے حج کرنا ہے۔
ان کی صحیح صورت یہ ہوگی۔
1- زید کو کوئٹے جانا ہے۔ 2- مجھے قرآن پاک پڑھنا ہے۔
3- ہمیں حج کرنا ہے۔

8- چاہنا مصدر کے فعل کے ساتھ "نے" استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن اگر فاعل جی، طبیعت اور دل ہوں تو "نے" کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔
مثلاً: 1- طبیعت چاہی تو چلا جاؤں گا۔ 2- جی چاہا تو آؤں گا۔
3- دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔

"کو" کا استعمال

اردو زبان میں "کو" مفعول کی علامت ہے۔اس کے استعمال میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

1- جب کسی جملے میں مفعول جاندار ہو تو اس کے ساتھ "کو" استعمال کیا جاتا ہے۔
مثلاً: 1- جاوید نے شاگرد کو پڑھایا۔ 2- میں نے رضوان کو دیکھا۔
جب کسی جملے میں مفعول بے جان ہو تو "کو" استعمال نہیں کیا جاتا۔
مثلاً 1- میں نے دودھ پیا۔ 2- ثنا نے اخبار خریدا۔

3- مرکب مصدر جو محاورے کے طور پر استعمال کیے جاتے ہوں، ان میں "کو" کا استعمال بالکل غلط ہے۔
مثلاً: کمر باندھنا کی بجائے کمر کو باندھنا غلط ہے۔

4- اگر کسی جملے میں جاندار دو مفعول ہوں تو ان میں دوسرے مفعول کے ساتھ "کو" استعمال کیا جاتا ہے۔یاد رکھیے دونوں مفعولوں کے ساتھ "کو" استعمال نہیں کیا جاتا۔
مثلاً: شاذیہ نے بچہ اس کی ماں کو دیا۔
اس جملے میں "بچہ" اور "ماں" دونوں مفعول ہیں لیکن "کو" صرف دوسرے مفعول ماں کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

غلط و درست فقرات

غلط فقرات	درست فقرات
میں آج سکول نہیں جاؤں گا چونکہ میں بیمار ہوں۔	میں آج سکول نہیں جاؤں گا کیونکہ میں بیمار ہوں۔
یہاں ہر امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔	یہاں ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔
نہ ہی قرآن پڑھنا مسلم آتا ہے۔	نہ قرآن پڑھنا مسلم آتا ہے۔
ندیم نے کھانا کھایا نہ ہی چائے پی۔	ندیم نے کھانا کھایا نہ چائے پی۔
صائمہ نے لاہور جانا ہے۔	صائمہ کو لاہور جانا ہے۔
اس نے پانی پینا ہے۔	اسے پانی پینا ہے۔
تم نے پیغام کرنا تھا۔	تمہیں یہ کام کرنا تھا۔
میں نے پشاور جانا ہے۔	مجھے پشاور جانا ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور کے پہاڑ پر گئے۔	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر گئے۔
ماہ رمضان کے مہینے میں عبادت کرنا بڑا ثواب ہے۔	ماہ رمضان میں عبادت کرنا بڑا ثواب ہے۔
ناہید باقاعدہ طور پر سکول جاتی ہے۔	ناہید باقاعدہ سکول جاتی ہے۔
بڑھیا عورت بس کے حادثہ میں ماری گئی۔	بڑھیا بس کے حادثہ میں ماری گئی۔
حامد رشید اور جمیل چلا گیا	حامد رشید اور جمیل چلے گئے۔
میں نے قلم دوات اور پنسل خریدا۔	میں نے قلم دوات اور پنسل خریدی۔
انور اجمد اور شاہد چلی گئیں۔	انور اجمد اور شاہد چلے گئے۔
جب میں نے ہوش سنبھالی تو پاکستان بن چکا تھا۔	جب میں نے ہوش سنبھالا تو پاکستان بن چکا تھا۔
ایسا کھیل نہ کھیلو جس میں نقصان ہو۔	ایسا کھیل نہ کھیلو جس میں نقصان ہو۔
کیا تم نے تار دے دی ہے۔	کیا تم نے تار دے دیا ہے۔

میرے قلم کھو گئی ہے۔	میرا قلم کھو گیا ہے۔
میرے کان میں درد ہو رہی ہے۔	میرے کان میں درد ہو رہا ہے۔
بازار سے چار روپے کی دہی لاؤ۔	بازار سے چار روپے کا دہی لاؤ۔
کوئی آدمی کا اعتبار نہیں۔	کسی آدمی کا اعتبار نہیں۔
اسپتال میں ہر امراض کا علاج ہوتا ہے۔	اسپتال میں ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔
نوخیز اور بابر اور لیعل بھائی ہیں۔	نوخیز، بابر اور لیعل بھائی ہیں۔
ہلال کی کمائی میں برکت ہے۔	حلال کی کمائی میں برکت ہے۔
وہ بوڑھا آدمی آ رہا ہے۔	وہ بوڑھا آ رہا ہے۔
تاج محل سنگ مرمر کے پتھر سے بنا ہے۔	تاج محل سنگ مرمر سے بنا ہے۔
ہمیں جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے۔	ہمیں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے۔
آب زم زم کے پانی سے وضو کرو۔	آب زم زم سے وضو کرو۔
آپ کا سائیکل کہاں ہے۔	آپ کی سائیکل کہاں ہے؟
نائی امامت کرنے آیا ہے۔	نائی حجامت بنانے آیا ہے۔
یہ پتھر بہت بھارا ہے۔	یہ پتھر بہت بھاری ہے۔
اسے عام طور پر قبض رہتی ہے۔	اسے عام طور پر قبض رہتا ہے۔
آج کی اخبار کہاں ہے۔	آج کا اخبار کہاں ہے؟
آپ کی مزاج کیسی ہے۔	آپ کا مزاج کیسا ہے؟
سعیدا اچھا اردو بولتا ہے۔	سعید اچھی اردو بولتا ہے۔
بھوکے کو کھانا کھلانا صواب ہے۔	بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب ہے۔
ہمارے استاد بڑے کابل ہیں۔	ہمارے استاد بڑے قابل ہیں۔
آپ میرے لئے دوا کریں۔	آپ میرے لئے دعا کریں۔
جھوٹے پر خدا کی لانت ہو۔	جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔
السلام علیکم کے بعد عرض ہو۔	السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔
مہمان کی خاطر تواز و کرو۔	مہمان کی خاطر تواضع کرو۔
اسلم نے کامیابی حاصل کرنے کے لے خون اور پسینے کو ایک کر دیا۔	اسلم نے کامیابی حاصل کرنے کے لیے خون اور پسینہ ایک کر دیا۔
آج کل نعیم کی دسوں انگلیاں گھی میں ہیں۔	آج کل نعیم کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔
زاہد کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے۔	زاہد کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے۔
میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔	مجھ سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔
وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
اختر کراچی کے لیے روانہ ہو گیا۔	اختر کراچی روانہ ہو گیا۔
استاد کی نصیحت کا برا نہیں منانا چاہئے۔	استاد کی نصیحت کا برا نہیں ماننا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

اسلم نے مجھے گالی نکالی ہے۔	اسلم نے مجھے گالی دی ہے۔
یہ بات مجھے سمجھ آ گئی ہے۔	یہ بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔
اکرم اور مجید کے علاوہ سب لاہور گئے تھے۔	اکرم اور مجید کے سوا سب لاہور گئے تھے۔
کیونکہ وہ غیر حاضر رہا اس لیے اس کا نام خارج ہو گیا۔	چونکہ وہ غیر حاضر رہا اس لیے اس کا نام خارج ہو گیا۔
میں آپ کا مشکور ہوں گا۔	میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔
میرے کو یہ سن کر دکھ ہوا۔	مجھے یہ سن کر دکھ ہوا۔
ان جوتوں کی قیمت میں پندرہ بیس کا فرق ہے۔	ان جوتوں کی قیمتوں میں پندرہ بیس کا فرق ہے۔
خیریت نیک مطلوب چاہتی ہوں۔	تمہاری خیریت نیک چاہتی ہوں۔
وہ بدھ وار کے دن آیا۔	وہ بدھ کے دن آیا۔
حامد میرا ہم جماعتی ہے۔	حامد میرا ہم جماعت ہے۔
آپ کہاں جا رہے ہو؟	آپ کہاں جا رہے ہیں؟
میں نے آج کراچی جانا ہے۔	مجھے آج کراچی جانا ہے۔
یہ دوا برائے کھانسی کے لیے ہے۔	یہ دوا برائے کھانسی ہے۔
خدا نے ہر امرض کا علاج پیدا کیا ہے۔	خدا نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔
میری قلم کھو گئی ہے۔	میرا قلم کھو گیا ہے۔
سکول حال میں جلسہ ہو رہا ہے۔	سکول ہال میں جلسہ ہو رہا ہے۔
لڑائی جھگڑا کا کوئی فائدہ نہیں۔	لڑائی جھگڑے کا کوئی فائدہ نہیں۔
اسلام وعلیکم کے بعد واضح ہو۔	السلام علیکم کے بعد واضح ہو۔
تمہارا گیند کہاں ہے؟	تمہاری گیند کہاں ہے؟
تمہاری مرض بہت پرانی ہے۔	تمہارا مرض بہت پرانا ہے۔
کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت بلند ہے۔	کوہ ہمالیہ بہت بلند ہے۔
یہ ماہ رمضان کا مہینا ہے۔	یہ ماہ رمضان ہے۔
بازار سے بیس روپے کی دہی لے آؤ۔	بازار سے بیس روپے کی دہی لے آؤ۔
میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
آج کی اخبار کہاں ہے؟	آج کا اخبار کہاں ہے؟
میرا دولت خانہ لاہور میں ہے۔	میرا غریب خانہ لاہور میں ہے۔
برائے مہربانی کر کے تشریف لائیں۔	براہ مہربانی تشریف لائیں
نہ ہی طاہر آیا نہ ہی خالد پہنچا۔	طاہر آیا نہ خالد ہی پہنچا۔
میں نے تمہارا نام نہیں بھولا۔	میں تمہارا نام نہیں بھولا۔
لڑکیاں کھانا کھا رہی ہے۔	لڑکیاں کھانا کھا رہی ہیں۔
یہ میرے دادے کی دکان ہے۔	یہ میرے دادا کی دکان ہے۔
مجھے یہ سن کر حیرانگی ہوئی۔	مجھے یہ سن کر حیرانی ہوئی۔
میں آپ کا تابعدار ہوں۔	میں آپ کا تابع فرمان ہوں۔
میں آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت مطلوب ہے۔
ہرن کی ماں کب تک خیر منائے گی۔	بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی؟
جس کی لاٹھی اس کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
بیمار کی حالت آگے سے بہتر ہے۔	بیمار کا حال پہلے سے بہتر ہے۔
یار بیٹھو ذرا دم نکال لیں۔	یار بیٹھو ذرا دم لے لیں۔
کسی کو گالی مت نکالو۔	کسی کو گالی مت دو۔
دروازے کو بند کرو۔	دروازہ بند کرو۔
وہ دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔	وہ روز بروز کمزور ہو رہا ہے۔
ہم سب خیریت سے ہیں۔	ہم سب خیریت ہیں۔
مجھے اس بات کا بڑا فکر ہے۔	مجھے اس بات کی بڑی فکر ہے۔
اکرم اچھا اردو بولتا ہے۔	اکرم اچھی اردو بولتا ہے۔
لاہور میں علم وفضل کی چرچا ہے۔	لاہور میں علم وفضل کا چرچا ہے۔
ہم کو آج چھٹی ہے۔	ہمیں آج چھٹی ہے۔
کرکٹ ایک اچھی کھیل ہے۔	کرکٹ ایک اچھا کھیل ہے۔
کسی کی چغلی نہ کرو۔	کسی کی چغلی نہ کھاؤ۔
کیا تیرے کو شرم نہیں آتی؟	کیا تجھے شرم نہیں آتی؟

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایکزامینیشن کمیشن)

1. مندرجہ ذیل میں درست جملہ ہے:
(a) میں نے کتاب پڑھی (b) میں نے کتاب پڑھا
(c) کتاب پڑھی میں نے (d) مجھ سے پڑھی گئی کتاب

2. الفاظ کا مناسب استعمال ہے:
(a) پناہ مانگنی چاہیے حسد سے حاسدوں کے
(b) حسد سے پناہ مانگنی چاہیے حاسدوں کے
(c) حاسدوں کے حسد سے پناہ مانگنی چاہیے
(d) حاسدوں کے حسد سے پناہ مانگنی چاہیے

3. الفاظ کا مناسب استعمال ہے:
(a) میرا پودا پھل دینے لگا (b) پودا میرا لگا پھل دینے
(c) پھل لگا دینے میرا پودا (d) دینے لگا پھل پودا میرا

4. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے؟
(a) اسلم سیر کو جاتا ہے صبح (b) اسلم صبح سیر کو جاتے ہیں
(c) اسلم صبح سیر کو جاتا ہے (d) سیر کو صبح جاتا ہے اسلم

5. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے:
(a) میرے سر میں درد ہو رہی ہے (b) میرے سر میں درد ہو رہا ہے
(c) میرے سر میں ہو رہا ہے درد (d) درد ہو رہا ہے میرے سر میں

6. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے:
(a) حیدر دن بدن کمزور ہو رہا ہے (b) حیدر آئے روز کمزور ہوتا جا رہا ہے
(c) حیدر روز بروز کمزور ہو رہا ہے (d) حیدر روز روز کمزور ہو رہا ہے

7. درست جملے کی نشاندہی کریں:
(a) وہ آئے دن سکول سے غیر حاضر رہتا ہے
(b) وہ آئے روز سکول سے غیر حاضر رہتا ہے
(c) وہ روز بروز سکول سے غیر حاضر رہتا ہے
(d) وہ روز روز سکول سے غیر حاضر رہتا ہے

8. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے۔
(a) لڑکوں نے کام کر لیں ہیں (b) لڑکوں نے کام کر لی ہیں
(c) لڑکوں نے کام کیے ہیں (d) لڑکوں نے کام کر لیا ہے

9. مندرجہ ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے:
(a) نہیں میں وہاں نہیں جاؤں گا (b) نہیں بھی میں وہاں نہیں جاؤں گا
(c) نہیں میں وہاں نہ جاؤں گا (d) میں وہاں نہیں جاؤں گا

10. مندرجہ ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے:
(a) اقرا کھانے کھانا ہے (b) کھانا نے کھایا اقرا ہے
(c) کھایا کھانا نے اقرا ہے (d) اقرا نے کھانا کھایا ہے

11. درج ذیل فقروں میں کون سا درست ہے:
(a) لڑکیاں سکول جاتے ہیں (b) لڑکیاں سکول جاتی ہے
(c) لڑکیاں سکول جاتی ہیں (d) لڑکیاں سکول جاتا ہیں

12. درج ذیل فقروں میں کونسا درست ہے:
(a) لڑکیوں نے کھانا کھا لیے ہیں (b) لڑکیوں نے کھانا کھایا لیا ہے
(c) لڑکیوں نے کھانا کھائے لیا ہے (d) لڑکیوں نے کھانا کھا لیا ہے

13. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے:
(a) امتیاز گیا ہے سکول پڑھنے (b) سکول ہے امتیاز پڑھنے گیا
(c) گیا سکول امتیاز ہے پڑھنے (d) امتیاز سکول پڑھنے گیا ہے

14. کون سا جملہ درست ہے؟ (یا) درست ترتیب والا جملہ ہے:
(a) لاہور ہے ایک تاریخی شہر (b) تاریخی ہے شہر لاہور ایک
(c) لاہور ایک تاریخی شہر ہے (d) تاریخی شہر ہے لاہور ایک

15. درج ذیل میں سے درست جملے کی نشان دہی کریں۔
(a) میں نے راشد کو سمجھا دی (b) اسلام وعلیکم کے بعد عرض ہے
(c) اس بات میں تمہارا فائدہ ہے (d) آج عید الاضحیٰ ہے

16. درج ذیل میں سے درست جملے کی نشان دہی کریں۔
(a) صدا اپنی گاڑی خود سے ہانکو (b) صدا اپنی گاڑی کو آپ ہانکو
(c) صدا اپنی گاڑی کو آپ ہانکو (d) صدا اپنی گاڑی کو آپ ہانکو

17. ان جملوں میں سے درست جملہ ہے:
(a) میں بازار کو جا رہا ہوں (b) میں بازار جا رہا ہوں
(c) میں نے بازار جا رہا ہوں (d) میں بازار جا رہے ہیں

18. "برائے کرم گھاس پر مت چلو" اس کو صحیح انداز میں لکھا جاتا ہے:
(a) براہ کرم گھاس پر مت چلو (b) برائے کرم گھاس پر نہ چلو
(c) برائے مہربانی گھاس پر مت چلو (d) براہ کرم گھاس پر مت چلو

19. درست جملے کا انتخاب کیجیے۔
(a) اس نے مجھے سمجھایا (b) لقمہ نے صدا لگایا
(c) میں نے لاہور کو جانا ہے (d) آج بہت گرمی ہے

20. درست جملہ تلاش کریں۔
(a) میرا اردو اچھا ہے (b) میرے اردو اچھا ہے
(c) میری اردو اچھی ہے (d) میرے اردو اچھے ہیں

21. درج ذیل میں سے کون سا جملہ درست ہے؟
(a) وہ بغیر ناغہ سکول جاتا ہے (b) وہ روزانہ سکول جاتا ہے
(c) وہ بے ناغہ سکول جاتا ہے (d) وہ روز بروز سکول جاتا ہے

22. الفاظ کا مناسب استعمال ہے:
(a) وقت کو ضایا نہیں کرنا چاہیے (b) وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے
(c) وقت کی زیاں نہیں کرنی چاہیے (d) وقت ضائے نہیں کرنا چاہیے

23. کونسی املاء درست ہے؟
(a) عبداللطیف (b) عبدلطیف (c) عبدالملطیف (d) عبداللطیف

24. درست املاء کا فقرہ منتخب کریں:
(a) ان کا تخلص نشتر تھا (b) ان کا تخص نشطر تھا
(c) ان کا تخلص نشطر تھا (d) ان کا تخلص نشتر تھا

25. درست املاء کا فقرہ منتخب کریں:
(a) یہ خوب صورت گلستان ہے (b) یہ گلستان خوب سورت ہے
(c) یہ خوب صورت گلستان ہے (d) یہ گلستان خوب صورت ہے

26. درج ذیل میں سے درست املاء کا جملہ ہے:
(a) بلوچستان کا صدر مقام قوئٹہ ہے (b) کوکھا بلوچستان کا صدر مقام ہے
(c) کوئٹہ بلوچستان کا صدر مقام ہے (d) بلوچستان کا صدر مکام کوئٹہ ہے

27. درست املا کا فقرہ منتخب کریں:
(a) اسلام وعلیکم کے بعد عرض ہے (b) اسلام علیکم کے بعد عرض ہے
(c) اسلامو علیکم کے بعد ارض ہے (d) اسلامہ علیکم کے بعد ارض ہے

Scanned with CamScanner

28. درست املا کا فقرہ منتخب کریں:
(a) برائے مہربانی مجھے قلم دے دیں (b) برائی مہربانی مجھے قلم دے دیں
(c) براہ مہربانی مجھے قلم دے دیں (d) برداہ مہربانی مجھے قلم دے دیں

29. درست املا کا فقرہ منتخب کریں:
(a) ولید صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنے جاتا ہے
(b) ولید صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنے جاتا ہے
(c) ولید صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنے جاتا ہے
(d) ولید صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنے جاتا ہے۔

30. درج ذیل میں سے درست املا والا جواب منتخب کریں:
(a) برائے مہربانی (b) برائی مہربانی (c) براہ مہربانی (d) برداہ مہربانی

31. مندرجہ ذیل میں سے کون سی املا درست ہے:
(a) اسلام علیکم (b) السلام وعلیکم (c) اسلام وعلیکم (d) السلام علیکم

32. کون سی املا درست ہے:
(a) تحلیک (b) تحلیق (c) تحقیق (d) تحقیک

33. کونسی املا درست ہے؟
(a) ہقارت (b) حقارت (c) ہکارت (d) ہکارط

34. کونسی املا درست ہے؟
(a) ہلکل (b) ہلتل (c) بالکل (d) ہالتل

35. مندرجہ ذیل میں سے کون سی املا درست ہے:
(a) ہقارت (b) حقارت (c) ہکارت (d) ہقارط

36. درست املا کا جملہ ہے۔
(a) یہ آب زمزم ہے (b) نیکی کرنے سے صواب ملتا ہے
(c) آکا وغلام مسجد میں برابر ہیں (d) میں نے رات آنکھوں میں بصر کی

37. درست املا کا جملہ ہے:
(a) میں نے آج روضہ رکھا (b) چڑیا دانہ چگ رہی تھی
(c) سمرائیں ریت ہوتی ہے (d) یہ سبک بہت آسان ہے

محاورات اور ضرب الامثال

جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ اپنے لغوی معنوں کی بجائے غیر حقیقی معنی دے تو اسے محاورہ کہتے ہیں۔ مثلاً تارے گننا کے لغوی معنی تاروں کی گنتی کرنا ہے مگر اس کے غیر حقیقی معنی رات بھر نیند نہ آنا کے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے باتیں کرنا بھی ایک محاورہ ہے۔ جس کے لغوی معنی آسمان سے بات چیت کرنا ہے لیکن غیر حقیقی معنی بہت بلند ہونا کے ہیں۔ اہل زبان نے جو محاورات وضع کیے ہیں ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔

محاورات	معنی	استعمال
آنکھیں چرانا	سامنے نہ آنا	اکرم جلسے میں موجود تھا مگر مجھے دیکھ کر آنکھیں چرا گیا۔
آپے سے باہر ہونا	غصے میں آنا	علی گالی سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	احمد چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تو مارے شرم کے آب آب ہو گیا۔
اوسان خطا ہونا	سخت گھبرا جانا	شیر کو دیکھ کر حمید کے اوسان خطا ہو گئے۔
آنکھ کا تارا ہونا	بہت ہی پیارا	عدیل اپنی خوبیوں کی وجہ سے استاد کی آنکھ کا تارا ہے۔
باتوں میں آنا	فریب کھانا	اسلم اتنا سادہ ہے کہ سب کی باتوں میں آ جاتا ہے۔
باغ باغ ہونا	خوش ہونا	ماں بیٹے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی۔
پیٹھ دکھانا	بھاگ جانا	بزدل لوگ میدان جنگ میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے ہیں۔
تن بدن میں آگ لگنا	بہت غصہ آنا	اسلم نے عمر پر چوری کا الزام لگایا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔
جی بھر آنا	دل پر اثر ہونا	کلیم کی درد بھری داستان سن کر میرا جی بھر آیا
جان پر کھیلنا	جان قربان کرنا	رضا کار نے اپنی جان پر کھیل کر بچے کی جان بچائی
جی چرانا	کام نہ کرنا	جو لوگ محنت سے جی چراتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام ہوتے ہیں۔
چار چاند لگانا	رونق اور عزت بڑھانا	انجم نے اول پوزیشن حاصل کر کے والدین کی عزت کو چار چاند لگا دیے۔
مٹھی گرم کرنا	رشوت دینا	آج کل مٹھی گرم کیے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔
لکیر کا فقیر	پرانے طور طریقے کا پابند	دیہاتی لوگ عام طور پر لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔
فرائے بھرنا	تیز دوڑنا	گاڑی فرائے بھرتی ہوئی جا رہی ہے۔
گل کھلانا	عجیب کام کرنا	شاہدا تنا شرارتی ہے کہ ہر روز نیا گل کھلاتا ہے۔
کام آ جانا	مر جانا	وہ میدان جنگ میں بہادری سے لڑتے ہوئے کام آیا۔
کام تمام کرنا	مار ڈالنا	نشے کے موذی مرض نے بہت سے لوگوں کا کام تمام کر دیا ہے۔
کان بھرنا	چغلی کھانا	رفعت ہمیشہ اپنے خاوند کے کان بھرتی رہتی ہے۔
عید کا چاند ہونا	کبھی کبھی ملنا	آپ تو عید کا چاند ہی ہو گئے بہت کم نظر آتے ہو۔
طوطی بولنا	شہرت ہونا	علامہ اقبال کی نظموں کا طوطی پوری دنیا میں بولتا ہے۔
سبز باغ دکھانا	دھوکا دینا	دھوکہ باز نے سبز باغ دکھا کر بڈھیا کو لوٹ لیا۔
رفو چکر ہونا	بھاگ جانا	چور سپاہی کو دیکھ کر رفو چکر ہو گیا۔

ڈنکا بجنا	شہرت ہونا	ہماری کرکٹ ٹیم کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے۔
خوشنودی	خوشی رضامندی	ہمیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کام کرنا چاہیے۔
لطف اندوز ہونا	مزہ لینا	میٹھے آم کھا کر میں بہت لطف اندوز ہوا۔
دو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا	چور چوری کر کے دو دو گیارہ ہو گیا۔
منہ میں پانی بھر آنا	جی للچانا	پکے ہوئے آم دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔

ضرب الامثال

ضرب الامثال	مطلب
جو کہتے ہیں وہ برستے نہیں	باتونی لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں کام نہیں کرتے۔
جان بچی سو لاکھوں پائے	کسی مصیبت سے نجات مل جانا اچھی بات ہے۔
تلیں میں نہ تیرہ میں	کسی شمار میں نہ آنا
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو	صبر سے کام لیں جلدی نہ کریں۔
پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔	تمام انسان ایک جیسی طبیعت کے نہیں ہوتے۔
دل کو گھوڑوں کے خواب	آدمی کو جس چیز کی حاجت ہو ہر وقت اسی خیال میں رہتا ہے۔
بغل میں چھری منہ میں رام رام	ظاہر کچھ باطن کچھ۔
دور کے ڈھول سہانے	دور کی چیز بھلی معلوم ہوتی ہے۔
دھوبی کا کتا گھر نہ گھاٹ کا	نکما آدمی کسی کے کام نہ آنے والا۔
طوطے کو دیکھ کر طوطا رنگ پکڑتا ہے۔	انسان پر صحبت یا ماحول کا اثر ہوتا ہے۔
چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات	چند روز کی رونق پھر وہی بے رونقی
چور کی داڑھی میں تنکا	مجرم اپنی حرکتوں سے پہچانا جاتا ہے۔
جس کا کام اسی کو ساجھے	ہر آدمی ہر کام نہیں کر سکتا۔
چراغ تلے اندھیرا	دوسروں کو فائدہ مگر ساتھی اس سے محروم
بے نواز مسور کی دال	کسی عزت اور مرتبے کے لائق نہ ہونا۔
ایک نہ شد دو شد	ایک عجیب بات کے بعد دوسری عجیب بات ہونا۔
نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔	جھگڑے کی وجہ کو ہی ختم کر دینا چاہیے۔
نیکی کر دریا میں ڈال	نیکی کر کے بھول جانا۔
نو نقد نہ تیرہ ادھار	ادھار کے زیادہ منافع کی نسبت نقد کم منافع بہتر ہے۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	کام کرنا نہ آئے تو بہانے تراشنے لگیں۔
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔	شریر آدمی سزا کے بغیر نہیں درست ہوتے۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	رازدار آدمی کی دشمنی خطرناک ہوتی ہے۔
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی عمدہ چیز بھی کم قیمت لگتی ہے۔
کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا	برے کام کا نتیجہ بدنامی ہوتا ہے۔
کیا پدی کیا پدی کا شوربہ	کسی شمار یا رتبہ پہ نہ ہونا۔
عقل بڑی کہ بھینس	سمجھ اور تمیز اعلیٰ چیز ہے۔
صبر کا پھل میٹھا	صبر کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔
شیطان کی آنت ہونا	بہت ہی لمبا ہونا۔
سر منڈاتے ہی اولے پڑے	کسی کام کو شروع کرتے ہی کسی مصیبت کا سامنا ہونا۔
سیدھا ابن میدہ نہیں۔	خدمت اور محنت کے بغیر عزت دولت نہیں ملتی۔
سانچ کو آنچ نہیں	سچائی کو کوئی خطرہ نہیں۔
سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے	کام ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو۔
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت میں تھوڑی سی امداد
جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلاؤ	اپنی حیثیت کے مطابق کام کرو۔
جس کی لاٹھی اسی کی بھینس	حکومت یا جیت طاقتور کی ہوتی ہے۔
جتنے منہ اتنی باتیں	ہر ایک کی اپنی اپنی رائے ہوتی ہے۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	برائی ہمیشہ چھپی نہیں رہ سکتی۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	ہاتھ سے جاتی چیز کا کچھ حصہ ہی مل جانا غنیمت ہے۔
بھینس کے آگے بین بجانا	بے وقوف کو کوئی بات سمجھانا۔
اندھوں میں کانا راجہ	بیوقوفوں میں تھوڑی سی عقل والا شخص۔
اونچی دکان پھیکا پکوان	شہرت زیادہ مگر خوبی کم
آپ کا کج مہا کاج	کام وہی اچھا جو خود کیا جائے۔

روزمرہ اور محاورہ کا صحیح استعمال

روزمرہ اور محاورہ میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کرنا یا کمی بیشی کرنا جائز نہیں مثلاً جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی بجائے کوئی کہہ دے کہ جس کی لاٹھی اس کی بکری تو یہ غلط ہوگا۔ اسی طرح نو دو گیارہ ہونا کو دس دوبارہ ہونا لکھنا مناسب نہیں، ذیل میں روزمرہ اور محاورہ کی اغلاط کو واضح کرنے کیلیے چند فقرات دیے جا رہے ہیں۔

غلط	درست
میں نے نو بجے کالج پہنچنا ہے۔	مجھے نو بجے کالج پہنچنا ہے۔
یہ عورت اچھی گاتی ہے۔	یہ عورت اچھا گاتی ہے۔
اس کی ماں یہ خبر سن کر ہکی بکی رہ گئی۔	اس کی ماں یہ خبر سن کر ہکا بکا رہ گئی۔

Scanned with CamScanner

وہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔	اس نے اپنا کام تمام کرلیا ہے۔	اس نے اپنا کام ختم کرلیا ہے۔
نائی حجامت کرنے آیا ہے۔	نائی حجامت بنانے آیا ہے۔	آپ کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی؟	آپ کو یہ خبر کیسے ملی؟
آپ برا نہ منائیں گی بات سچی ہے۔	آپ برا نہ مانیں گی بات سچی ہے۔	ہم ہر روز بے نماز سیر کو جاتے ہیں۔	ہم ہر روز بلا نماز سیر کو جاتے ہیں۔
کرنے والا کام تو یہ ہے کہ تعلیم مفت کردی جائے۔	کرنے کا کام تو یہ ہے کہ تعلیم مفت کردی جائے۔	سر منڈاتے ہی پتھر پڑے۔	سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔
میں نے یہ سبق پڑھا ہوا ہے۔	یہ سبق میرا پڑھا ہوا ہے۔	جس کی لاٹھی اس کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
گاڑی آنے ہی والی ہے۔	گاڑی آنے ہی کو ہے۔	لکڑی کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔	شراکت کی ہنڈیا سڑک میں ٹوٹتی ہے۔	ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے۔
شورین کر اس کی نیند کھل گئی۔	شورین کر اس کی آنکھ کھل گئی۔	آپ تو ہر بات میں الٹی جمنا بہاتے ہو۔	آپ تو ہر بات میں الٹی گنگا بہاتے ہو۔
اس شاندار نتیجہ کا سہرا ہیڈ ماسٹر کے سر پر ہے۔	اس شاندار نتیجہ کا سہرا ہیڈ ماسٹر کے سر ہے۔	جھوٹ مارنا بری بات ہے۔	جھوٹ بولنا بری بات ہے۔
بچوں نے کمرے میں شور مچایا ہوا ہے۔	بچوں نے کمرے میں شور مچا رکھا ہے۔	اقبال اردو کا بڑا شاعر ہو گزرا ہے۔	اقبال اردو کا بڑا شاعر ہوا ہے۔
اس لفظ کا معنی یہ ہے۔	اس لفظ کے معنی یہ ہیں۔	ٹوپی اوڑھ لیجئے۔	ٹوپی پہن لیجئے۔
بے چارے کو بے نیل و مرام لوٹنا پڑا۔	بے چارے کو بے نیل مرام لوٹنا پڑا۔	چوپ سپاہی کو دیکھ کر لوگ تتر بتر ہو گیا۔	چوپ سپاہی کو دیکھ کر لوگ دو گیارہ ہو گیا۔
کیا تم چپ نہیں کر سکتے؟	کیا تم چپ نہیں رہ سکتے۔	آجکل اس کی پانچوں گھی میں ہیں۔	آجکل اس کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔
بابر کی فوج نے پانی پت کے میدان میں ڈیرے ڈال دیا۔	بابر کی فوج نے پانی پت کے میدان میں ڈیرے ڈال دیے۔	ہر وزیر کو عوامی فلاح بہبود کی بات کرنی چاہئے۔	ہر وزیر کو عوامی فلاح و بہبود کی بات کرنی چاہئے۔
ان دونوں شاعروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔	ان دونوں شاعروں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔	اکرم اپنی کامیابی کی خبر سن کر جامے میں پھولے نہ سمایا۔	اکرم اپنی کامیابی کی خبر سن کر جامے میں پھولا نہ سمایا۔
چند سالوں سے ملک کی حالت خراب ہو رہی ہے۔	چند سال سے ملک کی حالت خراب ہو رہی ہے۔	ہمارا ملک دن بدن ترقی کر رہا ہے۔	ہمارا ملک روز بروز ترقی کر رہا ہے۔
یہ شعر مجھے سمجھ نہیں آیا۔	یہ شعر میری سمجھ میں نہیں آیا۔	مدرسہ بڑا صرف لڑکیوں کے لئے ہے۔	یہ مدرسہ صرف لڑکیوں کیلئے ہے۔
مجاہدوں نے طیش کھا کر زبردست حملہ کیا۔	مجاہدوں نے طیش میں آ کر زبردست حملہ کیا۔	میں چھ سات دنوں تک آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔	میں چھ سات دن تک آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔
غریب کے بچے فاقے سے مر رہے ہیں۔	غریب کے بچے فاقوں مر رہے ہیں۔	میں نے ایک روپیہ ادھار لیا ہوا تھا۔	میں نے ایک روپیہ ادھار لیا تھا۔
گالی نکالنا بری بات ہے۔	گالی دینا بری بات ہے۔	یہ آپ کی عین کرم نوازی ہے۔	یہ آپ کی عین کرم فرمائی ہے۔
آپ لوگوں نے کیا مذاق بنایا ہوا ہے۔	آپ لوگوں نے کیا مذاق بنا رکھا ہے۔	خدا خدا کر کے دن نکلا۔	خدا خدا کر کے دن چڑھا۔
میں تو اپنا کام ختم کر بیٹھا ہوں۔	میں تو اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔	بچہ کوٹھے پر سے گر پڑا۔	بچہ کوٹھے سے گر پڑا۔
		مظلوں کا دور بلا شبہ سنہری دور تھا۔	مظلوں کا دور بلا شبہ سنہری دور تھا۔

چوروں نے اندھیر مچایا ہوا ہے۔	چوروں نے اندھیر مچا رکھا ہے۔	کسی کی ٹوپی اچھالنا بھی کوئی شرافت ہے۔	کسی کی پگڑی اچھالنا بھی کوئی شرافت ہے۔
سب بھائیوں بہنوں کو سلام۔	سب بھائی بہنوں کو سلام۔		
ہم آج واپس لوٹ جائیں گے۔	ہم آج واپس چلے جائیں گے۔		
میرے سوا اکبر بھی وہاں موجود تھا۔	میرے علاوہ اکبر بھی وہاں موجود تھا۔		
نہ ہی آپ آئے نہ ہی خط بھیجا۔	نہ آپ ہی آئے نہ خط ہی بھیجا۔		
کوئل چھپا رہی ہے۔	کوئل کوک رہی ہے۔		
آسمان سے گرا اور فٹ میں اٹکا۔	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔		
دونوں بھائیوں میں اکیس بائیس کا فرق ہے۔	دونوں بھائیوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔		
پولیس کو دیکھتے ہی چور سر پر ہاتھ رکھ کر بھاگا۔	پولیس کو دیکھتے ہی چور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔		
شیر کو دیکھتے ہی میرا بھوسڑیہ ہو گیا۔	شیر کو دیکھتے ہی میرا بھوسڑ ہو گیا۔		
صبح کے بعد ہم نے تیل کے چراغ جلائے۔	صبح کے بعد ہم نے گھی کے چراغ جلائے۔		
گھر کی مرغی اڑے برابر۔	گھر کی مرغی دال برابر۔		
وہ جب بھی بولتا ہے قینچی پھاڑ کر بولتا ہے۔	وہ جب بھی بولتا ہے کفن پھاڑ کر بولتا ہے۔		
گڑے مردے دفنانے کا کیا فائدہ؟	گڑے مردے اکھاڑنے کا کیا فائدہ؟		
نوشیرواں کے عہد میں شیر اور بلی ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔	نوشیرواں کے عہد میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔		
گندم کا پیاز بنانا تو کوئی سلیم سے سیکھے۔	رائی کا پہاڑ بنانا تو کوئی سلیم سے سیکھے۔		
گندم نما جو فروش۔	گندم نما جو فروش۔		
انور کے گھر تو جوتیوں میں دال بٹتی ہے۔	انور کے گھر تو جوتیوں میں دال بٹتی ہے۔		
ڈھائی اینٹ کی مسجد نہ بناؤ ہمارے ساتھ ہی چلو۔	ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نہ بناؤ ہمارے ساتھ ہی چلو۔		
تم ہمیشہ جلتی پر گھی ڈالتے ہو۔	تم ہمیشہ جلتی پر تیل ڈالتے ہو۔		
ہال میں سوئی دھرنے کی جگہ نہ تھی۔	ہال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔		
وہ ہر کسی کے ہاں دھومیں مچا رہا ہے۔	وہ ہر کسی کے ہاں دھومیں مچا رہا ہے۔		

مقولات اور کہاوتوں کا استعمال

جب ایک یا دو جملے مرصع و موزوں سے کسی خاص مواقع پر استعمال ہوتے ہوں اور اپنے لفظی معانی کے علاوہ کچھ اور معنی بھی دیتے ہوں اور ان کی حقیقت بار بار تقریر کرنے سے درست ثابت ہو چکی ہو۔ بلکہ وہ کسی ایک تجربات کا نچوڑ ہوں تو ایسے جملوں کو ضرب المثل کہا جاتا ہے۔ مقولہ یا پنجابی میں اکھان کہتے ہیں۔ ان ضرب الامثال کو اپنی تقریر میں استعمال کرنا تقریر کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے کے مترادف ہوتا ہے۔ مثلاً

"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

اکرم نے اپنی بہن کا رشتہ ایک بدکردار شخص سے طے کر لیا تھا۔ اب وہ دن رات روتا رہتا ہے لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اب تو اسی شخص کے ساتھ گزارا کرنا پڑے گا۔

"آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"

ابھی چند دن پہلے عقلی کا بھائی جیل سے رہا ہو کر آیا ہے اب وہ چوری کے ایک مقدمہ میں پکڑ لیا گیا ہے۔ گویا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔

"آئیل بھی مار"

اس شخص کی گواہی دینا اچھی بات نہیں یہ ناقابل اعتبار شخص ہے کیوں آئیل بھی مار پر عمل کر رہے ہو میری بات مانو اور پیچھے ہو جاؤ۔

"اپنے منہ میاں مٹھو بننا"

اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کیا فائدہ تمہیں اور تمہارے خاندان کو کون نہیں جانتا۔

"ایک ایک دو گیارہ"

اتفاق و اتحاد سے برکت حاصل ہوتی ہے کامیابی ملتی ہے ایک ایک دو گیارہ ذرا ہمت سے کام لو۔

"ایک انار سو بیمار"

سیلاب زدگان کیلئے سامان کا ٹرک آنے کی دیر تھی سب لوگ اس پر ٹوٹ پڑے سامان کم تھا لوگ زیادہ تھے ایک انار سو بیمار۔ جس کو جو کچھ ملا لے اڑا۔

"اندھوں میں کانا راجا"

اکرم اپنی جماعت میں صرف اکیلا ہی پاس ہوا ہے وہ بھی درجہ دوم میں گویا اندھوں میں کانا راجا والی بات ہے۔

"بوڑھی گھوڑی لال لگام"

وہ عورت ساٹھ ستر سال کی تو ہو گی لیکن جوان لڑکیوں جیسے کپڑے پہنے ہوئے ہے بوڑھی گھوڑی لال لگام یا اپنی عمر کی مناسبت سے لباس پہننا چاہئے۔

"بھینس کے آگے بین بجانا"

اس احمق شخص کو کوئی بات سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے وہ کبھی کبھی سر ہلا دے گا لیکن کسی بات پر عمل نہیں کرے گا۔

Scanned with CamScanner

"تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو"

ابھی تو آغاز ہے تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو حالات بتائیں گے کہ یہ فیصلہ غلط تھا یا درست آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

"جب تک سانس تب تک آس"

انور نے اپنے بیمار باپ کی جان بچانے کیلئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی کیونکہ جب تک سانس تب تک آس۔ یہی گناہ ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کہیں سے ہی شفا دے دے۔

"جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ"

تمہاری آمدنی کم ہے تو خرچے بھی کم کرو۔ جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ گے تو زندگی آسانی سے گزرے گی۔

"جس کی لاٹھی اس کی بھینس"

آج کل تو کمزور اور غریب کی کوئی نہیں سنتا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہے۔

"جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں"

جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ خاموشی سے کرتے ہیں جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔

"جیسا دیس ویسا بھیس"

کالج میں تو تمہیں کورٹ پینٹ پہن کر آنا پڑے گا۔ جیسا دیس ویسا بھیس۔ گھر جا کر شلوار قمیص پہن لیا کرو۔

"جھوٹ کے پاؤں کہاں"

انسان کو ایک جھوٹ چھپانے کیلئے کئی بار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ جھوٹ کے پاؤں کہاں اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ سچ بولا کرو۔

"چاند نہ پہچان خالہ کی سلام"

وہ لڑکا سڑک کے دوسری طرف خاتون کے پاس پہنچا اور اس سے دس روپے مانگنے لگا۔ چاند نہ پہچان خالہ کی سلام۔ خاتون نے اسے دس روپے تو دے دیئے لیکن اپنا بیگ نہ پکڑا دیا۔

"جہاں پھول وہاں کانٹا"

اس دنیا میں دکھ سکھ تو ساتھ ساتھ ہیں جہاں پھول وہاں کانٹا۔ مشکلات سے نہ گھبراؤ اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائیں گے۔

"چراغ تلے اندھیرا"

امام مسجد کا اپنا بیٹا ہی چوری کرتا ہوا پکڑا گیا۔ چراغ تلے اندھیرا اس کے دوسروں پر کیا اثر پڑے گا۔

"چھوٹا منہ بڑی بات"

بات کرنے والی نہیں۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ آپ نے بھی تو لوگوں سے کئی لاکھ ادھار لے کر دیئے ہیں۔

"چراغ سے چراغ جلتا ہے"

اس دنیا کا نظام یونہی قائم ہے چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ آج تم کسی کے کام آؤ گے تو کل کوئی اور تمہارے کام آئے گا۔

"چور کی داڑھی میں تنکا"

آپ کا باپ تو کسی نے لیا نہیں آپ خواہ مخواہ بگڑ رہے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔

"حرکت میں برکت ہے"

جو کوشش کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔ حرکت میں برکت ہے۔ آپ بھی کوشش کرتے رہیں اللہ آپ کو کامیاب کرے گا۔

"حساب جو جو، تخفیف سو سو"

لین دین میں فرق نہیں آنا چاہئے آپ چاہیں تو سارے معاف کر دیں لیکن حساب ضرور کریں حساب جو جو تخفیف سو سو۔

"خدا کی لاٹھی بے آواز ہے"

پٹواری نے لوگوں پر بہت ظلم کئے اب اس کا جوان بیٹا فوت ہو گیا ہے سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔

"خدا جب دیتا ہے تو چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے"

اسلم کی لاٹری نکل آئی ہے اسے 10 لاکھ کی رقم مل گئی ہے خدا جب دیتا ہے تو چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے۔ اب وہ تمام قرض اتار دے گا اور تن آسان رہے گا۔

"خدا شکر خورے کو شکر ہی دیتا ہے"

اگرچہ احمد نے بڑے بھائی سے اپنا حصہ وصول نہ کیا پھر بھی اس کے حالات ٹھیک ہیں۔ خدا شکر خورے کو شکر ہی دیتا ہے۔

"دور کے ڈھول سہانے"

رشتہ داروں کے زیادہ قریب رہائش نہیں رکھنی چاہئے۔ دور کے ڈھول سہانے قریب رہنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

"دریا میں رہنا مگر مچھ سے بیر"

اس کالج میں پرنسپل سے لڑائی لے کر نوکری کرنا آسان نہیں ہوگا۔ دریا میں رہنا اور مگر مچھ سے بیر نبھانا پڑ سکتا ہے۔

"دودھ کا دودھ، پانی کا پانی"

ابھی حقیقت سامنے آ جاتی ہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سب کے سامنے نظر آنے لگے گا۔ تھوڑا سا صبر کر لو۔

"دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا"

وہ کبھی تو ماں باپ کے پاس آتا ہے اور کبھی اپنے ماموں کے پاس چلا جاتا ہے کوئی بھی اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

"ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"

اکرم کو اپنے بڑے بھائی کی طرف سے دس ہزار روپے کی پیش کش ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ثابت ہوئی۔ اکرم نے اس سے اپنے کمرے کی چھت ڈال لی۔

"رسی جل گئی پر بل نہ گیا"

اکرم اتنا مغرور تھا کہ سب کچھ لٹ جانے پر بھی اس نے اللہ سے معافی نہیں مانگی۔

"زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو"

لوگوں نے اکرم سے پہلے ہی کہنا شروع کر دیا تھا کہ بنجر پانی بار جائے گی۔ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔ وہی کچھ ہو کر رہا۔

"سر منڈاتے ہی اولے پڑے"

اس نے دوکان داری شروع ہی کی تھی کہ اکو وہاں آ دھمکے۔ گویا سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ یہاں اس کا کافی نقصان ہو گیا۔

"سانچ کو آنچ نہیں"

بیٹی کو لیکن جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور سانچ کو آنچ نہیں۔ سچا آدمی ہمیشہ امر ہوتا ہے۔

"سانپ کا ڈسا رسی سے بھی ڈرتا ہے"

اب اور سارے کام احتیاط سے کرتا ہے نہ وہ جلد باز ہے اور نہ ہی بے احتیاطی سے کام لیتا ہے۔ سچ ہے کہ سانپ کا ڈسا رسی سے بھی ڈرتا ہے۔

"صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"

میرے کام اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

"شکل موہناں، کرتوت کافراں"۔ "ظاہر رحمٰن، باطن شیطان"

گاؤں کے امام مسجد کو دیکھو کہتا کیا ہے کرتا کیا ہے۔ شکل موہناں کرتوت کافراں گاؤں کی چھوٹی سی لڑکی کو اغوا کروا دیا۔ ظاہر رحمٰن، باطن شیطان۔

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے"

انسان نے اپنی ضرورتوں کے لئے نئی نئی ایجادات کا سہارا لیا۔ گویا ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

"عقل بڑی کہ بھینس"

قائداعظم دبلے پتلے تھے لیکن بہت سے ہندو اور انگریز راہنماؤں سے پاکستان کے حصول کیلئے جنگ جیتی اور ثابت کیا کہ عقل بڑی نہ کہ بھینس۔

"غرور کا سر نیچا"

کچھ لوگوں نے فرحت کو شکست دے کر ثابت کر دیا کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔

"غریب کی جورو سب کی بھابھی"

احمد دین ایک غریب جولاہا ہے اسے ہر کوئی مذاق کرتا رہتا ہے غریب کی جورو سب کی بھابھی ہوتی ہے۔ کوئی بھی احمد دین کی عزت نہیں کرتا۔

"فاتحہ نہ درود مر گیا مردود"

شاہ ایران مر گیا تو وہاں کے لوگوں نے شکر ادا کیا۔ فاتحہ نہ درود مر گیا مردود سب لوگوں نے چوک میں اکٹھے ہو کر جشن منایا۔

"قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا"

بے تکلفی بھی کسی حد تک ہونی چاہئے۔ قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا۔ عزت تبھی ہوتی ہے جب کچھ فاصلے پر رہا جائے۔

"کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا"

اکرم کرتا کراتا کچھ نہیں صرف روٹیاں توڑتا رہتا ہے۔ کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا اللہ اسے ہدایت دے اور وہ کام کرنا بھی شروع کر دے۔

"کتے کا کتا بیری"

جوتوں کی دوکانیں ساتھ ساتھ کھل گئی ہیں آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں۔ کتے کا کتا بیری۔ رزق تو دونوں کو ہی ملے گا انہیں لڑنا نہیں چاہئے۔

"کیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا"

محنت کرو۔ وقت ضائع نہ کرو۔ کیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ کامیابی محنت ہی سے ملتی ہے۔

"گھر کی مرغی دال برابر"

اپنے قریبی ساتھیوں سے ہمدردی رکھو۔ ان کی اہمیت کو جانو۔ ان کی حیثیت گھر کی مرغی دال برابر نہ رکھو۔ تبھی تمہیں بھی پسند کیا جائے گا۔

"لوکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں"

میں نے اپنے نئے قلم کو ہر جگہ تلاش کیا کہیں نہ ملا۔ آخر دیکھا تو جیب سے لگا ہوا تھا اس کو لوکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں کہتے ہیں۔

"مال مفت دل بے رحم"

اکرم کا باپ رشوت خور ہے وہ جیسے مال لوٹتا ہے بیٹا ویسے ہی خرچ کر دیتا ہے۔ مال مفت دل بے رحم کا مطلب اس کی شہ خرچی سے ظاہر ہوتا ہے۔

"ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا"

خود تو تمہیں لکھنا نہیں آتا اور الزام قلم نہ چلنے کا لگا رہے ہو کیا خوب ہے ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔

"نو نقد نہ تیرہ ادھار"

اس بھینس کی قیمت ایک لاکھ ہی ہوگی اور ادھار بالکل نہیں ہوگا۔ مجھے تو ایک لاکھ پچیس ہزار ملتے تھے لیکن چار ماہ بعد میں نے ہمیشہ نو نقد نہ تیرہ ادھار پر عمل کیا ہے۔

"نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی"

اکرم کا باپ رشوت خور پٹواری تھا اب وہ ریٹائر ہو چکا ہے اور اگلے سال حج کو جائے گا سخاوت بھی بہت کرتا ہے اسے کہتے ہیں نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔

"نیکی کر دریا میں ڈال"

کسی کی مدد کرنا نیکی ہے لیکن نیکی کو جتلانا ٹھیک نہیں نیکی کر دریا میں ڈال اور اجر اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ یہی طریقہ بہتر ہے۔

"ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں"

گاؤں کے چودھری نے ن لیگ کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں، سارے گاؤں والے بھی ن لیگ ہی کو ووٹ دیں گے۔ کیوں کہ وہ چودھری صاحب کے تابع ہیں۔

Scanned with CamScanner

کثیر الانتخابی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

1. درست محاورہ ہے۔
(a) اوسان قضا ہونا (b) اوسان جفا ہونا
(c) اوسان خطا ہونا (d) اوسان جدا ہونا

2. ضرب المثل مکمل کریں۔ الٹے بانس۔۔۔۔۔۔
(a) حویلی کو (b) بریلی کو (c) دہلی کو (d) بیلی کو

3. غلط محاورہ ہے:
(a) خاطر میں نہ لانا (b) جھنڈے گاڑنا (c) ڈنکا ہونا (d) لوہا منوانا

4. مناسب لفظ لگا کر ضرب المثل مکمل کریں:
یہاں کا..... آدم ہی نرالا ہے
(a) بابا (b) حضرت (c) باوا (d) جناب

5. غلط محاورہ ہے:
(a) عرصہ حیات تنگ کرنا (b) دانت کھٹے کرنا
(c) نو دو تیرہ ہونا (d) صلواتیں سنانا

6. غلط محاورہ ہے:
(a) چار چاند لگانا (b) چراغ گل ہونا (c) خون سرخ ہونا (d) رفو چکر ہونا

7. غلط محاورہ ہے:
(a) پول کھلنا (b) لسوے بہانا
(c) جلتی پر پانی ڈالنا (d) خالہ جی کا گھر

8. غلط محاورہ ہے:
(a) لٹیا ڈبونا (b) لکیر کا فقیر ہونا (c) نیچا دکھانا (d) نو دو بارہ ہونا

9. غلط محاورہ ہے:
(a) سورج کو موم بتی دکھانا (b) ہاتھ بٹانا
(c) ہاتھ پاؤں مارنا (d) ہتھیلی پر سرسوں جمانا

10. غلط محاورہ ہے:
(a) آفت کا پرکالا (b) بال بال بچنا
(c) تین چوکنا (d) ٹکا سا جواب دینا

11. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں: آسمان سے گرا.....
(a) پیپل میں اٹکا (b) کیکر میں اٹکا (c) کھجور میں اٹکا (d) سرو میں اٹکا

12. موزوں لفظ لگا کر ذیل کا محاورہ مکمل کریں:
دودھ کا جلا _____ بھی پھونک کر پیتا ہے۔
(a) چائے (b) چھاچھ (c) کافی (d) لسی

13. موزوں لفظ لگا کر ذیل کا محاورہ مکمل کریں:
جب تک سانس تب تک _____
(a) اُمید (b) آس (c) انتظار (d) بال

14. موزوں لفظ لگا کر ذیل کا محاورہ مکمل کریں:
جہاں چاہ وہاں _____
(a) راستہ (b) راہ (c) سنگ میل (d) منزل

15. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں: دھوبی کا کتا گھر کا _____
(a) نہ گھاٹ کا (b) نہ گھاٹ کا (c) نہ اندر کا (d) نہ باہر کا

16. موزوں لفظ لگا کر ذیل کا محاورہ مکمل کریں: آنکھ اوجھل پہاڑ _____
(a) اوجھل (b) پوشیدہ (c) غائب (d) نہاں

17. ضرب المثل مکمل کریں۔
"خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی۔۔۔ آپ کرتے ہیں":
(a) کام (b) رہنمائی (c) مدد (d) کمائی

18. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں:
ناچ نہ جانے آنگن _____
(a) لمبا (b) ٹیڑھا (c) سیدھا (d) چھوٹا

19. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں:
نیکی کر _____
(a) سمندر میں ڈال (b) نہر میں ڈال
(c) دریا میں ڈال (d) کنوئیں میں ڈال

20. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں: سانچ کو _____ نہیں۔
(a) جانچ (b) پانچ (c) ناچ (d) آنچ

21. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں: تندرستی _____ نعمت ہے۔
(a) لاکھ (b) قیمتی (c) بہت بڑی (d) ہزار

22. موزوں لفظ لگا کر محاورہ مکمل کریں: بھاگتے چور کی _____ ہی سہی۔
(a) لنگوٹی (b) جوتی (c) لنگوٹی (d) لاٹھی

23. موزوں لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں: صبر کا پھل _____ ہوتا ہے
(a) پھیکا (b) میٹھا (c) کڑوا (d) کسیلا

24. "رونگٹے کھڑے ہونا" محاورہ ہے اس کا درست مفہوم ہے:
(a) ہاتھ سر سے اوپر اٹھانا (b) بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جانا
(c) شرمندہ ہونا (d) خوف زدہ ہونا

25. درست ضرب المثل کا انتخاب کریں:
(a) فاتحہ نہ درود مر گئے نمرود (b) فاتحہ نہ درود مر گئے دل بے رحم
(c) فاتحہ نہ درود مر گئے مردود (d) فاتحہ نہ درود مسجد میں ورود

26. جملہ مکمل کیجیے: "کوئلوں کی دلالی میں _____ کالا":
(a) ہاتھ (b) منہ (c) سر (d) پاؤں

27. درست ضرب المثل کا انتخاب کریں:
(a) رائی کا مکان بنانا (b) رائی کا پہاڑ بنانا
(c) رائی کا محل بنانا (d) رائی کا جھونپڑا بنانا

28. مندرجہ ذیل میں سے کون سا محاورہ غلط ہے:
(a) ہتھیلی پر سرسوں جمانا (b) ٹکا سا جواب دینا
(c) ہاتھ بٹانا (d) سورج کو بلب دکھانا

29. محاورہ "پاؤں پھونک پھونک کر رکھنا" کا صحیح مفہوم ہے
(a) بھیدتانا (b) بہت زیادہ احتیاط کرنا
(c) ضبط نہ کر سکنا (d) ٹال دینا

30. محاورہ "کفن سر پر باندھنا" صحیح مفہوم ہے:
(a) موت کے گھاٹ اترنا (b) موت کا سامنا کرنا
(c) اپنی موت مرنا (d) بے موت مرنا

31. محاورہ مکمل کریں۔ آج کا کام _____ مت چھوڑو:
(a) کل پر (b) شام پر (c) دوسرے دن پر (d) کبھی

32. ضرب المثل "گھر میں شیر، باہر بھیڑ" کا صحیح مفہوم ہے:
(a) ظالم آدمی کا خاتمہ ہونا (b) اعلیٰ منصب کا اہل ہونا
(c) طاقتور یا ظالم کے آگے بس نہ چلنا
(d) گھر میں رعب ڈالنا اور باہر مار کھانا

33. ضرب المثل مکمل کریں۔ اڑھائی دن کی _____:
(a) ملکیت (b) بادشاہت (c) مزدوری (d) شادی

34. مندرجہ ذیل میں سے کون سا محاورہ غلط ہے:
(a) ٹکا سا جواب دینا (b) بال بال بچنا (c) تین آٹھ کرنا (d) نو دو گیارہ ہونا

حصہ انشاء پردازی

مضامین

1. ہمارے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

لَو نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی خدا نے یہ دنیا بنائی نہ ہوتی

نبیوں کا فریضہ: اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک خاص مقصد کیلئے پیدا کیا۔ وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مخلوق سے اقرار تھا۔ اس اقرار پر مخلوق کو قائل کرنے کیلئے اور ان کی رہنمائی کیلئے نبی اور پیغمبر بھیجے۔ نبیوں کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر آ کر ختم ہو گیا۔ ان سب نبیوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ مخلوق کو صراط مستقیم پر چلایا جائے۔ یہ تمام نبی معصوم اور گناہوں سے پاک تھے اور وہ اسی بات کی تبلیغ کرتے تھے جس کا خالق کی طرف سے حکم ہوتا تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

ولادت باسعادت: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ مکرمہ میں ایک معزز قبیلے بنو قریش میں پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد کا نام حضرت عبداللہ ہے جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے قبل وفات پا گئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جو مدینہ کی معزز عورت تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا عبدالمطلب نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رکھا۔ اور والدہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام احمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رکھا۔

پرورش: عرب میں رواج تھا کہ بچوں کو دیہات کی کھلی فضا میں پرورش کیلئے بھیج دیا جاتا تھا۔ اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ چھ برس کے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نگہداشت اپنے ذمے لی۔ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا وفات پا گئے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابوطالب نے اپنی اولاد سے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔

جوانی کا دور: جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن نہایت پاکیزہ اور بے مثال تھا اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جوانی بھی پاکیزہ اور ہر برائی سے پاک تھی۔ بچپن ہی سے مکے کے لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو "صادق اور امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ بت پرستی، جوا، شراب اور بے ہودہ کھیلوں سے دور رہے البتہ نیزہ بازی، شمشیر زنی اور گھڑ سواری جیسے کھیلوں میں ضرور حصہ لیتے۔ ملک شام میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا کے ساتھ تھے۔ حلف الفضول میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شامل تھے۔ خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کے موقع پر حجر اسود کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فہم و فراست پر لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گرویدہ ہو گئے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ صفات کی شہرت سن کر خاندانِ قریش کی ایک مالدار بیوہ نے جس کا نام خدیجہ تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ یہ پیغام منظور کر لیا گیا۔ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرانجام پائی۔ نکاح کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۴۰ برس تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔

https://intoonline.bhurbanpassisscool.com
Scanned with CamScanner

انھوں نے تجارت و مال کا سارا نظام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سپرد کر دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولاد ایک لڑکا اور چار لڑکیاں تھیں۔

وحی کا نزول اور اعلان نبوت:۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی سے برگزیدہ خصائل کے مالک تھے۔ بعثت سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے۔ وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوا۔ اس طرح دنیا کی رہنمائی کا کام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سپرد کر دیا گیا۔ وحی کے نزول کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خدا کے سچے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔ پہلی وحی کے نزول کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اعلان نبوت سے عرب کی سرزمین اسلام سے منور ہونے لگی۔

مخالفین اسلام:۔ دعوت اسلام سے قبل عرب کی سرزمین گمراہی اور گناہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ انسانیت کا احترام ختم ہو چکا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرکین مکہ کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں بت پرستی اور شراب ترک کرنے کا کہا۔ اس پر اہل مکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمن ہو گئے۔ انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں کو ہر طرح کی اذیتیں دیں۔ لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ استقامت اور ہمت سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

ہجرت مدینہ:۔ کفار مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مکہ میں رہنا دشوار کر دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سخت دشمن بن گئے۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ مدینہ کے کچھ لوگ پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے مدینہ منورہ اسلامی ریاست بن گئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہاں مؤاخات کے ذریعے انصار و مہاجرین کو ایک کر دیا۔ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تعمیر کی گئی۔ مدینہ منورہ میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اصل اسلامی معاشرے اور اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ چند ہی سالوں میں اسلام عرب کے گوشے گوشے میں پھیل گیا۔

فتح مکہ:۔ ہجرت کے آٹھویں سال مسلمانوں نے مکہ کو فتح کر لیا۔ مسلمانوں کو اس کیلئے کفار سے کوئی لڑائی نہ لڑنا پڑی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بااختیار ہوتے ہوئے بھی عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اسلام ایک طاقت بن کر عرب کی ساری سرزمین میں پھیل چکا تھا۔ مسلمانوں کی فتح اور کامیابی کا دور شروع ہو چکا تھا۔ اسلام کی سچی اور پرنور شعاعیں سارے عالم کو منور کر رہی تھیں۔ خدا نے اپنے دین کی تکمیل کر دی تھی۔

وصال مبارک:۔ دین اسلام کا فریضہ ادا ہو چکا تھا۔ ہجرت کے دسویں سال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حج ادا کیا اور اپنا آخری خطبہ دیا جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہوا۔ واپسی پر گیارہ روز بخار میں مبتلا رہے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر ۶۳ سال تھی۔

سیرت طیبہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خلق خود قرآن ہے" حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زندگی کے ہر شعبے میں مکمل صفات کے مالک تھے۔ ایک مکہ کے ایک شوہر، ایک باپ، ایک نانا اور ایک داعی اسلام ہونے کے ناتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند مراتب پر فائز تھے۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صداقت، امانت، دیانت، احسان، شفقت، ایفائے عہد، عدل و مساوات، کفایت، تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر تھے۔ دوست دشمن سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احسان و مروت کے قائل تھے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ "حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے" مزید ارشاد ہے کہ "آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اخلاق کے بلند مراتب پر فائز کیا گیا" تفصیل مختصر یہ کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقوں پر عمل کر کے ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

2. علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
شاہین کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

یہ پُر اثر شعر ہمارے عظیم شاعر علامہ محمد اقبال کا ہے جو مصور پاکستان بھی ہیں۔ وہ ایک عظیم شاعر، قومی مفکر اور عاشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے۔

پیدائش: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا جو بڑے دیندار اور صوفی انسان تھے۔ آپ کی والدہ بھی نہایت دیندار خاتون تھیں۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے عام مسلمان بچوں کی طرح تعلیم کا سلسلہ ایک دینی مدرسے میں شروع کیا اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر پانچ سال کی عمر میں مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں داخل ہوئے اور پرائمری اور میٹرک کے امتحانات پاس کیے اور

وظائف حاصل کیے۔ آپ نے شمس العلماء مولوی میر حسن سے عربی، اردو اور فارسی میں مہارت حاصل کی۔ پھر آپ نے مرے کالج سیالکوٹ میں داخلہ لیا اور یہاں سے ایف اے کا امتحان پاس کیے۔

اعلیٰ تعلیم: ایف اے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور یہاں سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ پھر فلسفہ میں ایم اے کیا۔ یہاں آپ کو پروفیسر آرنلڈ جیسے لائق استاد سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اس کے بعد آپ نے کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ اور انگریزی کی تعلیم دی۔

بیرون ملک تعلیم: ایم اے کرنے کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۹۰۵ء میں آپ یورپ روانہ ہوئے۔ یہاں تین سالہ قیام میں انگلستان سے بیرسٹری اور جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

وطن واپسی: علامہ محمد اقبال اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد ۱۹۰۸ء میں وطن واپس لوٹ آئے اور لاہور میں قیام کیا۔ یہاں آپ نے کچھ عرصہ وکالت کی۔ آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی بیداری کے لئے شعر و شاعری شروع کی۔

قومی شاعر: آپ کی انقلابی شاعری سے سوئی ہوئی مسلم قوم جاگ اٹھی۔ آپ کی شاعری انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں شوق سے سنی جاتی تھی۔ آپ نے اپنی شاعری میں مسلمانوں کو عزت نفس اور خود داری کا درس دیا۔ اسی بنا پر آپ کو "شاعر مشرق" اور "حکیم الامت" کا خطاب دیا گیا۔ آپ کو ۱۹۱۰ء میں برطانیہ میں "سر" کا خطاب دیا گیا۔

خطبہ الٰہ آباد: آپ ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے الگ وطن کا نظریہ پیش کیا جسے مسلمانوں کی اکثریت نے بہت پسند کیا۔

قائداعظم اور علامہ اقبال: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نظریہ پاکستان کے سلسلے میں مفید مشوروں سے نوازتے رہتے۔ قائداعظم اقبال کی قدر کرتے تھے۔ قائداعظم نے تحریک پاکستان کے دوران فرمایا تھا کہ "اگر ہم مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ایک طرف مجھے اس ملک کی صدارت پیش کی جائے اور دوسری طرف علامہ اقبال کی تصانیف تو میں علامہ اقبال کی تصانیف کو منتخب کروں گا"۔

علامہ اقبال کی تصانیف: اقبال کی مشہور تصانیف بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغان حجاز، پیام مشرق، اسرار خودی، رموز خودی، جاوید نامہ اور زبور عجم شامل ہیں۔ آپ کا کلام فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں موجود ہے۔ آپ کی شاعری آزادی و حریت کا پیغام دیتی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں میں جوش اور جذبہ بیدار کرتی ہے۔

کلام اقبال کا نمونہ:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی
یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ مردوں کی شمشیریں
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

وفات: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو بعارضہ بیماری وفات پائی۔ آپ کو بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کے باہر دفن کیا گیا۔

3. علم کے فائدے

علم کی اہمیت و مفہوم: علم کے معنی جاننا، آگاہی حاصل کرنا اور واقفیت کے ہیں۔ اسی کی بنا پر انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اسی کی بدولت ہی انسان حرام اور حلال کی تمیز کرتا ہے۔

قرآن اور علم کی اہمیت: حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی پہلی آیت ہی یہ تھی کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے! جس نے تجھے پیدا کیا۔ علم ایک لازوال دولت ہے اس نے انسان کو فرشتوں پر برتری دلائی۔ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دعا سکھائی گئی کہ

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝

ترجمہ: کہو کہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کیجئے۔

ان آیات سے علم کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ علم بہت بڑی نعمت ہے۔

احادیث اور علم کی اہمیت: علم کو انبیا علیہ السلام کی میراث کہا گیا ہے۔ احادیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں علم کی اہمیت اور فضیلت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ "علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے"۔ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔ "گود سے گور تک علم حاصل کرو"۔

خدا شناسی: علم خدا شناسی کا بہترین ذریعہ ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان خدا کو پہچانتا ہے۔ اسی لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر راضی ہوئے کہ اس نے ہمیں علم عطا کیا اور جاہلوں کو دولت۔

لازوال دولت: علم ایک ایسی لازوال دولت ہے کہ اسے نہ تو کوئی چور چرا سکتا ہے اور نہ ہی اسے زوال آ سکتا ہے۔ تقسیم کرنے سے یہ دولت اور بڑھتی ہے۔ یہ دولت انسان کو گمراہی سے نکال کر روشنی کی طرف لاتی ہے۔

علم کی صفات: انسانی زندگی میں علم کی بڑی اہمیت ہے۔ علم انسان کو باوقار، کامیاب اور عظیم بننے کا گر سکھاتا ہے۔ علم کی بدولت اسے معاشرہ میں بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔ علم بلندی اور ترقی کے راستوں کے لیے مشعل کا کام کرتا ہے۔ علم انسانیت کی قدر اور خدمت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اہل علم کو لوگ مرنے کے بعد بھی یاد رکھتے ہیں۔

ترقی کا ذریعہ: علم کی بدولت ہی انسان نے بڑی بڑی قوتوں کو تسخیر کر لیا ہے۔ علم کی بدولت ہی انسان، پہاڑوں، صحراؤں، سمندروں اور فضاؤں پر حکمرانی کر رہا ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان چاند پر جا پہنچا۔ علم کی بدولت ہی انسان نے زندگی کے لیے اس قدر آسائشیں حاصل کر لیں۔ علم ترقی کا راستہ ہے۔

عالمین علم: علم کی بدولت انسان شہرت اور بقا حاصل کر سکتا ہے جس سے اس کا نام رہتی دنیا تک باقی رہتا ہے۔ ارسطو، بقراط، بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، افلاطون، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، سر سید احمد خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں آج بھی علم کی بدولت ہی زندہ جاوید ہیں۔

Scanned with CamScanner

حاصل کلام: غرض یہ کہ علم کے ذریعے ہی ہم اپنے ملک اور اپنے خاندان کو ترقی کے راستوں پر گامزن کر سکتے ہیں۔ علم حاصل کر کے ہی ہم انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہمیں جدید علوم سیکھ کر دین و دنیا کی سرفرازی حاصل کرنی چاہیے۔

4. میرا پسندیدہ مشغلہ

مشغلہ سے مراد وہ کام ہے جو ہم فارغ اوقات میں جی بہلانے کے لیے شغل کے طور پر کرتے ہیں مقصد یہ ہوتا ہے کہ وقت بھی کٹ جائے اور کچھ تفریح طبع بھی ہو جائے۔ ہر شخص کا مشغلہ اس کی اپنی پسند پر منحصر ہے کسی کو فوٹو گرافی کا شوق ہوتا ہے تو کسی کو قلمی دوستی کا کوئی ماہیانی سے دلچسپی رکھتا ہے تو کوئی مرغیاں پالنے سے کسی کو ٹکٹیں جمع کرنے کی دھن ہوتی ہے تو کسی کو پرانے سکے جمع کرنے کی' کوئی خود تصویریں بناتا ہے تو کوئی دوسروں کی تصاویر سے اپنا البم سجاتا ہے کوئی جانوروں کے رنگین اور چمکیلے پر ڈھونڈتا ہے تو کوئی گھونگے' سیپیاں اور کوڑیاں تلاش کرتا ہے الغرض جیسا شوق ویسا مشغلہ' اپنے اس شوق کی خاطر لوگ بڑا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔

میرا دل پسند مشغلہ مختلف ملکوں کے ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنا ہے میرے دل میں اس چیز کا شوق اپنے ایک ہم جماعت دوست کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اس دوست کا نام احمد ہے اور وہ میرے پڑوس ہی میں رہتا ہے چند ماہ پہلے اس نے مجھے اپنا ایک خوبصورت البم دکھایا جس میں کتنے ہی ملکوں کے بیسیوں ٹکٹ بڑے سلیقے سے لگے تھے' ان ٹکٹوں کو جمع کرنے نے بڑی محنت سے دو تین سالوں میں جمع کیا تھا ان میں ہمارے اپنے وطن پاکستان کے وہ تمام ٹکٹ بھی شامل تھے جو ہمارا محکمہ ڈاک مختلف موقعوں پر جاری کرتا رہا ہے۔

احمد کے مشورے پر میں نے بھی ایک البم خرید لیا اور ٹکٹوں کے لیے دوڑ دھوپ شروع کر دی' جہاں سے اپنے مطلب کا ٹکٹ ملتا اُسے البم میں چسپاں کر لیتا' اپنے تمام دوستوں سے بھی کہہ دیا کہ اُن کے جو احباب اور رشتہ دار کسی دوسرے ملک میں رہتے ہیں جب اُن کی طرف سے کوئی چٹھی آئے تو اس کا ٹکٹ ضائع نہ کریں بلکہ مجھے بھیج دیا کریں' اپنے ملک کے خاص خاص ٹکٹ میں خود خرید لیتا ہوں اس طرح اب میرے پاس پاکستان کے علاوہ بھارت' افغانستان ایران' عراق' سعودی عرب' کویت' قطر' مصر' فرانس' برطانیہ' اور امریکہ کے کافی ٹکٹ جمع ہو چکے ہیں ان سب کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے۔

ٹکٹیں جمع کرنے کا یہ دلچسپ مشغلہ اختیار کیے ہوئے ابھی مجھے زیادہ عرصہ نہیں گزرا' لیکن میں نے کافی ٹکٹیں جمع کر لی ہیں دو تین سال تک میں دنیا کے بہت سے ممالک کی ٹکٹیں جمع کر لوں گا۔ مجھے اس وقت بڑی خوشی ہوتی ہے۔ دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھتا ہوں اور وہ اس مشغلے کو پسند کرتے ہیں۔

5. صبح کی سیر

تمہید:۔ مثال مشہور ہے کہ جان ہے تو جہان ہے۔ انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے جہاں خوراک کی ضرورت پڑتی ہے وہاں اس خوراک کو ہضم کرنے کے لیے صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنا بھی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

فوائد:۔ صبح سویرے اٹھ کر سیر کرنے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

جسمانی اعضاء کی مضبوطی:۔ صبح سیر کرنے سے پھیپھڑوں میں تازہ ہوا جا کر خون میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ جس سے جسمانی اعضاء میں مضبوطی اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

سستی اور کاہلی کا خاتمہ:۔ جو لوگ صبح کی سیر کے عادی ہیں وہ دن بھر تندرست و توانا رہتے ہیں۔ سستی اور کاہلی ان کے نزدیک نہیں آتی۔

بیماریوں سے نجات:۔ صبح کی سیر کرنے سے انسان بہت سی جسمانی بیماریوں سے نجات پاتا ہے اور زندگی میں خوشی اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔

ڈاکٹروں اور حکیموں کا قول:۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کا قول ہے کہ صبح سویرے ہری ہری گھاس پر ننگے پاؤں سیر کرنا' دماغ اور جگر کے لیے بڑا مفید ہے۔

تازگی اور قوت:۔ صبح کی سیر انسانی صحت کو برقرار رکھنے اور جسمانی اعضاء میں تازگی اور قوت پیدا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جس سے انسان دنیا کے فکروں اور غموں سے آزاد ہو کر سکون اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ غرض یہ کہ صبح کی سیر ہر پہلو سے انسانی صحت کے لیے مفید ہے۔

6. کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال

کھیل کا مفہوم: انسانی زندگی میں دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ کھیل کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارس میں کھیل کود کو لازم قرار دیا ہے۔ کھیل انسانی مخفی شعور کو اجاگر کرتے ہیں۔ کھیل باہم میل ملاپ کا عمدہ ذریعہ ہے۔ کھیل میں ہار جیت انسان میں ہمت، برداشت، اعتماد پیدا کرتی ہے۔

ہاکی میچ: میں نے کئی بار مقامی ٹیموں کے درمیان ہونے والے میچ دیکھے مگر پچھلے دنوں گورنمنٹ ہائی سکول میں ہاکی کا یادگار میچ ہوا۔ یہ میچ ہمارے ضلع کے دو بڑے ہائی سکولوں کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جانے والا ہاکی کا میچ تھا۔ سب طلباء اور اہالیان شہر نے اس میچ میں بھرپور شرکت کی۔

میچ کی شروعات: میچ دیئے گئے وقت کے مطابق پانچ بجے شروع ہوا۔ دونوں ٹیمیں بھرپور طریقے سے میدان میں آئیں۔ سب سے پہلے مہمانِ خصوصی نے دونوں کپتانوں کا تعارف کروایا۔ کپتانوں نے اپنی اپنی ٹیموں کا تعارف کرایا۔ ٹاس کیا گیا۔ گورنمنٹ صادق سکول کے طلباء نے ٹاس جیت لیا۔ ریفری نے سیٹی بجائی اور میچ شروع ہو گیا۔

پہلا گول: پہلے پندرہ منٹ کھلاڑی آرام سے کھیلتے رہے۔ کئی دفعہ گول ہوتے ہوتے رہ گیا۔ کھیل میں تیزی آ گئی۔ گورنمنٹ ہائی سکول کا ایک کھلاڑی گیند کو لے کر آگے بڑھا۔ اس نے کئی کھلاڑیوں کو ڈاج دیا اور گول کی طرف بڑھنے لگا۔ کئی کھلاڑیوں نے اس سے گیند چھیننے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ یہ کھلاڑی جس کا تعلق گورنمنٹ ہائی سکول سے تھا تیز رفتاری سے ڈی کے اندر داخل ہوا اور گیند کو ہٹ لگا کر گول میں پھینک دیا۔ گول ہوتے ہی میدان تماشائیوں کے نعروں سے گونج اٹھا۔

کھیل میں تیزی: جیسے ہی گورنمنٹ ہائی سکول کی ٹیم نے گول کیا کھیل میں تیزی آ گئی۔ گورنمنٹ جامعہ سکول کی ٹیم مسلسل گول کرنے کی کوشش میں تھی۔ گیند ایک لمحے کو ایک ٹیم کے ہاف میں ہوتی تو دوسرے لمحے دوسری ٹیم کے ہاف میں۔ گورنمنٹ ہائی سکول کی ٹیم نے مخالف ٹیم کو گول کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔

وقفہ: ریفری نے وقفے کی سیٹی بجا دی۔ دس منٹ کے اس وقفے میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے پھل وغیرہ کھائے اور پانی پیا۔

کھیل کا دوبارہ آغاز: وقفے کے بعد کھیل دوبارہ شروع ہوا۔ گورنمنٹ صادق ہائی سکول نے ٹیم میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ اور گول اتارنے کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کر دی۔ اس کے کھلاڑی ڈی پر زوردار حملے کرنے لگے۔

دوسرا گول: دوسرے ہاف کو شروع ہوئے ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نے پینلٹی کارنر پر دوسرا گول کر دیا۔ یہ گول اس قدر مہارت سے کیا گیا کہ سب کھلاڑی حیران رہ گئے۔ صادق ہائی سکول کے کھلاڑیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔

تماشائی: تماشائی اس دلچسپ کھیل کو پورے جوش و خروش سے دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے بھرپور طریقے سے گورنمنٹ ہائی سکول کے کھلاڑیوں کے حق میں نعرے لگائے۔

دفاعی کھیل: صادق ہائی سکول کی ٹیم، گورنمنٹ ہائی سکول کی ٹیم کا مقابلہ نہ کر پا رہی تھی۔ گیند اب زیادہ وقت صادق ہائی سکول کے ہاف میں رہنے لگی۔ وہ اسے باؤنڈری لائن سے باہر پھینکنے لگے تاکہ مزید گول کی شرمندگی سے بچ سکیں۔

کھیل کے آخری لمحات: کھیل اپنے آخری لمحات میں تھا۔ صادق ہائی سکول کے کھلاڑیوں نے کھیل میں تیزی پیدا کر دی۔ مگر ان کے پاؤں میدان میں جم نہ سکے۔ گورنمنٹ ہائی سکول نے موقع ملتے ہی تیسرا گول کر دیا۔ ان کی خوشی اور تماشائیوں کی داد دیکھنے کے قابل تھی۔ ہر طرف نعرہ بازی ہونے لگی۔ گورنمنٹ صادق سکول کے طلباء اور کھلاڑی حوصلہ ہار گئے۔

اختتام: اس کے بعد ریفری نے سیٹی بجائی۔ گورنمنٹ ہائی سکول نے ہاکی کا یہ میچ کامیابی سے جیت لیا۔ اس کے طلباء نے کھلاڑیوں کو کندھوں پر اٹھا لیا اور نعرے لگانے لگے۔

تقسیم انعامات: اس کے بعد جیتنے والی ٹیم کو مہمان خصوصی نے خصوصی انعام دیا اور ہارنے والی ٹیم کی حوصلہ افزائی کی۔ بعد میں سب اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ یادگار میچ کافی عرصے تک لوگوں کی زبان پر رہا۔

7. ورزش کے فائدے

صحت وتندرستی انسانی زندگی کیلیے بہت بڑی نعمت ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے لیے جیسے بہتر خوراک کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ورزش بھی ایک لازمی امر ہے۔ ورزش کے بغیر انسانی جسم صحت مند نہیں رہ سکتا۔

انسانی جسم اور ورزش: ایک انسان کے لیے صحت سے بڑھ کر اور کوئی چیز قیمتی نہیں۔ انسانی جسم کی مثال ایک مشین کی طرح ہے۔ اس کو رواں دواں رکھنے کے لیے ورزش کرنا بہت ضروری ہے۔ انسانی جسم ورزش کے بغیر مناسب نشوونما نہیں پا سکتا۔ اگر انسانی جسم تندرست نہیں ہوگا تو انسان زندگی کا لطف نہیں اٹھا سکے گا۔

ورزش کے فائدے: ورزش کے بے شمار فائدے ہیں۔ مثلاً

1. ورزش سے جسم کے اندر موجود فاسد مادے صاف ہو جاتے ہیں۔
2. ورزش سے انسانی جسم خوبصورت اور سڈول بن جاتا ہے۔
3. ورزش سے جسم میں خون کی گردش بڑھتی ہے۔
4. ورزش کرنے سے انسان چاک و چوبند اور تر و تازہ نظر آتا ہے۔
5. ورزش سے جسم میں مضبوطی اور چستی پیدا ہوتی ہے۔
6. ورزش سے دماغ کو بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کھیل ایک بہترین ورزش: کھیل کود ایک بہترین ورزش ہے۔ اسی لیے سکول میں کھیلوں کی ترغیب دی جاتی ہے۔ کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، کبڈی، کشتی اور ڈنڈ پیلنا بھی ورزش کے بہترین ذریعے ہیں۔ پیدل چلنا اور دوڑنا بھی بہترین ورزش ہے۔

صبح کی سیر ایک بہترین ورزش: صبح کی سیر ورزش میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے جسم کے علاوہ دماغ کو بھی خاص فائدہ پہنچتا ہے۔ صبح کی تر و تازہ اور گرد و غبار سے پاک صاف ہوا پھیپھڑوں کو صاف اور مضبوط کرتی ہے۔ طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے صبح کی سیر بہت عمدہ ہے۔

ورزش کے طریقے اور وقت: ورزش کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ ان کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ اگر ورزش کرنے کے درست طریقے نہ اپنائے جائیں تو فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ ورزش کے لیے وقت، جگہ اور عمر کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کھانا کھانے کے بعد سخت ورزش نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ صبح ناشتہ کیے بغیر ہلکی پھلکی ورزش کرنے میں کوئی نقصان نہیں۔ ایسی ورزش کے بعد دودھ یا جوس پینا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ بوڑھے افراد کے لیے ہلکی پھلکی ورزش مناسب ہے۔ ورزش ہمیشہ کھلی فضا میں کریں۔ ورزش صبح و شام کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے۔

احتیاطی تدابیر: ورزش کسی بھی ہو اس میں باقاعدگی ہونی چاہیے۔ تاکہ مسلسل ورزش سے جسم بہتر فائدہ اٹھا سکے۔ کبھی کبھی ورزش کرنا صحت کیلئے سوزوں ہے۔ ورزش کرنے کے فوراً بعد نہانا اور پانی پینا نقصان دہ ہے۔ اُس وقت تک کوئی دوسرا کام کرنے یا کھانے پینے سے گریز کریں جب تک پسینہ خشک نہ ہو۔

ورزش نہ کرنے کے نقصان: ورزش نہ کرنے سے انسان سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کبھی تھوڑا بہت کام کرے تو اس کی سانسیں پھول جاتی ہیں۔ ایسے افراد کا جسم پھول جاتا ہے۔ بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ کاہلی اور مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ الغرض ورزش ایک بہترین عمل ہے۔ زندگی کی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر ورزش اور سیر و تفریح کو ضرور دینا چاہیے۔

8. ہمارا سکول

اسی مرکز سے رخ تبدیل ہوتا ہے نگاہوں کا
یہیں سے سلسلہ چلتا ہے مستقبل کی راہوں کا

محل وقوع:۔ میرے سکول کا نام عمیر پبلک مڈل سکول ہے۔ یہ فیصل آباد سے

Scanned with CamScanner

25 کلومیٹر کے فاصلے پر جنگ روڈ پر ملسرہ نالی گاؤں میں واقع ہے۔

عمارت:۔ میرے سکول کی عمارت تقریباً دس کنال کے رقبہ پر بنی ہوئی ہے۔ اس میں اکیس کشادہ کمرے ہیں۔ ان تمام کمروں میں روشنی اور ہوا کا معقول انتظام ہے۔ سکول کی عمارت میں ایک خوبصورت باغیچہ ہے۔ جس میں ہری بھری گھاس اور خوش رنگ پھول لگے ہوئے ہیں۔ اس میں ایک کھیل کا میدان بھی ہے۔ جس میں بچے چھٹی کے وقت کھیلتے ہیں۔

اساتذہ کرام:۔ میرے سکول میں کل ستائیس معلمین و معلمات صاحبان بچوں کو علم کی روشنی عطا کرنے کے لیے تعینات ہیں۔ ہمارے پرنسپل صاحب کا نام منظور احمد ہے۔ میرے سکول کے تمام اساتذہ کرام محترم پرنسپل کی نگرانی میں ہمیں بہت اچھی تعلیم دیتے ہیں۔ مجھے سکول کے تمام اساتذہ سے محبت ہے۔

تعداد:۔ اس وقت سکول میں 700 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے سکول میں کل آٹھ جماعتیں ہیں۔ تمام جماعتوں کے طلباء زیادہ سے زیادہ محنت کر کے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لائبریری:۔ میرے سکول کی لائبریری دیکھنے کے قابل ہے۔ اس میں تقریباً اڑھائی ہزار کے قریب کتب موجود ہیں۔ اساتذہ کرام اور طلباء ان کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں:۔ ہمارے سکول کا معیار تعلیم بہت اچھا ہے۔ کیونکہ ہمارے اساتذہ کرام ہمیں پرنسپل صاحب کی زیر نگرانی زیادہ محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر سال سنٹر کے امتحان میں پانچ چھ طلبہ وظیفہ حاصل کرتے ہیں۔ اس سکول میں تعلیم کا انتظام اچھا ہونے کی وجہ سے اردگرد کے تمام سکولوں میں سے ہمارے سکول کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

دعا:۔ میں خدا سے دعا گو ہوں کہ میرا سکول اسی طرح دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے اور آنے والی نسلیں یہاں سے علم کے زیور سے آراستہ ہو کر ملک و ملت کا نام روشن کریں۔ (آمین)

9. کمپیوٹر کے فائدے

آج ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ 20ویں صدی ایجادات کی صدی کہلاتی ہے اس میں سائنسدانوں نے بہت ترقی کی اور بے شمار چیزیں ایجاد کیں۔ انسان چاند پر پہنچ گیا اور کائنات کے راز ڈھونڈ نکالے۔ ٹیکنالوجی کے حوالے سے بات کریں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے انسان نے کیا کیا چیزیں بنا ڈالیں۔ انہی حیرت انگیز چیزوں میں سے ایک کمپیوٹر ہے جس نے پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ بہت سے ناممکن کام ممکن دیئے اور بہت سے مشقت طلب اور مشکل کاموں کو آسان بنا دیا۔ شروع شروع میں یہ ایک سادہ مشین تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں بہت ترقی ہوئی۔ آج کمپیوٹر ہر ادارہ، آفس اور گھر کی ضرورت بن چکا ہے۔ اس کی بدولت کام میں بہت تیزی آئی۔ اگر ہم کمپیوٹر کے فائدے لکھنے بیٹھ جائیں تو بہت سے صفحات اور وقت درکار ہوگا لیکن یہاں اس کے چند فوائد تحریر کیے جا رہے ہیں۔ مثلاً تمام بڑے بڑے دفاتر میں اس سے حساب کتاب کیا جاتا ہے اور ریکارڈ کو اس کی Memory (یادداشت) میں محفوظ کر لیا جاتا ہے بہت سی محنت اور فائلوں سے جان چھوٹ گئی۔ بینک کے کام کمپیوٹر سے بہت تیزی آئی اور بڑے بڑے اکاؤنٹ آسانی سے اس میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ بھی کمپیوٹر کے ساتھ وابستہ ہے جس کے ذریعے ہم پوری دنیا میں رابطہ کر سکتے ہیں اس سے کاروباری اور تعلیمی مدد لی جاتی ہے۔ تعلیمی میدان میں کمپیوٹر ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت بن چکا ہے بہت سے تعلیمی پروگرام اور کتابیں سی ڈی پر دستیاب ہیں جن سے ہم مستفید ہوتے ہیں۔ طالب علم اس سے بہت سی نئی اور مفید چیزیں سیکھتے ہیں۔ کمپیوٹر نے لکھنے کا کام بہت آسان کر دیا ہے اب کتاب، رسالہ، اخبار اور دیگر تحریریں تقریباً کمپیوٹر پر کمپوز ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر کا پرنٹ اور لکھائی بہت واضح اور خوبصورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر بیماری کی تشخیص کے لیے اور انجینئر اپنے تعمیراتی کام کے لئے کمپیوٹر سے بہت زیادہ مدد لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اب بہت سی الیکٹرانکس اور بڑی بڑی فیکٹریوں کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ جس کام میں تیزی اور حفاظت اور آسانی پیدا ہوتی ہے۔ کمپیوٹر پر تفریحی پروگرام اور بچوں کی دلچسپ گیمز بھی کھیلی جاتی ہیں۔ کمپیوٹرز زندگی کے ہر شعبے میں استعمال ہو رہا ہے اور اس سے ہم بہت زیادہ فائدے حاصل کر رہے ہیں۔

10. وقت کی پابندی

خبر لو وقت کی اپنی خبر لو
اُڑا جاتا ہے، جو کرنا ہے کر لو

مفہوم و اہمیت: کسی بھی کام کو مقررہ وقت پر کرنا وقت کی پابندی کہلاتا ہے۔ دن رات، سیکنڈ، منٹ، گھنٹے سب وقت کی کڑیاں ہیں۔ وقت ایک قیمتی دولت ہے۔ وقت کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح کبھی واپس نہیں پلٹتا۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو وقت کو گنوا دیتے ہیں وہ ہر کام میں ناامید رہتے ہیں۔

حکم خداوندی: حکم خداوندی ہے کہ "بے شک نماز مومنین پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے"۔ ارکان اسلام مثلاً حج، روزہ، نماز بھی مقررہ وقت پر ادا کیے جاتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ "وقت کی نماز سے وقت کی ٹھوکریں"

ارشاد نبوی: ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ہے کہ "تم میں جس کا آج گزرے ہوئے کل سے اچھا ہے وہ اچھا ہے۔ جس شخص کا آج کل سے برا ہے، اس نے وہ سب کچھ گنوا دیا جو نہیں مل سکتا"۔

نظام کائنات: سارے کا سارا نظام کائنات وقت کا پابند ہے۔ سورج وقت پر طلوع و غروب ہوتا ہے۔ چاند کے طلوع و غروب کا بھی وقت مقرر ہے۔ رات دن اور موسموں کے تغیر و تبدل بھی وقت کی پابندی کے محتاج ہیں۔ سیارے اور ستارے وقت پر گردش کرتے ہیں۔ فصلیں وقت پر بوئی اور کاٹی جاتی ہیں۔ وقت کی پابندی ہی عظیم سرمایہ ہے۔

قیمتی سرمایہ: وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ دولت کھونے پر واپس مل جاتی ہے مگر وقت لوٹ کر نہیں آتا۔ ہر غریب و امیر کو یکساں وقت مہیا کیا گیا ہے۔ یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس سے کس قدر فائدہ اٹھا سکے۔

پابندی وقت کی چند مثالیں: جس طرح تمام مظاہر فطرت اور ارکان اسلام وقت کے پابند ہیں اس طرح کسان وقت پر زمین میں ہل چلاتا، بیج بوتا، پانی دیتا، اور فصل کاٹتا ہے۔ ایک فوجی یا سپاہی اگر وقت پر دشمن کے منصوبوں کو نہ سمجھ سکے تو شکست کھا جاتا ہے۔ ایک طالب علم اگر وقت کی پابندی نہ کرے اور وقت کو رائیگاں جانے دے تو زندگی کے ہر امتحان میں ناکام رہ جائے گا۔

پابندی وقت ترقی کا راستہ: ہر وہ قوم جو ماضی میں وقت کی پابندی ہی ترقی یافتہ قوم کہلائی۔ جو قومیں اپنے وقت کو تعمیری کاموں میں صرف کرتی ہیں اور محنت اور لگن سے کام لیتی ہیں وہ کامیاب ہوتی ہیں۔ جو قومیں وقت کی پابندی کا خیال نہیں رکھتیں وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتی ہیں۔

حاصل کلام: انسانی زندگی بہت ہی مختصر ہے۔ زندگی کی قدر کرنی چاہیے۔ جو قومیں وقت کی قدر کرتیں ہیں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ جو قومیں وقت کی قدر نہیں کرتی وقت انہیں ٹھوکر کر بھی نہیں دیکھتا اور وہ ناکام ہی رہ جاتی ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں وقت کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ہر کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

11. کسی تاریخی مقام کی سیر

گزار ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ (اقبال)

اہمیت: تاریخی مقامات کی سیر خصوصی اہمیت کی حامل ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں ان تاریخی مقامات کی سیر سے ایک طرف تو مشاہدے کی قوت بڑھتی ہے اور دوسری طرف یہ تاریخی مقامات ہمیں اپنے بہترین ماضی اور عظیم الشان اسلاف کی یاد دلاتے ہیں یہ مقامات ہماری تہذیب و ثقافت کا حصہ ہیں انہیں دیکھ کر تاریخ کا ایک پورا دور ہماری آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے اور ہم ماضی کے دریچے سے عظمت رفتہ کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

سیر کا پروگرام: ہمارے سکول میں شعبہ تاریخ کی ایک سوسائٹی سوسائٹی قائم ہے اس سوسائٹی کے صدر تاریخ کے پرانے استاد راؤ نوید اقبال ہیں سوسائٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی روز لاہور کے مغلیہ آثار کی سیر کی جائے چنانچہ طے پایا کہ آئندہ جمعۃ المبارک کو جہانگیر اور نور جہاں کے مقبرے کی سیر سے اپنے اس پروگرام کا آغاز کیا جائے۔ راؤ صاحب نے اس تاریخی سیر کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لیے سوسائٹی کا ایک خصوصی اجلاس بلایا تقریباً چالیس طلبہ نے سیر کے اس پروگرام میں شرکت کے لیے اپنے نام لکھوائے طے ہوا کہ ہفتہ کو صبح آٹھ بجے تمام طلبہ سکول پہنچ جائیں۔

روانگی: ہم لوگ بڑی بے چینی سے ہفتہ کے دن کا انتظار کرنے لگے خدا خدا کر کے ہفتہ کی صبح نمودار ہوئی میں صبح سویرے اٹھا نہایا ناشتہ کیا اور بس پر سوار ہو کر پونے آٹھ بجے سکول پہنچ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ سکول کی گراؤنڈ میں ایک میلہ سا لگا ہوا ہے دل باغ باغ ہو گیا راؤ صاحب بھی موجود تھے اور طلبہ کو ضروری ہدایات دے رہے تھے تمام طلبہ پہنچ چکے تھے ایک اسپیشل بس کا انتظام کیا گیا تھا جو سکول کے صدر دروازے پر کھڑی تھی ہم نے کچھ سامان خورد و نوش اور پھل وغیرہ کا بھی انتظام کر لیا تھا ہم سب خوشی خوشی بس میں سوار ہوئے اور بس اس چیختے کھیلتے قافلے کو لے کر منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئی۔

دریا کا منظر: کوئی پندرہ منٹ کے بعد ہم دریائے راوی کے پل پر سے گزر رہے تھے یہ نیا تعمیر شدہ پل ایک منظر دشان رکھتا ہے دریا کا منظر نہایت دلفریب اور دلکش تھا ہائیں طرف عین دریا کے اندر مغلوں کی ایک اور یادگار بارہ دری نظر آ رہی تھی اسے شہزادہ کامران نے تعمیر کرایا تھا لوگ کشتیوں کے ذریعے اس کی سیر کرتے ہیں کچھ نوجوان دریا میں کشتی رانی کر رہے تھے اور مچھلی کے شکار کے بعض شوقین دریا کے کنارے پانی میں ڈوریاں ڈالے قسمت آزمائی کر رہے تھے۔

مقبرہ جہانگیر: اب بس پل پر سے گزرتی ہوئی مقبرہ جہانگیر کی طرف روانہ ہوئی جب ہم ریلوے پھاٹک پر پہنچے تو یہ بند تھا چنانچہ بس پھاٹک پر رک گئی اور ہم ریل گاڑی کے گزرنے کا انتظار کرنے لگے جب ریل گاڑی گزر گئی تو بس آگے بڑھی اور ہم چند لمحوں کے بعد مقبرہ جہانگیر کے صدر دروازے پر کھڑے تھے ہمارا قافلہ راؤ صاحب کی قیادت میں اس تاریخی عمارت کی چار دیواری میں داخل ہوا ہم نے ٹکٹ خریدے اور آگے بڑھے مقبرے کی پرشکوہ عمارت اور حسین و دلکش باغات کا روح پرور منظر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا ہم روشوں پر سے گزرتے ہوئے اور گرد و پیش کے دلفریب مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے جہانگیر کے مقبرے تک پہنچ گئے مقبرے کے طلسماتی اور افسانوی ماحول نے ہم پر ایک عجیب و غریب کیفیت طاری کر دی اور ہم چند لمحوں کے لیے اپنے شاندار ماضی کی حسین یادوں میں کھو کر رہ گئے۔

مغل فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ: شاہجہان کے تعمیر کردہ شہنشاہ جہانگیر کے مقبرے شکوہ، حسن و جمال اور عظمت و جلال کی تصویر الفاظ میں بیان کرنا امر محال ہے سنگ مرمر کا بنا ہوا یہ ہشت پہلو مقبرہ سنگ سرخ کے بنے ہوئے پانچ فٹ اونچے ایک مربع چبوترے پر ہے جس پر قسم قسم کے قیمتی پتھروں سے بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ قبر کے تعویذ کی دائیں بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام کندہ ہیں مقبرے کا اندرونی فرش اتنا ملائم اور شفاف ہے کہ اس پر پاؤں پھسل جاتے ہیں الغرض یہ مقبرہ فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔

عظیم الشان مینار: اس عظیم مقبرے کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سنگ سرخ کے زینے بنے ہوئے ہیں چاروں گوشوں پر چار برج ہیں اور ہر برج پر ایک ایک مینار ہے دریائے راوی کے پل پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو ان میناروں کا منظر بہت دلکش نظر آتا ہے۔ ان میناروں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کسی بھی مینار سے دیکھیں تو بادشاہی مسجد کے صرف تین مینار نظر آتے ہیں اور اسی طرح بادشاہی مسجد کے کسی مینار پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو مقبرے کے بھی صرف تین مینار نظر آتے ہیں۔

مقبرہ آصف جاہ: مقبرہ جہانگیر سے نکل کر ہم اپنے استاد محترم کی قیادت میں آصف جاہ کے مقبرے کی طرف روانہ ہوئے جو جہانگیر کی خواب گاہ سے چند قدم کے فاصلے پر ہے راؤ صاحب نے بتایا کہ آصف جاہ نور جہاں کا حقیقی بھائی شاہجہان کی چہیتی ملکہ ممتاز محل کا باپ اور لاہور کا گورنر تھا یہ مقبرہ بھی شاہجہان نے بنوایا تھا مقبرے کی موجودہ خراب و خستہ حالت اور ویران عمارت کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ یہ عمارت کسی زمانے میں اس قدر خوبصورت ہوگی کسی زمانے میں اس کا گنبد لاہور کے عظیم الشان گنبدوں میں شمار ہوتا تھا لیکن اب یہ ویران ہو چکا ہے۔

؎ دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو۔

Scanned with CamScanner

مقبرہ نور جہاں: جہانگیر اور آصف جاہ کے مقبرے کی سیر سے فارغ ہو کر ہم نور جہاں کے مقبرے کی طرف روانہ ہوئے یہ مزار ریلوے لائن کے اس پار مغرب کی جانب ہے جب ہم مزار کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس کے ویران اور اداس ماحول کو دیکھ کر ہم پر ایک افسردگی سی طاری ہو گئی یقین نہیں آتا تھا کہ یہ اس ملکہ نور جہاں کا مقبرہ ہے جو شہنشاہ جہانگیر کے دل پر حکومت کرتی تھی اور جس کا سکہ پورے برصغیر میں چلتا تھا مقبرہ جہانگیر کی پرشکوہ عمارت کے مقابلے میں نور جہاں کے مقبرہ کی یہ خستہ حالی انقلاب زمانہ کا ایک عبرت ناک منظر آنکھوں کے سامنے پیش کر رہی تھی راؤ صاحب نے بتایا کہ یہ عمارت بھی سنگ مرمر اور دوسرے قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی تھی اسے خود نور جہاں نے اپنی زندگی میں تین لاکھ روپے کی لاگت سے چار سال کی مدت میں تعمیر کرایا تھا مگر گردش زمانہ نے اس کی یہ حالت کر دی ہے۔

لطف دعوت: اب ایک بج چکا تھا ہم تھک چکے تھے ہم تھک کر نڈھال ہو چکے تھے اور بھوک بھی بری طرح ستا رہی تھی چنانچہ ہم ایک سرسبز پلاٹ میں بیٹھ گئے اور خورد و نوش کا سامان نکالا ہم اس تفریحی دعوت سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ پھلوں سے بھی لذت یاب ہوئے اور تازہ دم ہونے کے لیے ہم نے کچھ دیر کے لیے آرام کیا۔

نماز ظہر کی ادائیگی: اب نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا ہم نے ایک قریبی مسجد میں نماز ظہر ادا کی اور نماز کے بعد سیر و تفریح کا بقیہ پروگرام شروع کیا۔

بیت بازی اور لطیفہ گوئی: ہم دوبارہ مقبرہ جہانگیر کے احاطے میں آئے اور ایک خوبصورت پلاٹ میں ڈیرے جما دیئے وہاں راؤ صاحب نے بیت بازی کا اہتمام کیا جس میں ہم سب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور خوب داد و تحسین پائی بیت بازی کے بعد طرح طرح کے لطیفوں اور چٹکلوں کا محفل بھی ہوا اور ٹیپ ریکارڈر پر عمدہ گیت بھی سنے یہ رنگا رنگ محفل بہت دلچسپ اور مسرت آفریں رہی۔

گھروں کو واپسی: اب شام ہو چکی تھی چنانچہ ہم نے واپسی کا پروگرام بنایا ہم اپنی اسپیشل بس میں سوار ہوئے اور واپس سکول پہنچ گئے وہاں سے تمام طلبہ خیر و عافیت سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے اس دلچسپ تاریخی مقام کی سیر کا نقش ہمارے دلوں پر ہمیشہ ثبت رہے گا۔

12. دیہاتی اور شہری زندگی کا موازنہ

شہر ہوں یا دیہات ان دونوں کے لئے سے کسی ملک کا قومی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ دیہاتی زندگی کی اپنی خصوصیات ہیں اور شہری زندگی کی اپنی خصوصیات۔ دونوں کے روشن پہلو بھی ہیں اور تاریک بھی اپاکستان کے ستر (۷۰) فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ جب کہ صرف تیس (۳۰) فی صد لوگ شہروں میں رہتے ہیں۔ اس مضمون میں دیہاتی اور شہری زندگی کی نمایاں خصوصیات الگ الگ بیان کی جاتی ہیں۔

حسن فطرت: دیہات میں حسن فطرت کی فراوانی ہوتی ہے۔ فطرت کو اپنے اصلی روپ میں دیکھنا ہو تو گاؤں سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں۔ دیہات کے صبح و شام کے مناظر قابل دید ہیں۔ صبح کا منظر دلفریب ہوتا ہے۔ مگر شام کا منظر بھی اپنے اندر کم کشش نہیں رکھتا۔ یہ مناظر اس قدر دلفریب ہوتا ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ انسان دیکھتا چلا جائے۔

لہلہاتے ہوئے کھیت، ہرے بھرے سایہ دار درخت، کھلی فضا اور تازہ ہوا گاؤں کے لیے قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہیں۔

پُرسکون ماحول: دیہات کا ماحول بہت پُرسکون ہوتا ہے۔ یہ خدا داد تحفہ ہے شہر کے لوگ شہر کی ہنگامہ پرور زندگی سے اکتا کر سکون قلب کی تلاش میں بالعموم دیہات کا رُخ کرتے ہیں۔

صحت مندانہ ماحول: دیہات کا ماحول صاف ستھرا اور صحت مندانہ ہوتا ہے۔ دیہاتی لوگ کھلی فضا اور سادہ مکانات میں رہتے ہیں۔ محنت مشقت کرتے ہیں۔ تازہ ہوا اور خالص غذا کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ شہری لوگوں کی نسبت زیادہ توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔

سادگی و خلوص: دیہاتی لوگ بہت سادہ اور مخلص ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی میں تکلف، بناوٹ، ریاکاری، مکر و فریب اور دکھاوا نہیں ہوتا۔

مہمان نوازی: گاؤں کے لوگ بہت ملنسار اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ جب ان کے ہاں کوئی مہمان آتا ہے۔ تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنی بساط سے بڑھ کر اس کی خاطر مدارت کرتے ہیں۔

محنت و مشقت: دیہاتی لوگ سستی اور کاہلی سے کوسوں دور ہوتے ہیں وہ سخت محنت اور مشقت کے عادی ہوتے ہیں چنانچہ کسان کی محنت ضرب المثل ہے۔ وہ محنت و مشقت سے اناج اُگاتے ہیں اور وہی اناج دنیا کی خوراک بنتا ہے۔ بقول مولانا حالی

وہ تھکتے ہیں اور چین پاتی ہے دُنیا
کماتے ہیں وہ اور کھاتی ہے دُنیا

جہالت: دیہاتی زندگی کا سب سے تاریک پہلو جہالت ہے جو ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ دیہاتی لوگ علم کی روشنی اور اس کی برکتوں سے محروم ہوتے ہیں اور یہی اُن کی سب سے بڑی محرومی ہے۔

فضول رسمیں: دیہات کے لوگ بالعموم لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔ رسم و رواج کی ناجائز حد تک پابندی کرتے ہیں۔ اپنے خون پسینے کی کمائی بیاہ شادی کی فضول رسموں اور مقدمہ بازی میں برباد کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح روپے پیسے کے ساتھ ساتھ اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔

ضروریات زندگی کی وقت: دیہات میں اگر کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو اُسے کسی قسم کی طبی سہولت میسر نہیں آتی۔ دیہاتی لوگ اکثر اپنی بیماری کا علاج ٹونے ٹوٹکے سے کراتے ہیں۔ اور خاص طور پر کسی سنگین قسم کی بیماری میں مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہی مر جاتا ہے۔

ذرائع آمدورفت کی وقت: ذرائع آمدورفت کی سہولت میسر نہ ہونے کے باعث دیہات بالعموم شہروں سے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں اپنا غلہ منڈیوں تک پہنچانے میں سخت وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دیگر ضروریات کے سلسلے میں بھی سخت وقت اٹھانی پڑتی ہے۔ نتیجہ: وہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہتے ہیں۔

عدم تحفظ: اکثر دیہات پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے دور ہوتے ہیں، اس لیے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے سلسلے میں دیہاتیوں کی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ دیہات میں آئے دن مختلف قسم کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔

تعلیمی سہولتیں: شہروں میں تعلیمی سہولتیں عام ہوتی ہیں۔ شہری لوگ تعلیم یافتہ ہوتے

ہیں اور انہیں اپنے بچوں کو بہتر تعلیم دلانے کے مواقع میسر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہروں میں علم کا چرچا عام ہوتا ہے۔ اور ہر شخص علم و فن سے مستفید ہو سکتا ہے۔

ضروریات زندگی: شہروں میں عام ضروریات زندگی بآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور ہر شخص روزمرہ کی ضروریات اور زندگی کی عام سہولتوں اور آسائشوں سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

طبی سہولتیں: بیماری کی صورت میں شہروں میں طبی سہولتیں عام ہوتی ہیں۔ یہاں اچھے اچھے ڈاکٹر اور حکیم میسر آ جاتے ہیں اور پھر ہسپتالوں اور شفاخانوں کی سہولت بھی میسر ہوتی ہے۔

روزگار کی فراہمی: ملازمت اور کاروبار کے مواقع بھی زیادہ تر شہروں ہی میں ملتے ہیں اس طرح یہاں روزگار کا مسئلہ بہتر طور پر حل ہو سکتا ہے۔ اس سے لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

ذرائع آمدورفت: شہروں میں بہتر ذرائع آمدورفت میسر ہوتے ہیں۔ اس لیے لوگوں کو آمدورفت کے لیے وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا کاروبار زندگی میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

احساس تحفظ: چونکہ شہروں میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کا بہتر انتظام ہوتا ہے اس لیے لوگ جان، مال اور آبرو کے تحفظ کے بارے میں فکر مند نہیں ہوتے۔

شور و ہنگامہ: شہر کا ماحول دیہات کی طرح پرسکون نہیں ہوتا۔ یہاں کی ہوا ٹریفک کے شور سے بوجھل کارخانوں کے دھوئیں سے کثیف رہتی ہے۔ کارکانوں، فیکٹریوں اور ٹریفک وغیرہ کے شور غل کی وجہ سے شہریوں کو سکون کے لمحات کم ہی میسر آتے ہیں۔

رہائش کا مسئلہ: شہروں میں رہائش کا مسئلہ یہ سنگین ہوتا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے مناسب رہائشی سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ کرائے پر مکان نہیں ملتے اور اکثر لوگ تنگ و تاریک اور غلیظ مکانوں میں رہتے ہیں۔ جس سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث پینے کے پانی، تعلیمی و طبی سہولتوں کی کمی وغیرہ سنگین مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔

پرتکلف زندگی: شہری لوگ اپنے رہن سہن میں بالعموم تکلف اور نمائش کے زیادہ عادی ہوتے ہیں۔ وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر خود کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ان کی ضروریات زندگی بے تحاشا بڑھ جاتی ہیں۔ اور یہی چیز ان کے سکون قلب کو غارت کر کے رکھ دیتی ہے۔

اے ذوق! تکلف میں ہے تکلیف سراسر
اچھے ہیں وہ لوگ تکلف نہیں کرتے

مشینی زندگی: شہروں کی زندگی مشینی قسم کی ہوتی ہے۔ عجب نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔ یہاں باہمی ہمدردی اور ایک دوسرے کے دُکھ کا احساس کم ہی ہوتا ہے۔ فراخت اور مل بیٹھنے کا موقع کم ہی ملتا ہے۔ ہر شخص مشین کے کثیر پرزے کی طرح رواں دواں نظر آتا ہے۔

حاصل کلام: الغرض دیہاتی اور شہری زندگی کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں۔ ہر ایک کے روشن پہلو بھی ہیں اور تاریک بھی ضروریات اس بات کی ہے کہ دیہی ترقی کی طرف بھی توجہ دی جائے اور شہری زندگی کے مسائل بھی حل کیے جائیں تاکہ ہمارے دیہات اور شہر دونوں مل کر ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کا باعث بن سکیں۔

13. سائنس کے فائدے

کھول آنکھ! زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور اسے علم و عقل کی دولت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین دماغی قوتیں عطا کر کے اسکے لیے بہت سے رستے پیدا کر دیے تاکہ وہ ترقی کے راستوں پر گامزن ہو سکے۔

اہمیت و مفہوم: سائنس علم ہی کا ایک شعبہ ہے۔ انسان نے سائنس کی بدولت اس قدر ترقی حاصل کر لی ہے کہ اس کے کارناموں پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انسان نے وہ منازل طے کر لیں جو کبھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ہر شعبے میں حیرت انگیز تبدیلی آ گئی ہے۔ غاروں میں رہنے والا انسان خلاؤں میں سفر کرنے لگا اور چاند پر جا پہنچا ہے۔ سائنس کے کرشمے اس قدر ہیں کہ ان کو تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ ذیل میں ہم چند اہم اشیاء کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے انسانی زندگی کے سامنے جنت کا نمونہ پیش کر دیا ہے۔

ذرائع آمدورفت: ذرائع آمدورفت مثلاً جہاز، ریل گاڑی، بسیں، ویگنیں، موٹر سائیکل، خلائی طیارے اور دیگر اشیائے نقل و حمل نے زندگی کو آسان بنا دیا ہے۔ گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو رہا ہے۔ فاصلوں کو سمیٹ دیا گیا ہے۔ اور دنیا ایک جگہ سمٹ گئی ہے۔ سفر جو پہلے سختی اور تنگی کا ذریعہ ہوتا تھا اب وسیلہ تفریح بن گیا ہے۔

برقی توانائی: سائنس کے حیرت انگیز کرشموں میں برقی توانائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ برقی توانائی زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے۔ آج کے دور میں ہر کام برقی مشینوں سے لیا جا رہا ہے۔

ریل گاڑی: ریل گاڑی کی ایجاد ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔ اس سے مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی بے پناہ تعداد ریل گاڑی میں سما جاتی ہے۔ برقی ٹرینیں تو مزید بہترین کارکردگی دکھا رہی ہیں۔

ہوائی جہاز: ہوا میں اڑنے والی یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ ہوائی جہاز نے دنیا کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ اس کے سفر سے انسان کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ انسان کھلی فضاؤں میں پرواز کرتا ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے مصیبت زدہ علاقوں میں ضروریات زندگی کی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔ ہوائی جہاز کے علاوہ میزائل، راکٹ، اور جنگی جہاز بھی سائنس کا حیرت انگیز کرشمہ ہیں۔

بحری جہاز: اس سے انسان نے گہرے سمندروں کی وسعتوں کو کم کر دیا ہے۔ یہ جہاز لوگوں اور بھاری سامان کی نقل و حمل کے لیے بہت کارآمد ہیں۔ بحری جہاز کی بدولت ہی بحریہ کی فوج کا وجود ممکن ہو سکا۔

موٹر کار: موٹر کار، بسیں، ویگنیں بھی کارآمد سائنسی کرشمہ ہیں۔ ان کا استعمال دنیا میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ لوگوں کے مال و اسباب کی نقل و حمل کے لیے آسانی فراہم کرتے ہیں اور سفر کرنے کی سہولتوں کو آسان بنا دیتے ہیں۔

ایٹمی توانائی: آبادی کے بڑھتے ہوئے طوفان کے لیے برقی توانائی کم ہو رہی ہے۔ اس لیے اب انسان ایٹمی توانائی کی فراہمی کے لیے کام کر رہا ہے۔

سائنس اور زرعی ترقی: قدیم زمانے میں زراعت کے لیے پرانے طریقے استعمال ہوتے تھے۔ جن سے کم زرعی پیداوار حاصل ہوتی تھی۔ جدید سائنسی آلات جیسے ٹریکٹر، ٹیوب ویل، تھریشر وغیرہ نے زرعی پیداوار کو چوگنا کر دیا ہے اور وقت بھی کم آتا ہے۔

سائنس اور طبی ترقی: جدید سائنسی آلات و ادویات سے بیماری کی تشخیص میں کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ ایکسرے کے ذریعے انسان کی ایسی بیماریوں کی تشخیص ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

جو بظاہر نظر نہیں آسکتیں۔ اگر سماعت، ای سی جی وغیرہ جدید سہولتوں کی مثالیں ہیں۔

ٹیلی وژن و ریڈیو: ٹیلی وژن سائنس کا عجب کرشمہ ہے۔ ہم ریڈیو سے دنیا بھر کی اطلاعات سن سکتے ہیں۔ ٹیلی وژن کے ذریعے ہم آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

ٹیلی فون و وائرلیس: ان ایجادات نے پیغام رسانی کے کام کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ ان کے بے شمار کاروباری سیاسی معاشرتی و دفاعی فوائد ہیں موبائل بھی ٹیلی فون ہی کی ایک قسم ہے۔

دوربین و خوردبین: دوربین و خوردبین سے سیاروں، ستاروں اور فضاؤں کے بارے میں نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ اور خوردبین سے ہم چیزوں کا درست مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

مواصلاتی سیارہ: جدید دور کی ایک اہم ایجاد مواصلاتی سیارہ ہے۔ جس کے ذریعے آنے والے موسم کے متعلق پیش گوئی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ذریعے ٹی وی پر بین الاقوامی پروگرام دیکھنے میں آتے ہیں۔

کمپیوٹر: کمپیوٹر موجودہ دور کی سب سے اہم سائنسی ایجاد ہے۔ اعداد و شمار کا حساب کتاب، بیماریوں کی تشخیص، جہازوں کی نقل و حرکت، اخبارات و رسائل کی چھپائی، انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات یہ سب سہولتیں کمپیوٹر نے عام کر دی ہیں۔

عام سائنسی اشیاء: گھریلو استعمال کی عام اشیاء مثلاً برقی گیزر، آٹا گوندھنے کی مشین، اوون، واشنگ مشین، ہیٹر، فریج سب سائنس کے کرشمے ہیں۔ سائنسی کرشمے اور انکا موزوں استعمال: جہاں سائنس نے انسان کی زندگی کو آسان بنا دیا ہے وہاں لوگوں نے اس کے غلط استعمال سے بہت سے مسائل بھی پیدا کر لیے ہیں۔ تباہ کن ہتھیار، ایٹمی بم، میزائل وغیرہ کے غلط استعمال نے انسان کو انسان کا دشمن بنا دیا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ سائنسی ایجادات کا درست استعمال کریں۔ تاکہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔

14. قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

ملت کا پاسبان ہے محمد علی جناح
صد شکر پھر ہے گرم سفر میر کارواں
اور میر کارواں ہے محمد علی جناح

قائداعظم محمد علی جناح جیسی عظیم شخصیت سے کون واقف نہیں۔ آپ معمار پاکستان ہیں۔ برصغیر کی اسلامی تاریخ ہمیشہ آپ پر فخر کرتی رہے گی۔ آپ نے مسلمانوں کو ہندوؤں کے تسلط سے آزادی بخشی۔

پیدائش: قائداعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ آپ کا کھیا وار کے رہنے والے تھے۔ انکا کراچی میں چمڑے کا کاروبار تھا۔ آپ کے والد کا شمار بڑے بڑے تاجروں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے آپ کی پرورش بڑے ناز و نعم سے کی۔ ابتدائی تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی کے پرائمری سکول میں حاصل کی بعد میں آپ کراچی مشن سکول میں داخل ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان اول درجہ میں پاس کیا۔

اعلیٰ تعلیم: آپ قانون کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے لئے انگلستان چلے گئے۔ وہاں آپ نے درسگاہ "لنکن ان" میں داخلہ لیا۔ اور وہاں سے آپ نے بیس سال کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان پاس کر لیا۔

وکالت کا آغاز: آپ نے کراچی سے اپنی وکالت کا آغاز کیا۔ ان دنوں قائداعظم کے گھریلو حالات ناساز گار تھے۔ والدہ وفات پا گئیں اور والد کا کاروبار چوپٹ ہو گیا۔ آپ نے ہمت نہ ہاری۔ اس کے بعد آپ بمبئی چلے گئے۔ آپ کے ابتدائی تین سال نہایت کٹھن تھے۔ آپ نے سرکاری ملازمت شروع کی۔ لیکن جلد ہی اس پابندی سے آزاد ہو کر پھر وکالت شروع کر دی۔ آپ کامیاب وکیل ثابت ہوئے۔

سیاست میں شمولیت: آپ نے زمانہ طالب علمی ہی سے سیاست میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ آپ نے مشہور ہندوستانی لیڈر دادا بھائی نوروجی کی انتخابی مہم میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کانگرس کے پلیٹ فارم سے سیاسی زندگی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ۱۹۰۹ء میں آپ بمبئی کے مسلم حلقے سے مرکزی کونسل کے رکن منتخب ہو گئے۔ آپ ایک بے باک اور نڈر سیاسی لیڈر تھے۔ آپ کی جرأت اور حق گوئی کے اعتراف میں اہل بمبئی نے جناح ہال تعمیر کیا۔

مسلم لیگ میں شمولیت: کانگرس آپ کے نظریات پر پوری نہ اتر سکی۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے مگر جلد ہی یہ بات واضح ہو گئی کہ کانگرس ہندوؤں کے مفاد کیلئے بنی ہے۔ آپ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب ۱۹۱۳ء میں آپ مولانا محمد علی جوہر سے ملے تو آپ کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ آپ نے مسلمانوں کو منظم کر کے آزادی کی کوششیں شروع کر دیں۔

دو قومی نظریہ: ہندوؤں نے ایک نظریہ پیش کیا کہ "ہندوستان میں صرف ایک ہی قوم بستی ہے اور وہ ہے ہندو قوم" پنڈت نہرو نے کہا کہ یہاں صرف دو طاقتیں ہیں "ایک انگریز اور دوسری ہندو قوم۔" قائداعظم نے اس نظریے کو غلط قرار دیکر واضح کیا کہ "یہاں تین اقوام بستی ہیں اور یہ تیسری طاقت مسلمان ہیں" آپ نے بتایا کہ "مسلمان مذہب، تاریخ، لباس، تہذیب اور زبان غرض ہر لحاظ سے مختلف ہیں۔" یہی نظریہ دو قومی نظریہ یعنی پاکستان کے قیام کا باعث بنا۔

چودہ نکات: ۱۹۲۸ء میں کانگرس نے جب نہرو رپورٹ پیش کی تو اس میں مسلمانوں کے مفادات کو بہت ٹھیس پہنچائی گئی۔ قائداعظم نے اس کے جواب میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔ ان نکات میں مسلمانوں کے مطالبات تھے۔ جو آنے والے وقت میں نظریہ پاکستان کی بنیاد بن گئے۔

قرارداد پاکستان: قائداعظم کی صدارت میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا۔ جس میں مشہور تاریخی قرارداد "قرارداد پاکستان" منظور ہوئی۔ اس مطالبے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ہندوستان کے جن علاقوں میں مسلمان اکثریت میں موجود ہیں ان علاقوں پر مشتمل ایک الگ مملکت قائم کر دی جائے۔

قیام پاکستان: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان جیسی عظیم اسلامی مملکت وجود میں آ گئی۔ یہ سب قائداعظم کے عزم و استقلال اور مسلمانوں کی مجاہدانہ کوشش کا نتیجہ تھا۔ مسلمانانِ ہند ایک آزاد اور عظیم پاکستان کے قیام میں کامیاب ہو گئے۔

وصال قائداعظم: قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ سال ہا سال کی مسلسل محنت سے آپ کی صحت خراب ہو گئی۔ آخر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو آپ اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، آپ کا مقبرہ کراچی میں ہے۔ قائداعظم کے اس احسان کو رہتی دنیا تک مسلمان یاد رکھیں گے۔ خدا انھیں دیار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)۔

15. صفائی

صفائی کو رکھو ہمیشہ عزیز
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

اسلام اور صفائی:۔ اسلام میں صفائی کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صفائی کو نصف ایمان ہے۔ صفائی اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

صفائی اور ارکان اسلام:۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ سب سے پہلا توحید ہے۔ دل و زبان سے اللہ کی توحید کا اقرار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی پاک صاف ہو۔ اس کے علاوہ نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے ارکان اسلام میں بھی صفائی کا بڑا عمل دخل ہے۔

جسمانی صفائی:۔ جسمانی صفائی میں بال، ناک، کان، ناخن، ہاتھ اور منہ وغیرہ کی صفائی شامل ہے۔ یعنی ہر روز منہ ہاتھ دھویا جائے۔ ہفتہ میں ایک بار ناخن کٹوائے جائیں۔ ناک اور کان وغیرہ کو صاف کیا جائے۔ ہر روز غسل کیا جائے تو بدن ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے۔ اگر دانتوں کو ہر روز صاف کیا جائے۔ برش یا مسواک کی جائے تو ان کو کبھی بھی کیڑا نہیں لگتا۔ منہ کی بدبو اور میل کچیل سب نکل جاتی ہے اور آدمی معدے کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

گھریلو صفائی:۔ برتنوں، بستروں، چارپائیوں وغیرہ کی صفائی گھریلو صفائی میں شامل ہے۔ اگر گھر کی چیزوں کو صاف ستھرا کر کے اور حفاظت سے نہ رکھا جائے تو انسانی صحت پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ برتن اور بستر صاف نہ ہوں تو انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

گلیوں بازاروں کی صفائی: مسلمان ہونے کے ناطے سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے گلی بازاروں کو بھی گندہ نہ ہونے دیں۔ صاف ستھرا ماحول ذہنی اور جسمانی تندرستی کا باعث ہے۔

کتابوں اور کپڑوں کی صفائی:۔ سکول میں علم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا لباس صاف ستھرا رکھیں۔ اس پر جگہ جگہ سیاہی کے داغ نہ لگائیں۔ کتابوں کو صاف ستھرا اور حفاظت سے رکھیں۔ ان پر بھی سیاہی وغیرہ کے داغ نہ لگائیں۔ گندے کپڑے اور گندی کتابیں ہر کسی کو بری لگتی ہیں۔

16. والدین کی خدمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ان کے آگے اُف تک نہ کرو نہ انھیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے گفتگو کرو" حقوق دو طرح کے ہیں۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ، حقوق العباد میں پہلا حق والدین کا ہے۔ والدین کا درجہ خدا کے بعد دوسرا ہے۔ والدین اللہ تعالیٰ کا عظیم تحفہ ہیں۔ والدین ایسی نعمت ہیں جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ یہ رشتہ دنیا کا بے غرض اور بے لوث رشتہ ہے۔ اسی لیے ہمارے مذہب نے والدین کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔

ارشاد قرآن و احادیث: قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "میرا شکر ادا کرو، اور والدین کا بھی" ایک اور جگہ پر فرمایا کہ "اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو" والدین کی عزت، ان کا احترام اور اطاعت و فرمانبرداری ہم پر لازم ہے۔ کوئی بھی ایسا کام نہ کریں جس سے والدین کی دل آزاری ہو۔ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی والدین کی اطاعت پر بہت زور دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ "بڑے بڑے گناہوں میں "والدین سے بدسلوکی" بھی شامل ہے۔ مزید فرمایا کہ "وہ شخص نامراد ہوا جس نے والدین میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت نہ پا لی۔

ماں کا حق: ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے"۔ ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے فرمایا "تیری ماں"۔ ماں بچوں کے لیے ساری عمر مصیبتیں برداشت کرتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے آغاز سے لے کر آخری وقت تک ایک ماں اپنی اولاد کے لیے لاکھوں قربانیاں دیتی ہے۔ اس لیے والدہ کے حقوق سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے۔

باپ کا حق: ماں کی طرح باپ بھی عزت و مرتبے کا حقدار ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "باپ کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے اور باپ کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے" اس ارشاد گرامی سے اندازہ ہوتا ہے کہ باپ کا مقام کس قدر بلند ہے۔

چند واقعات: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں ایک شخص قریب المرگ تھا۔ مگر اس کی زبان پر کلمہ جاری نہ ہوتا تھا۔ سب پریشان تھے۔ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کہا کہ کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟ بتایا گیا کہ وہ زندہ ہے اور اس سے ناراض ہے۔ والدہ کو لایا گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلاؤ اور اس کے بیٹے کو اس میں ڈال دو۔ اس پر ماں تڑپ اٹھی اور کہا کہ اس کے بیٹے کو آگ میں نہ ڈالا جائے۔ اس پر حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کہا کہ اگر تم اس کو معاف نہ کرو گی تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں ڈال دیں گے۔ اس پر اس عورت نے اپنے بیٹے کو معاف کر دیا۔ اس کے بیٹے کی زبان پر کلمہ جاری ہو گیا۔

اس طرح ایک دفعہ ایک شخص نے حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ وہ بولا کہ "ہاں" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "جاؤ ان کی خدمت کرو یہی جہاد ہے" ان سب باتوں سے علم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے والدین کو کیا مرتبہ عطا

Scanned with CamScanner

فرمایا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ والدین کے رشتے داروں کا بھی احترام کرنا چاہیے۔ جیسے خالہ اور چچا وغیرہ۔

اولاد کے فرائض: اولاد کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ ہر حال میں والدین کا احترام کریں۔ ارشاد ہے کہ اگر والدین مشرک بھی ہوں تب بھی ان کی خدمت کی جائے لیکن شرک میں ان کی پیروی نہ کریں۔ اولاد کا فرض ہے کہ والدین کی زندگی میں اور ان کے وفات پا جانے کے بعد ان کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔ جیسا کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دعا کرتے تھے کہ "اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت سے مجھے بچپن میں پالا تھا۔ نماز میں یہ بات دہرائی جاتی ہے کہ "رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ"

نتیجہ ماحصل: الغرض یہ بات ہر لحاظ سے ثابت ہو جاتی ہے کہ والدین سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوسری نعمت نہیں ہے اس لیے ان کی قدر سے ہی ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ اپنی والدہ کے لیے علامہ اقبال دعا فرماتے ہیں کہ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

17. استاد کا احترام

استاد ایک قابل احترام ہستی ہے۔ اسلام میں استاد کو باپ کا مقام دیا گیا ہے۔ استاد ہی وہ ہستی ہے جو ہمیں علم سکھاتی ہے۔ استاد ہی ہمیں جہالت کے اندھیروں سے نکالتا ہے اور علم کے اجالوں میں داخل کرتا ہے۔ استاد اپنے شاگرد کو علم سکھاتا ہے اور اس کے دل میں علم کی محبت پیدا کرتا ہے۔ وہ اس کے دل میں اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی اور دوسرے ہر رشتے کا احترام پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر رشتے کا ادب کرنا سکھاتا ہے۔ استاد ہی ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ وہ ہمیں آداب گفتگو اور سلیقہ مندی سکھاتا ہے۔ استاد وطن سے محبت کرنے اور اس کے کام آنے کا درس دیتا ہے۔ اس کا جتنا بھی احسان مانا جائے کم ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ قوم کا محسن ہے اور زندہ قومیں اپنے محسن کو کبھی فراموش نہیں کرتیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم استاد کی عزت کریں۔ استاد کو محسن کا مقام دیں اور معاشرے میں اس کی عزت، مرتبہ اور مقام بلند کریں۔ جو قوم اپنے اساتذہ کی عزت نہیں کرتی، وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ والدین بچوں کو دنیا میں لانے اور ان کی پرورش کے ذمہ دار ہیں جبکہ استاد ان کی ذہنی تربیت کرتا اور جدید علوم سے انھیں آراستہ کرتا ہے۔ استاد کا مقام اتنا اونچا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ الغرض استاد ایک قابل احترام ہستی ہے اور اس کا احترام کرنا ہم سب پر واجب ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے سب اساتذہ کی عزت کریں اور ان کی اطاعت و پیروی کریں تاکہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

درخواستیں

جس افسر کو درخواست لکھنی ہو شروع میں اس کا عہدہ اور پتہ سب سے اوپر سطر میں نہایت مودبانہ انداز میں لکھنا چاہیے مثلاً

(الف) ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس

(ب) جناب ضلعی ناظم صاحب، ضلعی حکومت، فیصل آباد۔

2۔ دوسری سطر کے درمیان میں "جناب عالی!" لکھیں۔ 3۔ تیسری سطر میں "گزارش ہے" "التماس ہے" کے الفاظ لکھ کر اپنا مقصد بیان کریں۔

4۔ درخواست کا مضمون سادہ، آسان، واضح اور مختصر ہونا چاہیے۔

5۔ اپنا مقصد بیان کرتے ہوئے افسر کے آداب و احترام کا پورا پورا لحاظ رکھیں۔ 6۔ آخر میں دعائیہ الفاظ لکھ کر درخواست ختم کریں۔ مثلاً شکریہ فقط، آداب، زیادہ آداب، اللہ آپ کا اقبال بلند کرے، ممنون، احسان مند وغیرہ۔

7۔ سب سے آخر میں ایک سطر چھوڑ کر "العارض" یا "درخواست گزار" کے الفاظ لکھ کر اس کے نیچے اپنا نام اور پورا پتہ درج کریں۔ 8۔ نام اور پتے کے بعد تاریخ ضرور لکھیں۔

رسیدیں

رسیدیں: ہمیں روزمرہ زندگی میں اکثر رسید لکھنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ مثلاً کرائے کا مالک مکان اپنے کرایہ دار سے کرایہ وصول کرتا ہے تو اس رقم کی وصولی کی رسید لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کوئی چیز کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتا ہے تو وصول شدہ رقم کی رسید لکھ دیتا ہے اس رسید لکھنے سے بات طے ہو جاتی ہے اور بعد میں جھگڑا نہیں ہوتا۔

درخواست برائے رخصت بیماری

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول جڑانوالہ

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے کل سکول سے واپسی پر بہت تیز بخار ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس لیے سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے دو دن کی رخصت عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کا فرماں بردار شاگرد

شاہ رخ جماعت ہشتم رول نمبر 23

درخواست برائے ضروری کام

بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول گلشن کالونی فیصل آباد

جناب عالیہ!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ بڑے بھائی کی منگنی کی وجہ سے گھر میں ضروری کام ہے۔ اس لیے میں سکول میں حاضر نہیں ہو سکتی۔ براہ مہربانی آج کی رخصت عطا فرمائیں۔

العارض

آپ کی شاگرد

عائشہ نسیم جماعت ہشتم رول نمبر 46

درخواست برائے معافی جرمانہ

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول جھنگ

جناب عالی!

گزارش ہے ہمارے کلاس انچارج نے چھٹی کرنے پر 50/ روپے جرمانہ رکھا تھا لیکن میں سخت بیمار ہونے کی وجہ سے تین دن سکول حاضر نہیں ہو سکا اور نہ ہی بیماری کی درخواست بھیج سکا۔ اب انہوں نے مجھے ایک سو پچاس روپے جرمانہ کر دیا ہے جرمانہ کے بارے میں ہدایات آپ کی طرف سے تھیں لہٰذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں ایک غریب طالب علم ہوں میں یہ جرمانہ ادا نہیں کر سکتا آپ کلاس انچارج کو جرمانہ معاف کرنے کے لئے فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کا شاگرد

علی رضا رول نمبر 10 کلاس ہشتم

درخواست برائے دوبارہ داخلے کے حصول کیلئے

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب پاکستان ماڈل ہائی سکول فیصل آباد

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی اور کئی دن تک شدید بیمار رہا جس کی وجہ سے سکول حاضر نہ ہو سکا۔ میرے گاؤں سے کوئی دوسرا طالب علم اس سکول میں نہیں پڑھتا جسکے ہاتھ میں درخواست بھیج سکتا۔ آج میں سکول حاضر ہوا تو پتہ چلا کہ میرا نام خارج ہو گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ میرے مسئلے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سکول میں دوبارہ داخلہ کی اجازت فرمائی جائے۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کا فرماں بردار شاگرد

یوسف جماعت ہشتم رول نمبر 02

درخواست برائے سرٹیفکیٹ

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول منشی محلہ فیصل آباد

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرے ابو جان کا تبادلہ سرگودھا ہو گیا ہے۔ ہم سب اپنی رہائش سرگودھا منتقل کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ دے دیں۔ تاکہ میں وہاں کسی اور سکول میں داخل ہو کر پڑھائی جاری رکھ سکوں۔ نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کا فرماں بردار شاگرد

محمد سلمان جماعت ہشتم بی

درخواست برائے بڑے بھائی کی شادی میں شمولیت

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ اسلامیہ پرائمری سکول کمالیہ

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی 23 اپریل بروز جمعرات کو ہے۔ اس لیے میں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے 22 اپریل تا 25 اپریل تک کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

العارض

آپ کا فرماں بردار شاگرد

محمد سلمان جماعت ہشتم بی

درخواست برائے وباء کی روک تھام کیلئے

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے گاؤں میں بارشوں کی وجہ سے جگہ جگہ جوہڑ بن گئے ہیں۔ جن میں مچھر کثرت سے پرورش پا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملیریا بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مہربانی فرما کر ملیریا بخار کی روک تھام کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں اور مچھر مار دوائیں چھڑکنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔ نوازش ہوگی۔

ساجد وسیم جماعت ہشتم

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک جھمرہ

Scanned with CamScanner

درخواست برائے پوسٹ ماسٹر (منی آرڈر کی گمشدگی کی شکایت)

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب فیصل آباد

جناب عالی!

التجائی ادب سے گزارش ہے کہ میں نے اس ماہ کی 20 تاریخ کو اپنے چھوٹے بھائی کو پانچ ہزار روپے بذریعہ منی آرڈر بمطابق رسید نمبر 512 شیخوپورہ بھیجے تھے۔ مجھے بھائی کے خط سے پتا چلا ہے کہ دس دن گزر جانے کے بعد بھی منی آرڈر موصول نہیں ہوا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں۔ مہربانی فرما کر اس سلسلے میں میری مدد کریں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

العارض

علی عظمت معرفت منیجر پنجاب بک آف پاکستان

سٹی برانچ فیصل آباد

تاریخ 30 مارچ 20ء

کہانیاں

دیئے گئے عنوان پر کہانی لکھنا: 1۔ کہانی اس طرح لکھیں کہ پورا قصہ یا واقعہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔ اس کا باقاعدہ آغاز، عروج اور اختتام نتیجہ پر ہونا چاہیے۔

2۔ کہانی کا تعلق چونکہ ماضی سے ہوتا ہے۔ اس لیے کہانی ہمیشہ فعل ماضی میں لکھنی چاہیے اور اسے جملوں کی شکل میں لکھنا چاہیے اس طرح کہ ایک جملے کا تعلق دوسرے جملے سے جڑے۔ کہانی کے واقعات خاص ترتیب سے لکھنے چاہئیں۔

3۔ اگر کسی خاص عنوان پر کہانی لکھنے کو کہا جائے تو اس عنوان کے متعلق جو قصہ کہانی آپ کو یاد ہو بے تکلف لکھ دیں۔

4۔ کہانی کا عنوان بھی لکھیے نیز کہانی کے آخر میں اس کا نتیجہ یا اخلاقی سبق ضرور لکھنا چاہیے۔

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: پیاسا کوا ..... پانی کا گھڑا ..... تھوڑا سا پانی ..... کنکریاں ڈالنا ..... پانی کی سطح بلند ہونا ..... کوے کا پانی پینا ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: ایک کوا اڑتے اڑتے کہیں دور نکل گیا سخت گرمی اور دوپہر کا وقت تھا۔ کوے کو پیاس لگ گئی۔ جگہ جگہ کوے نے ادھر ادھر پانی تلاش کیا۔ اسے کہیں بھی پانی نہ ملا۔ اڑتے اڑتے وہ ایک باغ میں پہنچا۔ اس نے وہاں ایک گھڑا دیکھا۔ گھڑے میں تھوڑا سا پانی تھا۔ کوے نے بہت کوشش کی۔ اس کا منہ پانی تک نہ پہنچ سکا۔ کوے نے ہمت نہ ہاری۔ اسے ایک ترکیب سوجھی۔ کوے نے ادھر ادھر سے کنکر اٹھا کر گھڑے میں ڈالے۔ کنکر پڑنے سے پانی کی سطح بلند ہو گئی۔ کوا بہت خوش ہوا۔ اس نے خوشی خوشی پانی پیا اور اڑ گیا۔ نتیجہ: با مقصد کوشش با نتیجہ ہوتی ہے۔ ہمت کرے انسان تو کیا نہیں ہو سکتا۔

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: ایک کتے کو سخت بھوک لگنا ..... قصاب کی دکان پر جانا ..... گوشت کا ٹکڑا چرانا ..... گوشت کے ٹکڑے کو منہ میں ڈالنا ..... ندی سے گزرنا ..... پانی میں اپنا عکس دیکھنا ..... دوسرا کتا خیال کرنا ..... گوشت کا ٹکڑا چھیننے کے لیے بھونکنا ..... اپنے گوشت کے ٹکڑے سے محروم ہونا ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: ایک کتے کو سخت بھوک لگی۔ وہ ایک قصاب کی دکان پر گیا وہاں سے اس نے گوشت کا ٹکڑا چرایا اس نے ایک گوشت کے ٹکڑے کو منہ میں ڈالا چلتے چلتے راستے میں سے اسے ایک ندی کے پل پر سے گزرنا پڑا۔ جب وہ پل پر سے گزرنے لگا تو ندی کے صاف شفاف پانی میں سے اسے اپنا عکس نظر آیا کتے نے اپنے عکس کو دیکھ کر خیال کیا کہ کوئی اور کتا گوشت لیئے جا رہا ہے۔ احمق کو اتنا معلوم نہ ہوا کہ وہ اپنا ہی عکس پانی میں دیکھ رہا ہے کوئی دوسرا کتا موجود نہیں ہے۔ لالچ سے اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور ارادہ کیا کہ جس طرح بھی ہو سکے دوسرے کتے سے گوشت کا ٹکڑا چھین لے۔ اسی خیال میں جونہی کتا عکس کو دیکھ کر بھونکنے لگا گوشت کا ٹکڑا اس کے منہ سے نکل کر پانی میں گر پڑا اور ڈوب گیا۔ لالچی کتا اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ نتیجہ: لالچ بری بلا ہے۔

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: ایک کسان ..... چار جھگڑالو بیٹے ..... کسان بستر مرگ پر ..... چاروں بیٹوں کو بلانا ..... لکڑیوں کا گٹھا منگوانا ..... گٹھے کو توڑنے کا کہنا ..... کسی سے نہ ٹوٹنا ..... ایک ایک کر کے لکڑی توڑنے کے لئے کہنا ..... لکڑیوں کا ٹوٹ جانا ..... کسان کا بیٹوں کو سمجھانا ..... مل جل کر رہنے کا عہد کرنا ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: ایک کسان کے چار بیٹے تھے۔ بدقسمتی سے وہ چاروں بیٹے بہت جھگڑالو تھے۔ کسان ان میں اتفاق و اتحاد دیکھنا چاہتا تھا، لیکن وہ سمجھتے نہیں تھے۔ اسی پریشانی اور غم کی وجہ سے آخر کسان بیمار کیا اور بستر مرگ پر پڑ گیا۔ جب اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ کسان نے اپنے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور لکڑیوں کا گٹھا بھی منگوایا۔ جب وہ لکڑیوں کا گٹھا لے آئے، تو کسان نے سب بیٹوں کو باری باری وہ گٹھا توڑنے کے لئے کہا۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اس گٹھے کو توڑ نہ سکا۔ پھر

کسان کے کہنے پر اس گٹھے کو کھول دیا گیا۔ اب کسان نے چاروں بیٹوں کو ایک ایک لکڑی توڑنے کے لئے دی۔ سب نے بڑی آسانی سے اپنی اپنی لکڑی توڑ دی۔ اس پر کسان نے انہیں سمجھایا کہ اگر تم بھی لکڑیوں کے گٹھے کی طرح مل جل کر رہو گے تو کوئی بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اگر تم آپس میں بکھر جاؤ گے، تو تمہارا نقصان ہوگا۔ کسان کے بیٹوں کی سمجھ میں اپنے باپ کی بات آ گئی۔ انہوں نے اپنے بڑے باپ سے وعدہ کیا کہ وہ چاروں بھائی ہمیشہ اتفاق و اتحاد سے رہیں گے۔

نتیجہ: اتفاق میں برکت ہے۔

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: کسی جنگل کے کنارے تالاب ..... کچھوے اور خرگوش کی گہری دوستی ہو جانا ..... خرگوش کا اپنی تیز رفتاری پر ناز کرنا ..... کچھوے کو سستی کا طعنہ دینا ..... دوڑ کا مقابلہ کرنا ..... خرگوش کا راستہ میں سو جانا ..... کچھوے کا منزل سے پہلے پہنچ جانا ..... خرگوش کا شرمندہ ہونا ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: کسی جنگل میں ایک تالاب کے پاس ایک خرگوش اور ایک کچھوا رہتے تھے۔ دونوں آپس میں بہت ہی گہرے دوست تھے۔ خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بہت ناز تھا۔ اس لئے وہ اکثر اپنے دوست کچھوے کو اس کی سست رفتاری پر طعنہ دیتا رہتا تھا۔ کچھوے کو خرگوش کے غرور کرنے پر غصہ تو بہت آتا تھا، لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن کچھوے نے خرگوش سے خرگوش نے غرور بھرے انداز میں کہا کہ جنگل کے آخر میں جو سرے کے درخت ہیں، ان تک جو پہلے پہنچ جائے گا، وہ جیت جائے گا۔ اس طرح دونوں نے دوڑ میں مقابلہ کرنے کا سوچا۔ آخر کار مقررہ وقت پر دوڑ شروع ہوئی۔ خرگوش چونکہ بہت تیز دوڑتا ہے، لہٰذا وہ ذرا سی دیر میں کافی آگے نکل گیا۔ کچھوا تو تیز دوڑ نہیں سکتا، اس لئے وہ آہستہ آہستہ رینگنے لگا۔ جب خرگوش کافی دور نکل آیا تو ایک جگہ رک کر اس نے سوچا کہ کچھوا تو بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے، اس لئے اسے یہاں تک پہنچنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ کیوں نہ تھوڑی دیر کے لئے آرام ہی کر لیا جائے۔ یہ سوچ کر خرگوش وہاں ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر سو گیا۔ ادھر کچھوا رینگتے رینگتے، خرگوش کے پاس سے گزر کر اپنی منزل تک پہنچ گیا۔ جب خرگوش سو کر اٹھا تو منزل کی طرف دوڑا، لیکن کچھوے کو پہلے وہاں پا کر خرگوش بہت شرمندہ ہوا۔

نتیجہ: غرور کا سر نیچا

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: دریا کے کنارے فاختہ اور چیونٹی کا رہنا ..... چیونٹی کا پانی میں گرنا ..... دریا میں ڈبکیاں کھانا ..... فاختہ کا درخت کا پتہ توڑنا ..... چیونٹی کا پتہ پر سوار ہونا ..... بچ جانا ..... شکاری کا جنگل میں آنا ..... فاختہ کو نشانہ بنانا ..... چیونٹی کا کاٹنا ..... نشانہ خطا ہو جانا ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: ایک دریا کے کنارے پر فاختہ اور ایک چیونٹی رہتی تھی۔ ایک دفعہ چیونٹی پانی میں گر گئی اور دریا میں ڈبکیاں کھانے لگی۔ فاختہ یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اس نے جلدی سے درخت کا پتہ توڑا اور چیونٹی کے پاس لے گئی۔ چیونٹی اس پتے پر سوار ہو گئی اور ڈوبنے سے بچ گئی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک شکاری اچانک جنگل میں آ گیا۔ اس کی نظر فاختہ پر پڑی تو اس نے اسے شکار کرنے کے لیے اپنی بندوق سے فاختہ کو نشانہ بنایا چیونٹی نے جب یہ منظر دیکھا تو اس نے شکاری کے پاؤں کو کاٹ لیا۔ شکاری کا نشانہ خطا ہو گیا اور فاختہ اڑ گئی۔ اس طرح چیونٹی نے فاختہ کی جان بچالی۔

نتیجہ: احسان کا بدلا احسان

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: سبکتگین شکار پر گیا ..... کافی دیر تک کوئی شکار نہ ملا ..... مایوس ہو کر واپس لوٹنا ..... راستے میں ہرنی اور اس کے بچے کو دیکھنا ..... شکاری دیکھ کر ہرنی بھاگ گئی ..... بچہ وہیں رہا ..... ہرنی بچے کے لئے آ رہی تھی ..... سبکتگین نے بچے کو چھوڑ دیا ..... ہرنی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی ..... گویا دعا مانگ رہی ہو ..... رات خواب میں بزرگ نے غزنی پر حکومت کی بشارت دی ..... نتیجہ: .....

مکمل کہانی: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سبکتگین گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے جنگل کی طرف روانہ ہوا۔ جنگل میں ہر طرف گھوڑا دوڑایا لیکن کہیں کوئی شکار نظر نہ آیا۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ اس نے مایوس ہو کر واپسی کی راہ لی اور آہستہ آہستہ شہر کی طرف چلا۔ اچانک سبکتگین کی نظر ایک ہرنی پر پڑی جو اپنے چھوٹے بچے کو کچھ کھلا رہی تھی۔ اس نے گھوڑے کو اس سمت دوڑایا۔ ہرنی نے جب شکاری کو دیکھا تو بچے کو ساتھ لے کر بھاگنے کی کوشش کی۔ بچہ چونکہ کمزور تھا اس لئے ہرنی کا ساتھ نہ دے سکا چنانچہ ہرنی خود تو بھاگ گئی مگر بچہ وہیں رہ گیا۔ سبکتگین نے خالی ہاتھ جانے کی بجائے اس بچے کو پکڑا اور ٹانگیں باندھ کر گھوڑے پر رکھ لیا۔ شہر سے کچھ دور تھا کہ اچانک اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ہرنی اپنے بچے کے لئے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ یہ عالم دیکھ کر سبکتگین کا دل پسیج گیا۔ اس نے ہرنی کے بچے کی ٹانگیں کھولیں اور اسے زمین پر ڈال دیا۔ بچہ دوڑ کر اپنی ماں سے جا ملا۔ ماں بے اختیار اسے چاٹ رہی تھی، پیار کر رہی تھی اور کبھی کبھی سبکتگین کی طرف دیکھ آسمان کی طرف منہ اٹھاتی، گویا دعا مانگ رہی ہو۔ سبکتگین کچھ دیر یہ منظر دیکھ کر محظوظ ہوتا رہا آخر گھر کی طرف چل پڑا۔ رات سبکتگین اپنے بستر پر خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا کہ خواب میں ایک بزرگ آئے، سبکتگین کو السلام علیکم کہا اور بتایا کہ ہرنی کی دعا قبول ہو گئی ہے، اب تو اور تیری اولاد ایک مدت

Scanned with CamScanner

تک غزنی پر حکومت کرے گی۔ نتیجہ: احسان کا بدلہ احسان

☆ اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کریں اور نتیجہ لکھیں۔

اشارات: ایک شرارتی لڑکا.....جنگل میں بکریاں چرانا.....ایک دن ٹیلے پر چڑھ کر چلانا.....شیر آیا، شیر آیا.....لوگوں کا مدد کیلئے آنا.....شیر کا نہ ہونا.....لوگوں کا غصے سے واپس جانا.....ایک دن سچ مچ شیر کا آنا.....لڑکے کا مدد کے لئے چیخنا.....لوگوں کا مدد کو نہ آنا.....شیر کا بکریوں کو چیرنا پھاڑنا.....نتیجہ: .....

مکمل کہانی: کسی گاؤں میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ وہ بہت شرارتی تھا۔ وہ قریبی جنگل میں اپنی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن لڑکے کو شرارت سوجھی اور اس نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر زور زور سے چلانا شروع کر دیا: ''شیر آ گیا، شیر آ گیا، دوڑو، مجھے بچاؤ''۔ گاؤں کے لوگ شور اور چیخوں کو آواز سن کر اپنے اپنے کلہاڑے اور لاٹھیاں اٹھا کر لڑکے کی مدد کیلئے جنگل کی طرف بھاگے آئے اور لڑکے سے شیر کے بارے میں دریافت کیا۔ جب لڑکا قہقہے لگایا ہوا کہنے لگا ''میں نے تو یونہی مذاق کیا تھا''۔ لڑکے کا یہ جواب سن کر گاؤں کے لوگوں کو سخت غصہ آیا اور وہ سب لڑکے کی شرارت پر اسے برا بھلا کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ سچ مچ شیر آ گیا۔ اب تو لڑکا بہت گھبرایا۔ اس نے چلانا شروع کیا ''شیر آ گیا، مجھے بچاؤ''۔ لیکن اس دفعہ گاؤں کے لوگوں نے اس کی چیخوں پر کوئی دھیان نہ دیا اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ شاید لڑکا پھر مذاق کر رہا ہے۔ اس لئے اس کی مدد کو کوئی نہ آیا۔ ادھر شیر لڑکے کی بہت سی بکریاں کھا گیا اور اس کے علاوہ وہ لڑکے کو بھی شدید زخمی کر گیا۔ اس طرح لڑکے نے اپنی شرارتوں اور جھوٹ بولنے کی سزا پائی۔ نتیجہ: جھوٹ کبھی نہ بولو۔

تین دوست اور سونے کی اینٹ

کسی شہر میں تین دوست رہتے تھے۔ وہ مل جل کر کام کرتے تھے اور ان کی آپس میں گہری محبت تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ان کا کاروبار ماند پڑ گیا اور ان کے لیے گزر اوقات کرنا مشکل ہو گیا۔ انہوں نے کسی اور شہر میں جا کر اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کچھ زادِ سفر لیا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ انہوں نے بمشکل آدھا سفر طے کیا ہوگا کہ اتفاق سے ان کی نظر سونے کی ایک اینٹ پر پڑی۔ اسے دیکھ کر ان کی باچھیں کھل گئیں۔ انہیں اس بات کی خوشی تھی کہ اب ان کی تنگدستی دور ہو جائے گی۔ اور وہ خوشحال ہو جائیں گے۔ انہوں نے سونے کی اینٹ کے تین برابر حصے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اسی دوران انہیں بھوک محسوس ہوئی۔ انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کو پیسے دے کر قریبی شہر میں میں کھانا خرید کر لانے کے لیے بھیجا۔ جب وہ آدمی کھانا خریدنے کے لیے چلا گیا تو دونوں دوستوں نے اس کے خلاف ایک سازش تیار کی۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جب وہ کھانا لے کر واپس آئے تو اسے ہلاک کر دیا جائے اور پھر سونے کی اینٹ کے دو برابر حصے کر لیے جائیں۔ ان کی نیت میں تو فتور آ چکا تھا اور لالچ نے انہیں اندھا کر دیا تھا۔

اب تیسرے آدمی کا حال سنیے، اس نے پہلے تو اپنے لیے عمدہ قسم کا کھانا خریدا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کے لیے کھانا خریدا اور اس میں زہر ملا دیا، تاکہ زہر آلود کھانا کھا کر وہ دونوں ہلاک ہو جائیں اور وہ اکیلا سونے کی اینٹ کا مالک بن جائے۔ جب وہ زہر آلود کھانا لے کر جنگل میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا تو وہ جھوٹ موٹ غصے کا اظہار کرنے لگے کہ تم نے کھانا لانے میں اتنی دیر کیوں کر دی، یہ کہہ کر وہ دونوں اس پر پل پڑے اور اسے لاٹھیاں مار مار کر ہلاک کر دیا۔

اپنے تیسرے ساتھی کو ٹھکانے لگانے کے بعد باقی دوست بڑے اطمینان سے کھانا تناول کرنے بیٹھے لیکن انہیں کیا خبر تھی کہ عنقریب وہ بھی موت کے گھاٹ اترنے والے ہیں چنانچہ زہر آلود کھانا کھاتے ہی وہ دونوں دوست بھی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ لالچ نے ان تینوں کو موت کی نیند سلا دیا اور سونے کی اینٹ وہیں کی وہیں دھری تھی۔

اخلاقی سبق: لالچ بری بلا ہے۔ یا لالچ ایک لعنت ہے۔

غرور کا سر نیچا

ایک خرگوش کو اپنے تیز دوڑنے پر بڑا گھمنڈ تھا۔ ایک دن اس نے کچھوے کی سست رفتاری کا مذاق اڑایا اور اسے مقابلے کا چیلنج دیا۔ کچھوے نے منظور کر لیا۔ منزل مقرر کر کے دونوں نے دوڑنا شروع کیا۔ یقینی طور پر خرگوش تھوڑی ہی دیر میں بہت آگے نکل گیا۔ خرگوش نے راستے میں سوچا کہ کچھوا تو ابھی بہت دور ہے۔ کیوں نہ میں ذرا سستا ہی لوں۔ خرگوش ایک سائے دار پیڑ کے نیچے لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے ایسی نیند آئی کہ کچھوا اس کے پاس سے نکل بھی گیا اور اسے خبر بھی نہ ہوئی۔ کافی دیر بعد جب اس کی آنکھ کھلی اور دوڑتا ہوا منزل کی طرف چلا تو دیکھا کہ کچھوا اس سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔

نتیجہ: ۔غرور کا سر نیچا

جھوٹ کی سزا

کسی گاؤں میں ایک گڈریا رہتا تھا۔ وہ گاؤں سے باہر جنگل میں بھیڑ بکریاں چرانے لے جایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے گاؤں والوں سے شرارت سوجھی۔ وہ ایک درخت پر چڑھ گیا اور شور مچانے لگا کہ شیر آ گیا بچاؤ شیر آ گیا۔ گاؤں والوں نے جب اس کے چیخنے کی آوازیں سنیں تو لاٹھیاں، کلہاڑیاں وغیرہ لے کر جنگل کی طرف اس کی مدد کو بھاگے۔ ان کو دیکھ کر وہ نیچے اتر آیا اور ہنسنے لگا کہ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ یہاں کوئی شیر نہیں آیا۔ یہ سن کر گاؤں والے اسے لعن طعن کرتے ہوئے واپس آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن وہاں سچ مچ شیر آ گیا۔ لڑکا درخت پر چڑھ گیا اور شور مچانے لگا بچاؤ! بچاؤ شیر آ گیا شیر آ گیا اگر سب گاؤں والوں نے اسے اس کی شرارت سمجھا اور کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر اسکی تمام بکریاں کھا کر آرام سے جنگل میں چلا گیا تو وہ لڑکا بھاگم بھاگ گاؤں پہنچا۔ اس نے سارا واقعہ سنایا تو لوگوں نے کہا کہ تم کو تمہارے جھوٹ کی سزا ملی ہے۔ اگر تم پہلے جھوٹ نہ بولتے تو آج تمہارا نقصان نہ ہوتا۔

نتیجہ: ۔جھوٹ بولنا بری عادت ہے۔

خوشامد بُری بلا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لومڑی نے دیکھا کہ ایک کوا پنیر کا ٹکڑا چونچ میں لیے ایک درخت پر بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر یہ پنیر مجھے مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی لومڑی درخت کے نیچے جا کر کوے سے یوں باتیں کرنے لگی ''میاں کوے سلام قبول ہو۔ آج تم بہت بھلے لگ رہے ہو۔ تمہارے پر کتنے چمکیلے ہیں اور تمہاری آنکھیں کتنی روشن اور چمکدار ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری آواز بھی سب پرندوں سے زیادہ سریلی اور میٹھی ہوگی۔ ہاں ذرا ایک گیت سناؤ''

کوا اپنی تعریف سن کر پھولا نہ سمایا اور فوراً گردن اٹھا کر کائیں کائیں کرنے لگا۔ لیکن جونہی اس نے چونچ کھولی۔ پنیر کا ٹکڑا چونچ سے نکل کر نیچے جا گرا۔ جس کو لومڑی فوراً جھپٹ کر گئی اور بولی کہ اے کالے کلوٹے کوے میں تو صرف یہی چاہتی تھی۔ اب پنیر کے بدلے میں تم کو ایک نصیحت کرتی ہوں کہ آئندہ چاپلوسوں پر ہرگز بھروسہ نہ کرنا۔

نتیجہ: ۔خوشامد بری بلا ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

سانچ کو آنچ نہیں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کی پرورش اور تربیت بہت عمدہ طریق سے کی اور شروع ہی سے آپ کو اسلامی تعلیم دی۔ جب آپ ذرا ہوشیار ہوئے تو آپ کو ایک قافلہ کے ساتھ بغداد بھیج دیا تاکہ وہاں جا کر علم حاصل کریں۔ روانہ کرتے وقت آپ کی والدہ صاحبہ نے چالیس اشرفیاں آپ کی واسکٹ میں سی دیں اور فرمایا بیٹا ہمیشہ سچ بولنا خواہ تمہارا کتنا بڑا نقصان کیوں نہ ہو جائے۔ اتفاقاً راستہ میں ڈاکو آ پڑے۔ انہوں نے سب کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا آپ کے پاس کیا ہے۔ آپ نے فرمایا چالیس اشرفیاں۔ پوچھا کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا اس واسکٹ میں۔ وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ سردار نے بھی سوال کیا۔ آپ نے سچ سچ بتا دیا۔ سردار نے کہا بیٹا تم جانتے ہو کہ ہم ڈاکو ہیں۔ تم نے اپنے مال کا ہمیں کیوں بتایا۔ آپ نے فرمایا مجھے میری ماں نے کہا تھا کہ میں کبھی جھوٹ نہ بولوں۔ میں چالیس اشرفیوں کی خاطر اپنی ماں کی نصیحت نہیں بھول سکتا۔ ڈاکو سخت شرمندہ ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ یہ بچہ اپنی ماں کا کتنا فرمانبردار ہے اور میں اپنے رب کا کتنا نافرمان ہوں۔ اس نے یہ سوچ کر سچے دل سے توبہ کر لی اور قافلہ والوں کا سامان واپس کر دیا۔

نتیجہ: ۔سانچ کو آنچ نہیں۔

لالچ بُری بلا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کتے کو کہیں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ملا۔ وہ اسے منہ میں لے کر ندی کے ایک پل سے گزرنے لگا۔ ندی کا پانی بہت صاف اور شفاف تھا۔ کتے کو اس پانی میں اپنا عکس نظر آیا۔ وہ سمجھا کہ پانی کے اندر کوئی دوسرا کتا ہے جس کے منہ میں گوشت کا ٹکڑا ہے۔ گوشت کا یہ ٹکڑا دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور دوسرے کتے سے گوشت کا ٹکڑا چھیننے کے لیے وہ غرانے لگا۔ بھونکنے سے اس کا منہ کھل گیا۔ منہ کھلنے سے اس کا اپنا ٹکڑا پانی میں گر گیا اور وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ دوسرے کتے سے گوشت کا ٹکڑا چھیننے کے لالچ میں اس کا اپنا ٹکڑا بھی گیا۔

نتیجہ: ۔سچ ہے کہ لالچ بری بلا ہے۔

Scanned with CamScanner

پیاسا کوا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوا بہت پیاسا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر پانی کی بہت تلاش کی مگر کہیں پانی نظر نہ آیا۔ کوے بے چارے کا پیاس کے مارے سخت برا حال ہو رہا تھا۔ اس نے پانی کی تلاش جاری رکھی۔ اچانک اسکا گزر ایک باغ کے قریب سے ہوا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک درخت کے پاس مٹی کا ایک گھڑا رکھا ہے۔ اور اس میں کچھ پانی بھی ہے۔ وہ فوراً اُڑ کر اس گھڑے کے پاس پہنچا۔

اس نے گھڑے پر بیٹھ کر پانی پینے کے لئے جب اندر منہ ڈالا تو اس کی چونچ پانی تک نہ پہنچ سکی۔ کیونکہ ایک تو گھڑے کا منہ تنگ تھا، دوسرا اس میں پانی بہت تھوڑا تھا۔ کوا بہت پریشان ہوا کہ اب کیا کرے اور پانی سے اپنی پیاس کس طرح بجھائے؟ آخر اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے اِدھر اُدھر سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں جمع کرنی شروع کر دیں، پھر وہ کنکریوں کو ایک ایک کر کے گھڑے میں ڈالنے لگا۔ اس طریقے سے پانی کا فی اوپر آ گیا۔ اس نے خوب سیر ہو کر پانی کا فی اوپر آ گیا۔ اب کوے کی چونچ بڑی آسانی کے ساتھ پانی تک پہنچ گئی۔ اس نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور کائیں کائیں کرتا اُڑ گیا۔

اخلاقی سبق: ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

اتفاق میں برکت ہے

ایک کسان کے تین بیٹے تھے۔ وہ ہر وقت آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کسان انہیں منع کرتا رہتا۔ لیکن وہ باز نہ آتے۔ ایک دن کسان نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ قریب ہی باریک لکڑیاں پڑی تھیں۔ اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ ایک ایک لکڑی اٹھا کر اسے توڑ دو۔ تینوں نے آسانی سے توڑ دیں۔ پھر اس نے لکڑیوں کو اکٹھا باندھ دیا اور تینوں سے کہا کہ باری باری توڑ دو وہ اس گٹھے کو نہ توڑ سکے۔ اس پر کسان نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ دیکھو ان کمزور سی لکڑیوں کو جنہیں تم آسانی سے ایک ایک کر کے توڑ سکتے ہو۔ اکٹھا کرنے سے کتنی مضبوط ہو گئی ہیں۔ اب تم انہیں نہیں توڑ سکے۔ اسی طرح اگر تم بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو اور اتفاق سے رہو گے تو تمہیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ نتیجہ: سچ ہے کہ اتفاق میں برکت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خطوط

خط کے رسمی حصے

خط کے مندرجہ ذیل سات اہم حصے ہیں۔

۱۔ مقام روانگی و تاریخ ۲۔ القاب ۳۔ آداب ۴۔ مضمون
۵۔ دعائیہ کلمات ۶۔ خاتمہ ۷۔ کاتب کا نام

۱۔ مقام روانگی اور تاریخ:

آپ جس جگہ سے خط لکھ رہے ہوں اس کا نام خط کے دائیں جانب (اوپر) لکھیں اور نیچے تاریخ لکھیں۔ مثلاً:

بڈیانہ، پسرور

۲۳ جون ____ ۲۰ء

۲۔ القاب:

مقام روانگی کے بعد والی سطر پر درمیان میں "القاب" آتا ہے۔

مثلاً: پیاری والدہ صاحبہ، برادر محترم۔

۳۔ آداب:

القاب کے بعد نئی سطر پر مکتوب الیہ کے مرتبہ و مقام کے مطابق آداب کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

مثلاً: السلام علیکم، آداب، تسلیمات وغیرہ۔

۴۔ مضمون:

جس غرض سے خط لکھا جا رہا ہو، اسے نفس مضمون کہتے ہیں۔ خط کا مضمون آسان فہم ہونا چاہیے۔ نفس مضمون میں الفاظ کا انتخاب کرتے وقت مکتوب الیہ کی شخصیت، تعلق اور علمی قابلیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ دعائیہ کلمات:

نفس مضمون کے اختتام پر چند الفاظ مکتوب الیہ کے مقام و مرتبہ کے مطابق دعائیہ کلمات کی صورت میں لکھے جاتے ہیں۔

مثلاً: والسلام، دعائیں، بہت سا پیار، وغیرہ۔

۶۔ خاتمہ:

دعائیہ کلمات کے بعد ایک یا دو سطریں چھوڑ کر خط کے بائیں جانب (نیچے) کاتب کا نام سے پہلے چند موزوں الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

مثلاً: مخلص، دعا گو، دعاؤں کا طالب، آپ کا بیٹا، وغیرہ۔

۷۔ کاتب کا نام:

خاتمہ کے بعد کاتب کا نام تحریر کیا جاتا ہے۔

دعوت نامے

دعوت نامے: دعوت نامے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ شادی کا دعوت نامہ، کسی جلسہ میں شرکت کا دعوت نامہ، دعوت نامے میں دعوت دینے والا مدعو کئے جانے والے کو مناسب القاب کے ساتھ پروگرام کی تفصیل اور تاریخ اور وقت بتاتا ہے اور پھر آخر میں اپنا ایڈریس اور فون نمبر لکھ دیتا ہے۔

دوست کے نام بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے

کمرۂ امتحان

15 مارچ ____ 20ء

السلام علیکم! خوب مزے ہو رہے ہیں۔ سکول یکم اپریل کو بند ہو رہے ہیں اور 10 اپریل کو کھلیں گے۔ ان چھٹیوں میں سات تاریخ کو بھائی جان کی شادی ہو رہی ہے۔ بارات فیصل آباد جا رہی ہے۔ تمہیں اطلاع دے رہا ہوں کہ خالو جان، خالہ جان اور تم 6 اپریل کو ہمارے ہاں آ جائیں۔ میں آپ سب کا انتظار کروں گا۔ آپ سب کے بغیر ہماری خوشی ادھوری رہے گی۔

والسلام

تمہارا دوست

ا۔ب۔ج

دوست کے نام چھٹیاں گاؤں گزارنے کی دعوت کیلئے

کمرۂ امتحان

یکم جون ____ 20ء

پیارے دوست حسن!

السلام علیکم! یہاں خیریت اور آپ کی خیریت کے لئے دعا گو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ 10 جون سے گرمیوں کی چھٹیوں کے سلسلہ میں سکول بند ہو رہے ہیں ایک طالب علم کے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہوتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ چھٹیاں اس سال ہمارے ساتھ گاؤں میں گزاریں مل کر خوب پڑھائی کریں گے اور دیہاتی زندگی کے مزے لوٹیں گے۔ اب تو گاؤں میں بھی شہروں والی سہولتیں ہیں۔ یعنی بجلی، ٹیلی فون اور پکی سڑکیں وغیرہ۔ آپ کو خالص چیزیں مثلاً دودھ باغات کے آم اور کھلی فضا میسر ہو گی۔ سکول کا کام کرنے کے بعد ہم صبح و شام کھیتوں کی سیر کے لئے جایا کریں گے جس سے طبیعت ٹھیک اور ذہن تازہ رہتا ہے۔ میری طرف سے انکل کو کہیں وہ شہر ورا جازت دے دیں گے۔

انی کو سلام اور علی کو میری طرف سے پوچھنا

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج

والد کے نام امتحان میں کامیاب ہونے کی اطلاع

کمرۂ امتحان

2 جنوری ____ 20ء

پیارے ابا جان!

السلام علیکم! آداب فرزمانہ کے بعد عرض ہے کہ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ میں نے ساتویں جماعت کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اب میں آٹھویں جماعت میں ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مجھے آٹھویں جماعت کی کتابوں، کاپیوں اور سکول کی فیس کے لیے =/600 روپے کی ضرورت ہے۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد منی آرڈر کر دیں۔ امی جان اور باجی جان کو سلام۔

والسلام

آپ کا بیٹا

ا۔ب۔ج

والد کے نام بیمار پرسی / مزاج پرسی کیلئے

کمرہ امتحان

20 مارچ ____ 20ء

محترم والدِ گرامی!

السلام علیکم! آداب فرزمانہ۔ چھوٹے نے خط لکھا جس میں اس نے آپ کی بیماری کے بارے میں لکھا اس خبر سے سخت تشویش ہوئی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت یاب کرے۔ آپ سے بڑی محبت اور عقیدت سے کہہ رہا ہوں کہ اپنی دوائی وقت پر کھایا کریں اور آرام و پرہیز کا خیال رکھا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رکھے۔

امی اور سب بہن بھائیوں کو سلام کہیں۔

آپ کا فرمانبردار بیٹا

ا۔ب۔ج

دوست کے نام خط (سالگرہ پر مبارک باد)

کمرۂ امتحان

15 دسمبر ____ 20ء

پیارے دوست جواد

السلام علیکم! پیارے دوست بڑے دنوں کے بعد آپ کا خط ملا جس میں آپ نے

https://www.facebook.com/groups/pseboneyearbooks
Scanned with CamScanner

اپنی سالگرہ کے بارے میں لکھا۔ بڑی خوشی ہوئی لیکن ساتھ ہی افسوس ہوا کہ جس دن آپ کی سالگرہ ہے اسی دن سے ہمارے سیکنڈ فرم کے امتحان شروع ہو رہے ہیں اس لیے میں آپ کی سالگرہ میں شرکت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اس خوشی کے موقع پر آپ کو برتھ ڈے کارڈ اور گفٹ بھیج رہا ہوں جسے قبول فرمائیں۔

میری طرف سے انکل اور انٹی کو سلام کہنا۔

والسلام

تمہارا دوست

ا۔ب۔ج

کتب فروش کے نام خط (کتابیں منگوانے کیلئے)

جھنگ

20 اپریل ____20ء

بخدمت جناب منیجر صاحب غزالی پبلی کیشنز بھوانہ بازار فیصل آباد

السلام علیکم! براہ کرم مندرجہ ذیل کتابیں بذریعہ وی پی پارسل میرے نام ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(1) غزالی ماڈل ٹیسٹ پیپرز جماعت ہشتم 10 عدد
(2) غزالی انگلش گرائمر جماعت ہشتم 30 عدد
(3) غزالی کاپی نقشہ کشی جماعت ہشتم 10 عدد

خیر اندیش۔ محمد عاصم

چچا کے نام خط (سالگرہ کے تحفے کا شکریہ)

کمرۂ امتحان

25 مارچ ____20ء

پیارے چچا جان!

السلام علیکم! آپ کا ارسال کردہ تحفہ آج ہی میں نے وصول پایا اور شکریہ کا خط لکھ رہا ہوں چچا جان یہ آپ کی محبت ہے کہ آپ نے اس خوشی کے موقع پر مجھے یاد رکھا اور کمپیوٹر کا تحفہ بھیجا۔ مجھے اس کی اشد ضرورت تھی کیونکہ اب تعلیمی میدان میں کمپیوٹر ایک اہم ضرورت بن گیا ہے۔ میں ایک بار پھر اتنے خوبصورت اور قیمتی تحفے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انٹی ہنی اور ارسلان کو سلام کہنا، اللہ آپ کو صحت و تندرستی اور خوشیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

آپ کا بھتیجا

ا۔ب۔ج

چھوٹے بھائی کے نام (امتحان میں کامیابی پر مبارکباد)

کمرۂ امتحان

15 مارچ ____20ء

عزیزم سجاد!

السلام علیکم! کل آپ کا خط ملا جس میں آپ نے پانچویں کے امتحان میں اوّل آنے کی خبر دی ہے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس کامیابی پر آپ واقعی مبارکباد کے حقدار ہیں۔ اس کامیابی میں تمہاری محنت، والدین کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی شامل ہے۔ اسی طرح محنت جاری رکھنا انشاء اللہ زندگی میں کامیاب ہو گے۔ میں امی کو آؤں گا تو تمہیں ہائی سکول میں داخل کروا دوں گا۔ اور ہاں آپ کے لئے ایک اچھا سا انعام بھی لیا ہے آتے ہوئے لیتا آؤں گا۔

امی ابو کو سلام کہنا اور گڑیا کو پیار

تمہارا بھائی ا۔ب۔ج

والدہ صاحبہ کے نام خط (تعلیمی حالت اور صحت کے بارے میں بتانے کیلئے)

کمرۂ امتحان

5 فروری ____20ء

پیاری امی جان!

السلام علیکم! میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کے لئے دعا گو ہوں۔ امی جان دوسرے مرحلے کے امتحان کا رزلٹ آج ہی ملا ہے جس میں بہت اچھی پوزیشن لے کر میں کامیاب ہوئی ہوں۔ یہ سب آپ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے۔ امتحان سے کچھ عرصہ پہلے سخت بخار ہو گیا تھا۔ کافی دن طبیعت خراب رہی۔ سکول کے ڈاکٹر نے بہت اچھا علاج کیا اور امتحان سے پہلے میں بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔ آپ لوگ میرے لیے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر مرحلے میں مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ اگلے ماہ ہمیں چھٹیاں ہو رہی ہیں میں چند دن کے لئے گھر آؤں گی۔

ابو کو سلام کہنا اور گڑیا کو پیار۔

والسلام

آپ کی دعاؤں کی طالب

ا۔ب۔ج

دوست کے نام والدہ کی وفات پر اظہار افسوس کیلئے

کمرۂ امتحان

10 جنوری ____20ء

پیارے دوست نعیم!

السلام علیکم! کل آپ کی والدہ ماجدہ کے انتقال کی خبر سنی۔ یہ خبر سن کر بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ یہ صدمہ آپ لوگوں کے لیے جس قدر روح فرسا ہے اس کا اندازہ کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ لوگوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کے غم میں شریک

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج

پیراگراف

روداد

کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال، کسی میلے کی سیر کے احوال، کسی ریل گاڑی یا بس کا سفر اگر اپنے الفاظ میں لکھیں تو یہ روداد لکھنا کہلاتا ہے۔

سفرنامہ

اپنے ملک کے کسی حصہ یا کسی دوسرے ملک کی سیر کریں تو اس سیر کے احوال کو لکھنا سفرنامہ کہلاتا ہے۔ ان سفرناموں سے بہت مفید معلومات ملتی ہیں۔

پسندیدہ شخصیت

آپ کی پسندیدہ شخصیت آپ کو کیوں پسند ہے؟

جواب: میں علامہ اقبال کو پسند کرتا ہوں۔ علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ انہوں نے غلام قوم میں آزادی کی تڑپ پیدا کی۔ انہوں نے اپنی شاعری سے لوگوں کو جہد و جہد اور عمل کا درس دیا۔ علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد میں الگ وطن کا تصور دیا۔ انہوں نے اردو اور فارسی میں بے مثال اشعار لکھے ہیں۔

میرا اُستاد

اپنے بہترین استاد کا تعارف دس جملوں میں تحریر کریں۔

جواب: سر فاروق ہمارے کلاس انچارج ہیں۔ وہ مجھے دوسرے تمام اساتذہ سے زیادہ پسند ہیں۔ وہ بہت مہربان اور شفیق استاد ہیں۔ ان کی عمر تقریباً 35 سال ہے۔ ان کی صحت قابل رشک ہے۔ وہ ہمیشہ شلوار قمیض پہنتے ہیں۔ وہ بہت با اصول اور راست گو انسان ہیں۔ اپنے شاگردوں سے ان کا رویہ اپنے بچوں جیسا ہے۔ وہ ہمیں انگریزی اور اردو پڑھاتے ہیں۔ وہ بچوں کو پوری توجہ اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ سکول کے دیگر تمام اساتذہ ان کی عزت کرتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب بھی ان کی کارکردگی سے بہت خوش ہیں۔ ان کی جماعت کا رزلٹ ہر سال سو فیصد آتا ہے۔

عید میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

بارہ ربیع الاول کو کس طرح منایا جاتا ہے۔ تحریر کریں۔

جواب: ہم بڑی عقیدت اور احترام سے عید میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا جشن مناتے ہیں۔ یہی وہ دن ہے جس کی آمد سے کفر و شرک کا اندھیرا دنیا سے مٹ گیا۔ ظلم و ستم کا دور ختم ہو گیا۔ غلام اور آقا کی تمیز ختم ہو گئی۔ دختر کشی کا سدباب ہو گیا۔ جہالت کے بادل چھٹ گئے۔ صدیوں پرانی دشمنیاں ختم ہو گئیں اور روشنی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

میرا وطن

اپنے ملک کا تعارف پانچ جملوں میں تحریر کریں۔

جواب: میرے پیارے ملک کا نام پاکستان ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ قائداعظم اس کے بانی ہیں۔ اس کے چار صوبے ہیں۔ اسلام آباد صدر مقام ہے۔ جبکہ کراچی، لاہور، فیصل آباد، حیدرآباد، گوجرانوالہ، ملتان بڑے بڑے شہر ہیں۔ یہ ایٹمی قوت بن چکا ہے اور عالم اسلام میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

پسندیدہ سائنس دان

"آپ کس سائنس دان کو پسند کرتے ہیں۔" اس کی وجہ مختصراً بیان کریں۔

جواب: میں ابن الہیثم کو بہت پسند کرتا ہوں۔ ابن الہیثم ایک مسلم سائنسدان تھے۔ آپ نے کئی سو سال پہلے سائنس کے میدان میں کئی اہم خدمات انجام دیں۔ آپ نے روشنی کے انعکاس کے قوانین دریافت کئے۔ پن ہول کیمرہ ایجاد کیا۔ روشنی کے موضوع پر ایک کتاب "کتاب المناظر" لکھی جو انیسویں صدی تک یورپ کی درسگاہوں میں پڑھائی جاتی رہی۔

میرا اہم جماعت

"اپنے ہم جماعت کا تعارف" دس جملوں میں کرائیں۔

جواب: جواد احمد میرا اہم جماعت ہے۔ اس کی عمر بارہ سال ہے۔ اس کا گھر ہمارے گھر کے قریب ہی ہے۔ ہم روزانہ اکٹھے سکول آتے ہیں۔ جواد ایک ذہین طالب علم ہے۔ اسے کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ وہ اپنا بیشتر وقت مطالعہ میں گزارتا ہے۔ اسکے والد ڈاکٹر ہیں۔ جواد کو کھیلوں میں کرکٹ زیادہ پسند ہے۔ ہم دونوں روزانہ کرکٹ کھیلتے ہیں۔ جواد ہمیشہ جماعت میں اول آتا ہے۔ تمام اساتذہ جواد کو بہت پسند کرتے ہیں۔

شام کی سیر

شام کی سیر کے فائدے لکھیں۔

جواب: سیر انسان کی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ شام کی سیر سے انسان میں جرات پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہر کام کو استقلال سے کرتا ہے۔ اس سے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہوتی ہے۔ اعصاب کا تناسب مناسب رہتا ہے۔ اعضا میں لچک پیدا ہوتی ہے۔ شام کی سیر انسان کو بہت سی بیماریوں سے دور رکھتی ہے۔ شام کی سیر نظام انہضام اور نظام دوران خون بہتر بناتی ہے۔

میرا پسندیدہ مضمون

سکول میں بہت سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں ان میں سے آپ کا پسندیدہ مضمون کون سا ہے؟ اور کیوں؟

جواب: یوں تو میری کلاس میں آٹھ مضامین پڑھائے جاتے ہیں لیکن مجھے ان میں سے سب سے زیادہ سائنس کا مضمون پسند ہے۔ میں اس مضمون کو بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں اور بچپن ہی سے اس کو پسند کرتا ہوں مجھے سائنسی کاموں اور معلومات اکٹھی کرنے میں دلچسپی ہے۔ مجھے سائنس کا مضمون اس لیے پسند ہے کیونکہ سائنس کی ایجادات سے انسان بلندیوں تک جا پہنچتا ہے۔ سائنس کی سب سے بڑی دریافت بجلی ہے بجلی کی دریافت نے ہماری زندگی میں عظیم انقلاب برپا کر دیا ہے بجلی کے پنکھے، روم کولر، ایئر کنڈیشنر اور سردی میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے ہیٹر بنائے گئے بجلی نے انسان کی بہت زیادہ خدمت کی ہے۔ بجلی نے سائنسی ترقی میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ سائنس نے حیرت انگیز طور پر بے حد ترقی کی ہے آج سائنس کی بدولت بیماروں کو شفا، اندھوں کیلئے آنکھیں اور بہت سے امراض کے لئے حیرت انگیز علاج دریافت ہو چکے ہیں سائنس کی بدولت فن طب میں بے حد ترقی ہوئی جس کی وجہ سے شرح اموات میں پہلے کی نسبت بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ آبادی کے اضافے اور بڑھتی ہوئی انسانی ضروریات کے پیش نظر بجلی کی توانائی ناکافی ثابت ہو رہی ہے اس لئے اب انسان ایٹمی توانائی کو بروئے کار لا رہا ہے یہ ایٹمی توانائی بے پناہ پیداواری صلاحیت رکھتی ہے اور اس دور میں کوئی قوم اس کے بغیر اپنی ترقی کی رفتار کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔

چڑیا گھر کی سیر

آپ نے گرمیوں کی چھٹیوں میں چڑیا گھر کی سیر کی۔ آپ نے وہاں کیا دیکھا، اور سب سے زیادہ کس چیز سے لطف اندوز ہوئے۔

میرے چھوٹے بہن بھائی نے کئی دنوں سے ہاتھی اور شیر دیکھنے کی فرمائش کر رکھی تھی۔ ان کا اصرار ہر روز بڑھتا جا رہا تھا۔ آخر گرمیوں کی چھٹیوں میں چچا جان ہمیں چڑیا گھر لے جانے کیلئے رضامند ہوئے۔ دو دن پہلے ہم چچا جان کے پاس لاہور چلے گئے۔ ہفتے کو گھر پر آرام کیا۔ اگلے دن اتوار کی صبح چڑیا گھر جانے کا پروگرام بنا۔ ہم سب بہن بھائی صبح صبح ہی چڑیا گھر دیکھنے کیلئے تیار ہو گئے۔ چچا جان نے ٹیکسی کا بندوبست کیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد ہم چڑیا گھر کے دروازے پر تھے۔ چچا جان نے ہمارے لئے ٹکٹ لئے اور ہم ایک بڑے گیٹ سے چڑیا گھر میں داخل ہوئے۔ یہ وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ہم نے کھلے میدان میں ہرنوں کو دوڑتے دیکھا۔ میری چھوٹی بہن ہرنوں کو دیکھ کر تالیاں بجانے لگی۔ ہرنوں کے ساتھ دوسرے حصے میں بارہ سنگھا آرام سے چل پھر رہا تھا۔ دو کوہانوں والا اونٹ سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ وہ کھلے میدان میں خراماں خراماں چل پھر رہا تھا پہاڑی بکریاں بہت خوبصورت تھیں۔ ان کے جسم پر بال بہت ملائم اور پیارے لگ رہے تھے۔ چنکارے ہرن کلیلیں بھرتا ہوا حسین لگ رہا تھا۔ جنگلی

بھیڑیا، آسٹریلوی بیل اور آسٹریلیا کی گائے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ ذرا آگے چلنے کے بعد زیبرا ہماری توجہ کا مرکز بن گیا۔ ایک طرف زرافہ اپنی گردن اٹھائے ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا۔ سب سے زیادہ پرلطف نظارہ بندروں کا تھا۔ ان کے پنجرے کے گرد بچوں کا ہجوم تھا۔ بندر شرارتیں کر رہے تھے۔ بچے ان کی طرف پھل پھینک رہے تھے۔ جسے وہ اٹھا کر کھا رہے تھے۔ بندر عجیب و غریب حرکات کرتے، اچھلتے کودتے اور آوازیں نکالتے تھے۔ بچے انہیں دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ بچے ہاتھ بڑھا کر کھانے کی کوئی چیز انہیں دیتے تو وہ فوراً نیچے بڑھ کر پکڑ لیتے۔ یہ بڑا دلکش منظر تھا۔ ہم نے چچا جان کا اس سیر کے لیے شکریہ ادا کیا۔

بادشاہی مسجد کی سیر

بادشاہی مسجد کی سیر کے دوران آپ نے وہاں کیا دیکھا اور اسے کیسا پایا۔

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ جمعۃ المبارک ہم بادشاہی مسجد میں پڑھیں گے اور ساتھ ہی بادشاہی مسجد کی سیر بھی کریں گے۔ ہم وقت مقررہ پر بادشاہی مسجد پہنچے تو وہاں بے پناہ رش تھا۔ لوگوں کی ایک کثیر تعداد نئے کپڑے پہن کر نماز جمعہ ادا کرنے آئی تھی۔ ہم نے بھی ایک صف میں کھڑے ہو کر جمعہ کی نماز ادا کی نماز جمعہ کے بعد نمازی واپس اپنے گھروں کو جانا شروع ہو گئے۔ کچھ ہی دیر بعد صرف چند لوگ مسجد میں رہ گئے۔ ہم نے مسجد کی خوبصورتی اور بناوٹ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ مسجد میں مغل بادشاہوں کا فن تعمیر ان کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ مسجد کے چاروں اونچے مینار مسجد کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے۔ مسجد کا وسیع و عریض صحن ایک خوبصورت نظارہ پیش کر رہا تھا۔ ہم نے مسجد کے تمام حصوں کا بغور مشاہدہ کیا اور اس کے فن تعمیر کی داد دی۔ مسجد میں ایک خوبصورت قرآن مجید رکھا ہوا ہے جو سونے کے تاروں سے لکھا گیا ہے۔ ہم بادشاہی مسجد کی اس سیر سے بہت لطف اندوز ہوئے۔

مینار پاکستان کی سیر

مینار پاکستان کی سیر کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ یہ مینار ہمیں کس بات کی یاد دلاتا ہے۔

23 مارچ کو ہمارا مینار پاکستان جانے کا پروگرام بنا۔ ہم چند دوست بذریعہ بس لاہور روانہ ہوئے اور صبح صبح مینار پاکستان پہنچ گئے۔ مینار پاکستان کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی ہم نے لوگوں کا ہجوم دیکھا جو مینار پاکستان کو دیکھنے آئے تھے۔ مینار پاکستان کے ارد گرد کے تمام میدان لوگوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ہر طرف جا بجا جھنڈیاں اور پاکستان کے جھنڈے نظر آ رہے تھے۔ میدان میں ہر طرف خوبصورت فوارے ایک عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے چل رہے تھے۔ مختلف جگہوں پر لوگ ٹولیاں بنا کر پاکستان زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ جب ہم مینار پاکستان کے خوبصورت سفید مینار تک پہنچے تو ہم مینار کی خوبصورتی اور فن تعمیر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس بلند و بالا مینار کو دیکھ کر ہمیں اپنے اسلاف کی یاد آئی ہمیں اس بات کی بھی یاد آئی کہ 23 مارچ 1940 کو اس جگہ ایک عظیم قرارداد منظور ہوئی جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ ہم مینار پاکستان کی اوپری منزل پر گئے۔ اور وہاں کھڑے ہو کر ہم نے بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، دریائے راوی اور دیگر مقامات کا نظارہ کیا۔ مینار پاکستان سے شہر لاہور بہت خوبصورت نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مینار کو ہمیشہ سلامت رکھے۔

پسندیدہ کتاب

آپ کی پسندیدہ کتاب کونسی ہے؟ کیوں پسند ہے؟ پانچ جملے لکھیں۔

میری پسندیدہ کتاب "قرآن مجید" ہے یہ مجھے اپنی سب کتابوں میں سے بے حد پسند ہے۔ کیونکہ

1. قرآن مجید کے تصور سے ہی روح تک پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا بغیر وضو کے اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اس لئے یہ پڑھنے والوں کو صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھتی ہے۔
2. پاکیزہ اور عمدہ کتابوں سے طبیعت میں تازگی اور شگفتگی پیدا ہوتی ہے اور دماغ کی ساری تھکان دور ہو جاتی ہے۔
3. قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتی ہے۔
4. میری پسندیدہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کو ہدایت فراہم کرتی ہے۔
5. قرآن کریم ہمارے لئے ایک معلم کی حیثیت رکھتا ہے یہ ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

پسندیدہ مقام

آپ کس جگہ کی سیر کرنا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

میں تاریخی مقام "مقبرہ جہانگیر" کی سیر کرنا پسند کرتی ہوں۔

پسندیدگی کی وجوہات: مجھے مقبرہ جہانگیر بہت پسند ہے اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1. شہنشاہ جہانگیر کا یہ مقبرہ شاہ جہان نے تعمیر کروایا تھا۔
2. مقبرہ جہانگیر کے آس پاس خوبصورت باغات پھیلے ہوئے ہیں جن سے یہاں کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔
3. مقبرہ جہانگیر فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے اس مزار کا حسن و جمال دیکھ کر سبھی مبہوت رہ جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

4. مقبرہ جہانگیر سنگِ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ چبوترے پر طرح طرح کے پھول بُوٹے خوبصورت پتھروں سے بنائے گئے ہیں۔

5. مقبرہ جہانگیر کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سرخ پتھروں کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان میناروں میں سے کسی بھی مینار پر چڑھ کے بادشاہی مسجد کی طرف دیکھیں تو اس کے تین ہی مینار نظر آتے ہیں۔

ہوا کی اہمیت

ہماری زندگی میں "ہوا" کی کیا اہمیت ہے؟ پانچ جملے تحریر کریں۔

ہوا انسانی زندگی کیلیے بہت اہم ہے۔ انسان ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو آکسیجن ہمارے جسم میں سانس کی نالی کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ یہ آکسیجن ہمارے خون میں شامل ہوتی ہے اور جسم کے مختلف افعال انجام دیتی ہے۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو آکسیجن ہمارے جسم میں داخل نہ ہوتی اور اس طرح زندگی کا وجود ختم ہو جاتا۔ آکسیجن کے جسم میں داخل ہونے کے بعد کاربن ڈائی آکسائیڈ جسم سے خارج ہوتی ہے جو کہ ہوا میں مل جاتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ پودوں کی زندگی کے لئے بہت اہم ہے پودے سورج کی روشنی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی موجودگی میں اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ اور آکسیجن گیس چھوڑتے ہیں۔ لہٰذا ہوا انسانی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ کا واقعہ

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی مبارک کا کوئی واقعہ لکھیے۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف گئے اور وہاں کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سنائے۔ طائف والے یہ باتیں سن کر سخت برہم ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مارنے لگے۔ پتھر لگنے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زخمی ہو گئے اور زخموں سے اتنا خون بہا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتے نے حاضر ہو کر کہا۔

"آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حکم دیں تو میں طائف والوں پر پہاڑ گرا دوں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا "نہیں" اور پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔

"میرے مولا! طائف والوں پر رحم فرما، انھیں سیدھی راہ دکھا دے"۔

موسم گرما کی چھٹیاں

میرے چھوٹے بہن بھائی نے کئی دنوں سے ہاتھی اور شیر دیکھنے کی فرمائش کر رکھی تھی۔ ان کا اصرار ہر روز بڑھتا جا رہا تھا۔ آخر گرمیوں کی چھٹیوں میں چچا جان ہمیں چڑیا گھر لے جانے کیلیے رضامند ہوئے۔ دو دن پہلے ہم چچا جان کے پاس لاہور چلے گئے۔ ہفتے کو گھر پر آرام کیا۔ اگلے دن اتوار کی صبح چڑیا گھر جانے کا پروگرام بنا۔ ہم سب بہن بھائی صبح صبح ہی چڑیا گھر دیکھنے کیلیے تیار ہو گئے۔ چچا جان نے ٹیکسی کا بندوبست کیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد ہم چڑیا گھر کے دروازے پر تھے۔ چچا جان نے ہمارے لیے ٹکٹ لیے اور ہم ایک بڑے گیٹ سے چڑیا گھر میں داخل ہوئے۔ یہ وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ہم نے کھلے میدان میں ہرنوں کو دوڑتے دیکھا۔ میری چھوٹی بہن ہرنوں کو دیکھ کر تالیاں بجانے لگی۔ ہرنوں کے ساتھ دوسرے حصے میں بارہ سنگھا آرام سے چل پھر رہا تھا۔ دو کوہانوں والا اونٹ سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ وہ کھلے میدان میں خراماں خراماں چل پھر رہا تھا۔ پہاڑی بکریاں بہت خوبصورت تھیں۔ ان کے جسم پر بال بہت ملائم اور پیارے لگ رہے تھے۔ چنکارہ ہرن کلیلیں بھرتا ہوا حسین لگ رہا تھا۔ جنگلی بھینسا، آسٹریلوی بیل اور آسٹریلیا کی گائے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ ذرا آگے چلنے کے بعد زیبرا ہماری توجہ کا مرکز بن گیا۔ ایک طرف زرافہ اپنی گردن اٹھائے ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا۔ سب سے زیادہ پُرلطف نظارہ بندروں کا تھا۔ ان کے پنجرے کے گرد بچوں کا ہجوم تھا۔ بندر شرارتیں کر رہے تھے۔ بچے ان کی طرف پھل پھینک رہے تھے۔ جسے وہ اٹھا کر کھا رہے تھے۔ بندر عجیب و غریب حرکات کرتے، اچھلتے کودتے اور آوازیں نکالتے تھے۔ بچے انہیں دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ بچے ہاتھ بڑھا کر کھانے کی کوئی چیز انہیں دیتے تو وہ فوراً آگے بڑھ کر پکڑ لیتے۔ یہ بڑا دلکش منظر تھا۔ ہم نے چچا جان کا اس سیر کے لیے شکریہ ادا کیا۔

پسندیدہ موسم

میرا پسندیدہ موسم برسات کا موسم ہے۔ برسات کے موسم میں آسمان پر سیاہ گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ جس سے گرمی کا زور ایک دم کم ہو جاتا ہے۔ ایک آدھ گھنٹہ بارش ہونے کے بعد چمن زاروں اور باغوں میں بہار آ جاتی ہے۔ اور زردی میں رنگے ہوئے پتے سبز لباس میں ملبوس نظر آنے لگتے ہیں۔ پرندے خوشی سے چہچہانے لگتے

ہیں۔ کلیاں ہنسنے لگتی ہیں۔ اور ہر سو سبزہ ہی سبزہ نظر آنے لگتا ہے۔ یہی بارش اگر زیادہ ہو جائے تو نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ لگاتار بارش ہونے سے سیلاب آ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے املاک تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے۔

کھیلوں کی اہمیت

جسمانی ورزشیں اور کھیلیں جسم اور ذہن کیلیے بہت ضروری ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے کھیلیں کھیلتے ہیں وہ چاق و چوبند رہتے ہیں۔ اگر جسم کو استعمال نہ کیا جائے تو پھر کمزور ہو جاتا ہے۔ کھیلیں جسم اور پٹھوں کو مضبوط بناتی ہیں۔ کرکٹ، ہاکی، ہاکی، تیراکی اور ہیلی کاپٹر پاکستان میں مشہور کھیلیں ہیں۔ ہر کوئی اندرون خانہ کے اندر کھیلے جانیوالی کھیلیں بھی کھیل سکتا ہے۔ مثلاً ٹیبل ٹینس، لڈو وغیرہ۔ کھیلیں ہمارے جسم اور ذہن کو منظم کرتی ہیں۔ اکثر کھیلیں اجتماعی سرگرمیاں ہیں۔ کھلاڑیوں کو اپنی ٹیم کے ساتھیوں کے ساتھ تعاون کرنا پڑتا ہے اور کھیل کے قوانین کے مطابق کھیلنا پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو کھیلیں کھیلتے ہیں نظم و ضبط سیکھتے ہیں اور بہتر انسان بنتے ہیں۔ جسمانی ورزشیں اور کھیلیں تفریح مہیا کرتی ہیں۔ وہ کھیلیں تفریحی کیلیے کھیلی جاتی ہیں۔ کھیل کھیلنے کے بعد انسان سکون محسوس کرتا ہے۔ وہ کھیلیں ہمیں تازہ دم رکھتی ہیں اور طاقت دیتی ہیں۔ یہ ہمیں اپنے کام اور پریشانی کو بھلانے میں مدد دیتی ہیں۔ آجکل زندگی بہت مصروف ہے۔

مکالمہ نویسی

آپس میں بالمشافہ بات چیت کا نام مکالمہ ہے۔

ہدایات: (i) مکالمے میں روزمرہ بول چال اور زبانی گفتگو کا سا انداز بیان اختیار کرنا چاہیے۔ (ii) سوال و جواب میں سنجیدگی کے علاوہ شگفتگی کو بھی برقرار رکھا جائے تاکہ بات چیت بے مزہ اور غیر دلچسپ ہو کر نہ رہ جائے۔ (iii) بات چیت کے دوران میں ایسا کوئی لفظ یا جملہ زبان پر نہ لایا جائے جو شرافت اور تہذیب کے معیار سے گرا ہوا ہو۔ (iv) بات کرتے وقت اپنے مخاطب کی عمر، تعلیم اور حیثیت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

(v) مکالمے میں سادہ زبان استعمال کیجیے۔ (vi) گفتگو کا انداز حقیقت پسندانہ ہونا چاہیے۔ (vii) مکالمہ نہ تو اتنا مختصر ہو کہ بات چیت تشنہ رہ جائے اور نہ اتنا طویل ہو کہ بوریت محسوس ہونے لگے۔ (viii) مکالمے میں موضوع سے ہٹ کر گفتگو نہیں کرنی چاہیے

1. پابندی وقت کے حوالے سے استاد اور شاگرد کے درمیان دس فقرات کا مکالمہ لکھیں۔

طالب علم: کیا میں اندر آ سکتا ہوں جناب:

استاد: ہاں آ جاؤ عثمان۔ آج تم پھر دیر سے آئے ہو۔

طالب علم: جناب! آج پھر بس نے مجھے لیٹ کر دیا حالانکہ میں گھر سے جلدی نکلا تھا۔

استاد: لیکن تمہارے تمام ہم جماعت تو وقت پر آ جاتے ہیں صرف تم ہر روز لیٹ ہوتے ہو۔

طالب علم: جناب ان کے گھر سکول کے بہت نزدیک ہیں جبکہ میرا گھر سکول سے کافی فاصلے پر ہے۔

استاد: تمہیں چاہیے کہ تم وقت کی پابندی کرو۔ کیا تمہیں وقت کی پابندی کے فوائد کا علم ہے۔

طالب علم: جی نہیں جناب

استاد: سارے کا سارا نظام کائنات وقت کا پابند ہے۔ سورج وقت پر طلوع ہوتا ہے چاند کے طلوع و غروب کا وقت مقرر ہے سیارے اور ستارے وقت پر گردش کرتے ہیں۔

طالب علم: قوموں کا وقت کی پابندی پر اثر پڑتا ہے؟

استاد: ہر وہ قوم جو ماضی میں وقت کی پابند رہی وہ ترقی یافتہ قوم کہلائی جو قومیں وقت کی پابندی کا خیال نہیں رکھتیں وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتی ہیں۔

طالب علم: ایک عام آدمی وقت سے کس طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟

استاد: وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ دولت کھونے پر واپس مل جاتی ہے مگر وقت لوٹ کر نہیں آتا۔ یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس سے کس قدر فائدہ اٹھائے۔

طالب علم: استاد محترم آپ نے وقت کی پابندی کے بہت فوائد بتائے۔ انشاء اللہ آئندہ میں وقت کی پابندی کروں گا۔

2. ورزش کے فائدے کے موضوع پر ڈاکٹر اور مریض کے درمیان دس فقرات کا مکالمہ لکھیں۔

مریض: السلام علیکم!

ڈاکٹر: وعلیکم السلام تشریف لائیے۔

مریض: ڈاکٹر صاحب کل سے میری طبیعت خراب ہے۔

ڈاکٹر: کیا ہوا ہے آپ کو؟ ادھر آئیے میرے نزدیک۔

مریض: کل سے نزلہ و زکام اور بخار میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹر: کوئی دوائی اور شربت لیا؟

مریض: نہیں۔ آپ اچھی طرح سے میرا معائنہ کیجیے اور دوائی دیجیے۔

ڈاکٹر: گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ معمولی سا بخار ہے۔ اللہ بہتر کرے گا۔

مریض: لیکن ڈاکٹر صاحب سر میں تو شدت کا درد ہے۔

ڈاکٹر: یہ دوائی لیں۔ چھ چھ گھنٹے بعد دودھ کے ساتھ ایک خوراک لیں۔ انشاء اللہ کل تک بہت افاقہ ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی ورزش بھی کریں۔

مریض: کیا ورزش کرنا ضروری ہے؟ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

ڈاکٹر: جی ہاں انسانی جسم مشین کی طرح ہے اس کو رواں دواں رکھنے کے لئے ورزش بہت ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

مریض: لیکن ورزش کا تندرستی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

ڈاکٹر: انسانی جسم ورزش کے بغیر مناسب نشوونما نہیں پا سکتا اور جسم تندرست نہیں ہو سکتا۔

مریض: ورزش سے جسم کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر: ورزش سے جسم کے اندر فاسد مادے صاف ہو جاتے ہیں اور خون کی گردش بڑھ جاتی ہے۔ انسان چاک و چوبند اور تر و تازہ نظر آتا ہے۔

مریض: ڈاکٹر صاحب! انشاء اللہ میں آج سے ہی ورزش شروع کرتا ہوں آپ نے ورزش کے بہت فائدے بتائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی فیس کتنی ہے؟

ڈاکٹر: دو سو روپے صرف۔

مریض: خدا حافظ! ڈاکٹر: خدا حافظ!

3. کتابت شعاری کے موضوع پر دو دوستوں / سہیلیوں کے درمیان دس فقرات کا مکالمہ لکھیے۔

کاشف: السلام علیکم

عابد: وعلیکم السلام! کیا حال ہے۔

کاشف: بہت بُرے حال ہیں یار!

عابد: کیوں بھئی! کیا ہوا تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟

کاشف: کیا بتاؤں یار! آج 20 تاریخ ہے اور گھر سے آئے ہوئے تمام پیسے ختم ہو چکے ہیں۔

عابد: اس کا مطلب ہے کہ تم نے اس مہینے بہت زیادہ فضول خرچی کر لی۔

کاشف: کہاں فضول خرچی کی ہے۔ مہنگائی بہت ہو گئی ہے۔ رقم کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

عابد: اگر تم رقم کتابت شعاری سے خرچ کرو، تو بڑے آرام سے مہینہ گزر سکتا ہے۔

کاشف: میں تو بہت کوشش کرتا ہوں لیکن کیا کروں کتابت شعاری نہیں ہوتی۔

عابد: یار میں تمہیں دیکھتا ہوں۔ تم اپنے دوستوں کے ساتھ فضول چیزیں کھا رہے ہوتے ہو۔ فضول قسم کی چیزوں کے ساتھ تمہارا کمرہ بھرا ہوا ہے۔

کاشف: یار وہ تو سب ضرورت کی چیزیں ہیں۔

عابد: نہیں وہ ضرورت کی چیزیں نہیں ہیں۔ کتابت شعاری اسی کا نام ہے کہ آپ فضول خرچی سے بچیں۔ ہماری نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں کتابت شعاری کی تعلیم دی ہے۔ کتابت شعار شخص کبھی مفلس نہیں ہوتا۔

کاشف: شکریہ دوست تم نے بہت اچھی باتیں بتائیں۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا اور کبھی فضول خرچی نہیں کروں گا۔

عابد: چلو یہ ایک ہزار روپے لے لو تاکہ تمہارے اگلے دس دن آسانی سے نکل جائیں۔

کاشف: شکریہ دوست تم نے میری مشکل آسان کر دی۔

عابد: اچھا اب خدا حافظ کاشف: خدا حافظ

4. دو دوستوں کے درمیان "تعطیلات موسم گرما" کے موضوع پر مکالمہ لکھیں۔

جواب: راشد: السلام علیکم

کاشف: وعلیکم السلام

راشد: کاشف آپ کو علم ہے کہ گرمیوں کی چھٹیاں کب ہو رہی ہیں؟

کاشف: جی ہاں کیم جون سے ہو رہی ہیں۔

راشد: آپ نے گرمیوں کی چھٹیوں میں کیا کچھ کرنا کا سوچا ہوا ہے۔

کاشف: میں نے تو گرمیوں کی چھٹیاں اپنے ماموں کے ہاں اسلام آباد میں گزارنے کا فیصلہ کیا ہے۔

راشد: وہ کیوں؟

کاشف: اس لئے کہ گرمیوں میں لاہور کا موسم کافی گرم ہوتا ہے جبکہ اسلام آباد کا موسم لاہور کے مقابلے میں کافی اچھا ہوتا ہے۔

راشد: چھٹیوں کے کام کے بارے میں کیا سوچا ہے۔

کاشف: میں چھٹیوں کا کام اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور وہاں اپنے ماموں زاد بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر آسانی سے کیا کروں گا۔

راشد: اسلام آباد میں تم سیر و تفریح اور کھیل کے لیے بھی وقت نکالو گے؟

کاشف: بالکل میں فارغ اوقات میں اپنے ماموں زاد بھائیوں کے ساتھ مختلف پارکوں میں جاؤں گا اور روزانہ کھیلنے کے لیے وقت نکالوں گا۔

راشد: بہت شکریہ کاشف مجھے امید ہے کہ تمہاری یہ چھٹیاں بہت اچھی گزریں گی۔

5. استاد اور شاگرد کے درمیان "مثالی طالب علم" کے موضوع پر مکالمہ لکھیں۔

جواب: استاد: آج ہم کلاس میں ایک مثالی طالب علم کی خوبیوں پر گفتگو کریں گے۔ علی آپ بتائیں کہ مثالی طالب علم کی کیا خوبیاں ہونی چاہئیں۔

علی: استاد محترم ایک مثالی طالب علم کو محب وطن ہونا چاہیے تاکہ وہ وقت پڑنے پر اپنے وطن کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دے سکے۔

استاد: علی زندگی میں ایک مثالی طالب علم کیسا ہونا چاہیے۔

علی: عملی زندگی میں ایک مثالی طالب علم صبح سویرے بیدار ہونے اور جلدی سونے کا عادی ہو، پڑھائی کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والا ہو۔ حالات حاضرہ کے بارے میں مکمل معلومات رکھتا ہو۔ ریڈیو۔ ٹی وی پر ہونے والے پروگراموں کو سنتا ہو۔

استاد: ایک مثالی طالب علم دوسروں کے لیے کس طرح عملی نمونہ بن سکتا ہے۔

علی: ایک مثالی طالب علم کو اپنے اور دوسروں کے حقوق و فرائض کا علم ہونا چاہئے۔ وہ ایک اچھے اخلاق کا نمونہ اور ہر معاملے میں ایماندار ہو۔ وہ ہر جائز کام کرنے میں دوسروں کی مدد کرنے والا ہو۔

استاد: شاباش علی تم نے ایک مثالی طالب علم کی تمام خوبیوں کو اچھے طریقے سے گنوائی ہیں۔

Scanned with CamScanner